Title- Tareekh-e-Nadir
Author- Munshi Belaqi Dass
Date- 1903
Subject - History



تاریخ نادر

دربار شہنشاہی یعنی جشن تاجپوشی دہلی سنہ ۱۹۰۳ء

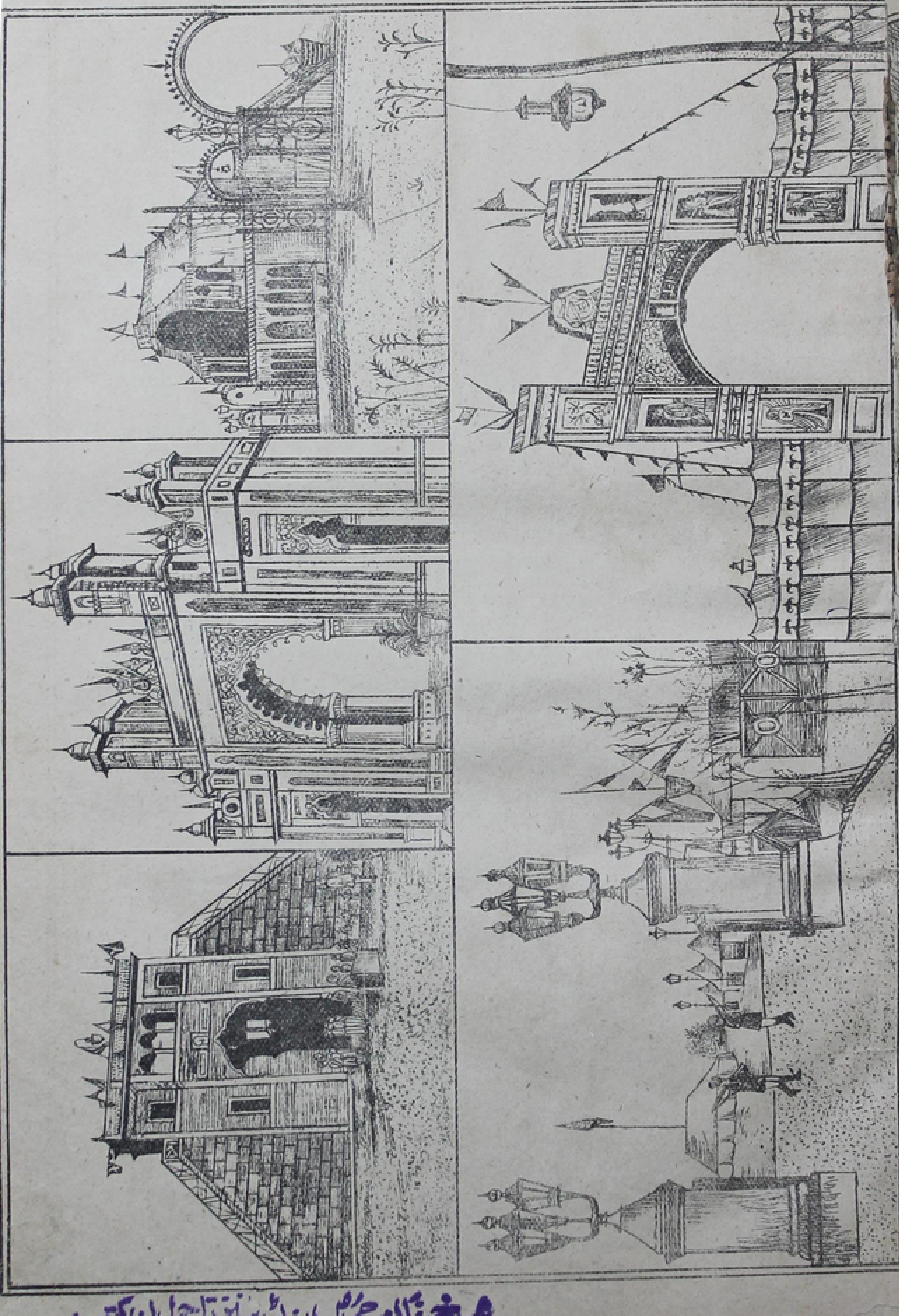
مصنفہ و مرتبہ

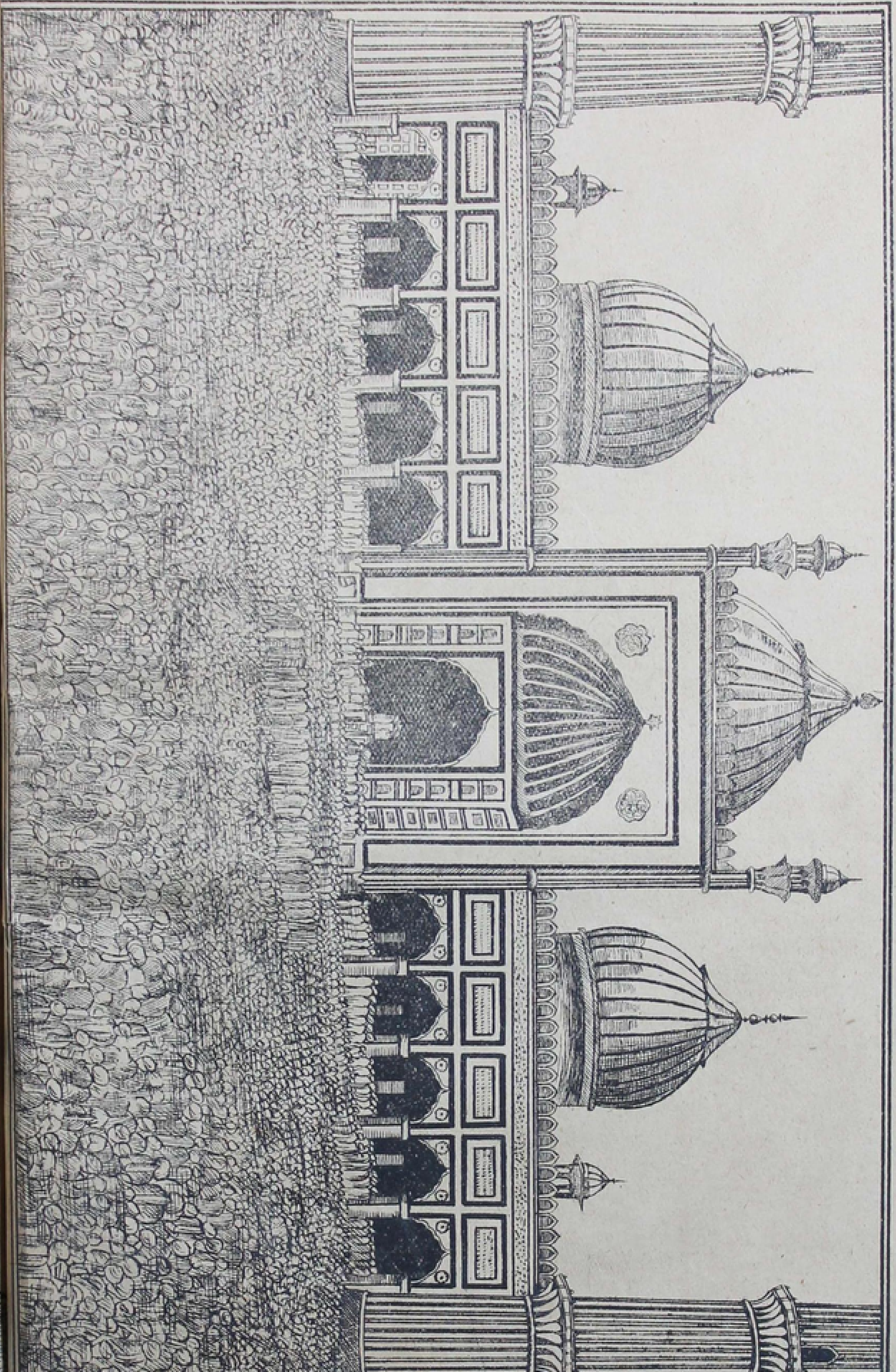
منشی بلاقی داس مالک میور پریس دہلی

میور پریس دہلی محلہ پیپل مہادیو میں باہتمام مہیشی لعل منیجر مطبع

شائع ہو کر فائدہ بخش خاص و عام ہوئی









بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ دوربین عالم

یعنی آئینہ

دربار شہنشاہی دہلی

سنہ ۱۹۰۳ عیسوی

دہلی بھی ہندوستان میں ایک ایسا فخر البلاد شہر ہے جو زمانۂ قدیم سے بڑے بڑے راجاؤں اور بادشاہوں کے درباروں اور تاجپوشی کی رسموں سے ہمیشہ ممتاز ہوتا چلا آیا ہے تاریخوں کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی صدی ایسی نہیں گذری جسکے اندر چھوٹا یا بڑا کوئی جشن دہلی میں نہ قرار دیا گیا ہو۔ سب سے پہلے پانچ ہزار برس پیشتر کا عرصہ ہوتا ہے کہ دریائے جمن کے خوشگوار کنارے پر جہاں زمانۂ حال کی دہلی آباد ہے اور جہاں بہت سے شہنشاہی دربار کے آنے والے نگاہِ حیرت سے نگراں ہونگے زمانۂ سلف کے ہندو راجہ کا دار الصدر تھا۔ جس نے دربار کیا تھا۔ جسکی عظمت و بزرگی کو پانچ ہزار برس گذرنے کی وجہ سے بہت بڑی ترقی ہوگئی۔

مہامنڈل اوّل

پہلے دہلی کا نام اندرپرست تھا۔ یہاں دیوتاؤں اور آدمیوں اور رئیسوں اور دہقانیوں اور امیر غریب لوگوں کا بہت بڑا جلسہ ہوا تھا جو مقامات شمالی جانب میں کروس (روس) سے اور جنوبی جانب میں سیلون سے اور مشرقی جانب میں چین سے اور مغربی جانب میں ہنگری سے اپنے زبردست راجہ جدھشٹر کا آداب بجالانے کے لئے آئے تھے۔ جس نے اپنے تئیں تمام روئے زمین کا فرمانروا مشتہر کیا تھا۔

یہ دربار ایک منڈل میں ہوا تھا جسکو انجنیر اور دوگرسی نامے نے تجویز اور ایجاد کیا تھا۔ یہ ڈیڑھ میل طول و عرض میں مربع تھا۔

یہ مدوّر گنبدوار تھا اور اسپر آسمانی رنگ پھرا ہوا تھا ایک ہزار بلوری ستونوں پر قائم کیا گیا تھا۔ اِس کے ایک جانب اس نے ایک تالاب اِس صنعت سے بنایا تھا جسکا بیان حیطۂ امکان سے باہر ہے۔ اِس کی سیڑھیاں بلوّری تھیں اور کناروں پر نہایت عمدہ پچی کاری کی ہوئی تھی۔ اِس کا پانی ایسا صاف و مصفّا تھا کہ سنہری مچھلیاں کنول کے پھولوں میں اُچھلتی کودتی نظر آتی تھیں اور اُن کے سبز پتّے ایسے چمک دے رہے تھے کہ نظر خیرہ ہوتی تھی۔ اسکے کناروں پر نہایت خوبصورت ہنس و دریائی طیور بیٹھے ہوئے تھے۔ فرش نہایت عمدہ تھا۔

اس میں نہایت صاف پتھر اور آئینے لگائے تھے اور کنول کے پھول نہایت صنعت کے ساتھ بنائے گئے تھے اس نقل میں اصل کا ایسا جلوہ نظر آتا تھا کہ لارڈ دُرجودھن نے پانی میں بھیگنے کے احتمال سے اپنا کپڑا اسمیٹ لیا تھا۔ میوہ دار درخت قطار در قطار تھے جنکی ڈالیاں میووں کے بار سے جھوم رہی تھیں۔ اس منڈل کے گرد دیوار تھی جسمیں جواہر نصب تھے اور عمدہ عمدہ تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ چار پھاٹک تھے جنپر آٹھ ہزار جوان پہلوان پہرہ دیتے تھے

کمپ

اس دیوار کے باہر مختلف اقوام کے لوگوں کے رہنے کے لیئے بہت سے مکانات بنے ہوئے تھے۔ یہ نہایت خوبصورت و خوشنما تھے۔ اِسکے دروازے طلائی تھے اور کھڑکیوں اور دریچوں میں طلائی جالیاں نصب تھیں۔ زینہ چڑھنے اُترنے کے لیئے بہت آسان تھا۔ اِن مکانوں کے ہر کمرہ میں کھانے کا سامان اور بستر استراحت ہر مہمان کے لئے آرام دہ مُہیا تھے۔

بھنڈارہ کا انتظام راجہ کے برادر اصغر راجہ سہدیو کے سپرد تھا۔ مختلف اقوام و مذاہب کے لوگوں کے لیئے صدہا رسوئیے تھے۔ اور دیوتاؤں کے کھانے کے قابل نعمتیں تیار ہو کر ہر ادنے و اعلے کو تقسیم ہوتی تھیں۔

اس کمپ میں مختلف مقامات یا موقعہ ضرورت پر کوئیں اور تالاب بنائے گئے اور مہمانوں کی تفریح کے لیئے سبزہ زار مقامات بھی بنائے گئے تھے۔ بیان ہے کہ یہ کُل تیاری ایک سال دو ماہ یعنے چودہ مہینے میں ختم ہوئی تھی

تاجپوشی

موسم سرما کے ایک روز سعید میں راجہ جودھشٹر اس منڈل میں تخت طلائی پر متمکن ہوئے سنہا کی اُنپر چتر طلائی لگائے ہوئے تھا اور اُن کے بھائی مرچھل جنبان تھے۔

مقدس سری دیاس جی پجاری نے اُس پانی سے اُن کو پوتر کیا جو متبرک دریاؤں اور دُور کے سمندروں سے لایا گیا تھا۔ اور سہسر نام سے وید گ بھجن گائے۔ دھومیا

اور جنا دلکیا وغیرہ نے دیوتاؤں کو بھاگ دیا۔ روس وچین و سیلون تمام ملکوں سے جو راجہ اس رسم میں مدعو کئے گئے تھے وہ موجود تھے۔ اور پانڈو کے عزیز و اقارب نذریں لائے تھے۔ اور لارڈ دُرجودھن نے اپنے باپ مہاراجہ دھرتراشٹ کو لیکر آئے تھے اور مہارانی دروپدی کے والد اور راجہ سسپال حکمران چندیری بھی شریک تھے۔ المختصر اس کثرت سے راجہ مہاراجہ ورئیس موجود تھے کہ اُن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ پھر تمام اقلیم کے برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور معزز تعلیم یافتہ شُدر بھی تھے جو خاص طلب کیئے گئے تھے۔

بڑے عزت دار مُنی سری ناروجی نے اس ہندو مذہب کی ایک پارلیمنٹ میں صدارت کی جو اس منڈل کے ایک حصے میں منعقد ہوئی تھی۔ اور جہاں جوان و معمر رشی مُنی جمع تھے جنھوں نے زندگی کے عقدوں پر بحث کی اور تمام موجودین نے اس بحث کو سُنا+

اس عظیم الشان جلسہ میں صدہا راجاؤں کے سامنے ایک ایسا واقعہ ہوا جس سے اُس زمانہ کی قوت ہی نہیں ظاہر ہوئی بلکہ یہ امر ظاہر ہوا کہ اُس زمانہ میں بھی آجکل کی طرح پولٹیکل اصلاحوں کی ضرورت تھی۔ ایک دشمن کو پھسلا کر لائے اور اُس کو قتل کیا۔ جس سے تمام حاضرین جلسہ ششدر رہگئے۔ مگر کسی کی کیا مجال تھی کہ دم مار سکتا۔

سری کرشن جو اس راج سوا جنا کے خاص بانی مبانی تھے اُنھوں نے سسپال راجہ چندیری کا سر اس مصلحت سے قلم کیا کہ جدھشٹر کی مہاراجگی کا ثبوت پہونچے۔

پُرانے رواج کے موافق اکثر رانیاں بھی اس جلسہ میں شریک تھیں اور مہارانی دروپدی اس رسم میں زینت بخش تھیں۔ انکے علاوہ اور عورتوں نے بھی خوشی کی تھی۔

ہاتھی

بہت بڑا جلوس یہ تھا کہ پچیس ۲۵ ہزار لاثانی ہاتھی موجود تھے اِن کو اُن راجاؤں نے پیش کیا تھا جو بطور ماتحتوں یا عزیزوں کے اس جشن میں شریک ہونے کے لیئے آئے تھے+

تھیٹر

اس دربار میں تھیٹر بھی تھا

پہلوان

مختلف ملکوں سے پہلوان اپنی کشتیاں دکھانے آئے تھے۔

ارباب نشاط

ارباب نشاط بھی موجود تھے۔ اُرباسی اور رام بائی اور بہت سی مشہور گانے والیاں حاضر تھیں جنہوں نے گا ناچ کر حاضرین کو محظوظ کیا اور مشہور مغنی چتر سین نے گاکر لوگوں کو محو کر دیا تھا۔

محتاجین

مہارانی نے محتاجخانہ کا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا اور اندھوں لولوں اور اپاہجوں کو کھانا کھلائے بغیر خود نہ کھاتی تھیں۔

مراعات

رسم ادا ہونے کے بعد مہاراجہ جدھشٹر نے ہاتھیوں کے جلوس اور دس لاکھ فوج کا معائنہ کیا اور نارد مُنی کے مشورہ کے بموجب مندرجہ ذیل مراعات کیں۔

(۱) نہریں اور تالاب جاری کئے جائیں تاکہ کاشتکار صرف آب باراں ہی پر بھروسہ نہ کریں۔

(۲) غلّہ کے کھتے قائم کیے جائیں۔

(۳) تاجروں کو بہت کچھ افتخار بخشا گیا اور اُن کے مال کا محصول معاف کیا گیا۔

اسکے بعد بقول حضرت سعدی شیرازیؒ

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت — رفت و منزل بدیگرے پرداخت

کُرسی بہ کرسی راجاؤں اور بادشاہوں کے دربارات اسی طرح علی قدر مراتب ہوتے آئے ہیں جنکے آخری سلسلہ میں سلطنت مُغلیہ کی شان و شوکت کا اظہار اُس دربار سے ہوتا ہے جو شہاب الدین محمد شاہجہاں بادشاہ نے لال قلعہ میں منعقد کیا تھا۔ اگر گذشتہ زمانہ کے درباروں کا خلاصۃً بھی ذکر کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے اور ایسے اذکار کا اس موقعہ پر درج کرنا علاوہ خوف طوالت کے قدرے فضول بھی ہے کیونکہ سرکار انگریزی کی بدولت

آجکل تواریخ ماضیہ کا رواج سررشتہ تعلیم میں ایسا کچھ بڑھا ہوا ہے کہ بچہ بچہ کو چاہے وہ اپنے رشتہ داروں کے ناموں سے بھی واقفیت نہ رکھتا ہو) لیکن تاریخی کرسی نامہ ضرور نوک زبان ہوگا۔ اس موقعہ پر پُرانی سرگذشت میں وہ دلچسپی نہیں ہوگی جو کہ ایک تازہ اور نامعلوم حالات میں ہوسکتی ہے۔

اور اصل بات بھی یہ ہے کہ اپنا مدعا ناظرین کی نظروں میں ایک ایسے عظیم الشان اور لاثانی دربار شہنشاہی کا فوٹو دکھلانا ہے جسکے مقابلہ میں دوسرے دربارات کلیتاً آفتاب اور چراغ کی نسبت رکھتا ہے۔ مگر بپاس مذاق اُن ناظرین کے جو کہنہ اصناف و اذکار کے شائق ہونگے ہم نے اس تاریخ کا دوسرا حصہ اُن بیانات سے ترتیب دیا ہے جو گذشتہ زمانہ کے سین اُن ہوبہو آنکھوں کو دکھائیگا جن کو اس سے خاص دلچسپی ہے جو صاحب طلب فرمائیں گے بعد انطباع ارسال خدمت کیا جاویگا

قبل اس کے کہ ہم اپنے مدنظر پہلو کی طرف رجوع کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شمّہ از اوصاف اعلی حضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ بطریق مختصر سوانح عمری لکھکر اپنے اس ساحت تحریر کو مشارق انوار بنائیں اور بعد شرح حالات دربار شہنشاہی ہدیہ ناظرین اشتیاق آگین کریں۔

سوانح عمری
حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم

حضور انور کی ولادت باسعادت کا روز مبارک ۹ ماہ نومبر ۱۸۴۱ عیسوی ہے۔ اور جسوقت اعلیحضرت نے اس نگارخانہ قدرتی کو اپنی جبیں نورانی سے منور فرمایا تو فوراً ہی ڈیوک آف کارنوال کا خطاب پایا۔ اور اُس کے چار ہفتہ کے بعد شہزادہ ویلز کا خطاب فرمان شاہی کے ذریعہ سے حاصل ہوا۔ جب سینٹ جارج گرجا واقع ونزر میں

اصطباغ کے لیئے لائے گئے تھے تو اُسی وقت خاندان شاہی کے سلسلہ میں شریک ہوئے - آپ کو دریائے جارڈن کے پانی سے اصطباغ دیا گیا -

حسب قاعدہ بہت سے نام رکھے گئے جیسے شہزادوں اور شہزادیوں کے ہوتے ہیں - لیکن جناب ملکۂ معظمہ نے صرف دو نام **البرٹ** اور **ایڈورڈ** پسند کئے یعنی ایک اُن کے والد ماجد کا اور دوسرا نانا کا نام تھا -

شاہی بچوں کی ابتدائی تعلیم کا حال بیرونی دنیا کو بہت کم معلوم ہوتا ہے مگر خیال ہے کہ ہمارے شاہ کی ابتدائی تعلیم لیڈی لٹلٹن ہمشیرہ مسٹر گلیڈسٹون کے زیر نگرانی ہوئی - یہ تعلیم بالکل سادہ سادہ تھی - اِس امر کی سب طرح احتیاط کی گئی کہ اُنھیں اپنی جلالت و مرتبت کا خیال قبل از وقت نہ پیدا ہو جاوے -

چند روز بعد جناب ملکۂ معظمہ نے اپنے عم شاہ بلجیم کو ایک چٹھی لکھی اور بیان کیا کہ مجھکو اُمید ہے کہ یہ شہزادہ اپنے باپ کے ہمصورت و سیرت ہوگا - مگر یہ خیال پورا نہیں ہوا کیونکہ زمانۂ ابتدا ہی سے اُن کی صورت اپنی والدہ ماجدہ کی صورت سے مشابہ تھی نہ کہ اپنے والد ماجد کی صورت سے - سب لوگ مُقر ہیں کہ یہ نیک طبع ہونہار بچے تھے

جناب ملکۂ معظمہ اور شہزادۂ البرٹ نے شہزادۂ کی تعلیم کا عقدہ سات برس کی عمر کے پہلے ہی حل کر دیا اور بیرن اسٹاک مار مصاحب شہزادۂ کانسرٹ شہزادۂ البرٹ نے ایک یادداشت تعلیم کے متعلق تحریر کی اور اُس زمانہ کے بشپ اکسفورڈ اور جناب ملکۂ معظمہ کے طبیب اور دیگر اعلیٰ درجہ کے تعلیم و تربیت یافتہ اشخاص نے اسپر اپنی اپنی رائے دی اور سب نے اس امر پر اتفاق کیا کہ شہزادہ کو اُن کے درجہ کے موافق تعلیم دی جاوے اور اُس کے ساتھ اخلاقی اور مذہبی تعلیم بھی ہو -

مختلف مقامات پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد شہزادہ ویلز کیمبرج کو واپس آئے اُس زمانہ میں شہزادہ کانسرٹ نے ایک خفیف مرض کے بعد قضا کی - مرض یہ تھا کہ جب یہ مقام کراممین اپنے بیٹے کو دیکھنے گئے تھے تو اُن کو سردی ہوگئی تھی شہزادۂ البرٹ کے انتقال سے اُن کے صاحبزادہ کو نہایت ہی رنج و الم ہوا - اور اپنے والد ماجد کے انتقال کے سال ہی قانونی سن رشد و بلوغ کو پہونچ گئے اور جناب ملکۂ معظمہ نے عزلت گزینی اور سرکاری کاموں سے کنارہ کشی اختیار کی جب جناب ملکۂ معظمہ کے شوہر نے قضا کی تھی اُس زمانہ میں اِن مرحومہ کی چالیس برس سے کچھ زیادہ عمر تھی اور اِس امر کے خیال کرتے وقت کہ جناب موصوفہ کسقدر قوی الجثہ تھیں اور اُن کے اعزہ بڑی بڑی عمروں کو پہونچکر راہی دار البقا ہوئے خیال کیا گیا کہ اگر انھوں نے یہ اول صدمہ برداشت کر لیا تو مدت مدید تک حکمرانی کرینگی -

شہزادۂ البرٹ کے انتقال کے قبل شہزادۂ ویلز کے والدین نے دو رزولیوشن پاس کئے تھے اور قرار دیا تھا کہ اُن کو فوراً ہی کیا کرنا چاہیئے -

اوّل رزولیوشن یہ تھا کہ وہ ہمراہی ڈین آف ویسٹ منسٹر بیت المقدس کو جائیں -

دوسرا رزولیوشن یہ تھا کہ سن بلوغ پر پہونچنے کے تھوڑے روز کے بعد ان کی شادی ہو جائے -

ان رزولیوشنوں میں اِن کے خاص بانی کے انتقال کر جانے کی وجہ سے کوئی ترمیم نہیں ہونے پائی اور اُن شہزادیوں کی فہرست نہایت ہی محدود ہے جو اپنے درجہ کے مذہب و تعلیم کے سبب سے ولیعہد انگلستان کی زوجہ بنسکیں مگر اِن شہزادہ ویلز کو اپنے پیشرووں کے خلاف یہ خوش نصیبی حاصل ہوئی کہ اُنھوں نے ایسی شہزادی کو شادی کے لیئے منتخب کیا جسکو اُن کے والدین ہی نے نہیں ملکہ تمام رعایا و برایا نے پسند کیا اور خوش ہوئے -

شہزادہ کانسرٹ نے اپنے انتقال کے قبل اپنے روزنامچہ میں تحریر کیا تھا کہ شہزادہ ویلز کو شہزادی الگزینڈرا دو موقعوں پر ملیں جو اُنھوں نے ۱۸۶۱ء میں حاصل کئے تھے اور معلوم ہوا کہ اِن دونوں میں محبت و اتحاد پیدا ہو گیا تھا -

شہزادہ کانسرٹ کے انتقال کی وجہ سے اس اتفاق

کا نتیجہ ملتوی رہا مگر اس کے سنہ مابعد میں ۹ - ستمبر ۱۸۶۲ء میں
سن بلوغ سے دو مہینے قبل شہزادہ موصوف اور شہزادی مذکورہ
میں بمقام برسلز ملاقات ہوئی اور باضابطہ منگنی ہوگئی مگر
شادی دوسرے سنہ کے ماہ مارچ تک نہیں ہوئی تھی -

بہت سے لوگ ایسے ہونگے جنھوں نے اُس جلوس
کو دیکھا ہوگا جو اُسوقت ہوا تھا جب شہزادہ و شہزادہ بیگم
ویلز شادی کے بعد گرجا گھر سے مراجعت فرما ہوئے تھے
اور اب اس جلوس کو دیکھا جو شاہ ایڈورڈ و ملکۂ الگزینڈرا
کی تخت نشینی میں ہوا تھا وہ کہہ سکتے ہیں کہ اس اڑتیس برس
کے عرصہ میں ملکہ کے حسن و صورت میں کسی طرح کا فرق عارض
نہیں ہوا -

معمولی طریقہ سے کہا جاسکتا ہے کہ عام سرگذشت شاہ
میں تاریخ تخت نشینی تک کوئی قابل یادگار امر نہ تھا ہاں وہ
تخت انگلستان کے ولیعہد تھے اُن کی سوانح عمری ویسی ہی
ہے جیسی پیشتر اعلیٰ درجہ کے دولتمندوں کی ہوتی ہے -
اُنھوں نے ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء میں بطور ولیعہد انگلستان
ہندوستان کا سفر کیا - مگر یہ سفر بحیثیت قایم مقام قیصر ہند
نہ تھا لیکن عوام مشرقی ملک کے لیئے ملکہ کے بیٹے اور ولیعہد
لا محالہ قیصرہ کی طرف سے تھے اور اپنے تمام دورہ میں آنکو
ایسا برتاؤ کرنا پڑا کہ گویا یہ خود تاجپوش تھے - شہزادہ نے
اس تمام دورہ کو اپنے معمولی اخلاق اور عقلمندی کے
ساتھ انجام دیا - تمام برٹش افسروں اور تمام روسا و تمام
مختلف عوام و مذاہب ہند کا اُنھوں نے ایسا ادب و لحاظ
حاصل کیا کہ اُن کی سیر ہندوستان سے برٹش و ہندوستان
کے تعلقات اور محبت و اتحاد میں استحکام ہوگیا جنکا بہت
بڑا اظہار جنگ جنوبی افریقہ کے وقت کیا گیا -

اسکے علاوہ آپ نے اپنے براعظم کے درباروں کی بہت
سیاحت کی ہے اور تمام ایسے مواقع پر اپنے فرایض کو اور
اُس بات کو یاد رکھا کہ وہ معمولی سیاح نہیں ہیں اور کوئی
شاہ انگلستان کل سلطنتوں اور درباروں کے حالات سے
اسقدر واقف نہ تھا اور نہ کوئی اعلیٰ درجہ کا مدبر ایسا واقف تھے

اِن کے پرایبوٹ طرز معاشرت ایک معمولی انگلش مین
کی طرح ہے - تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں متولد
ہوئیں - جن میں سے خلف اکبر اور خلف اصغر کے سوا
خلف اوسط اور تینوں صاحبزادیاں زندہ و سلامت ہیں
اِن کے خلف اکبر ڈیوک آف کلرنس تھے - جنھوں نے
اٹھائیس ۲۸ برس کی عمر میں بمقام سنڈرنگھم عارضہ انفلوئنزا
میں مبتلا ہو کر قضا کی اور خلف اصغر نے ۱۸۷۱ء میں اپنی
پیدایش کے چند ہی گھنٹہ بعد انتقال کیا -

شہزادہ ویلز عام فائدہ رسان اور خیراتی کاموں میں اپنا
وقت صرف کرتے رہے اور چالیس برس تک کار خیر انجام
دیا کیئے - انھیں کاموں کے سبب سے انکی رعایا اُن سے
نہایت مانوس ہے - ایک مرتبہ جو طبیعت نہایت ناساز
ہوگئی تھی تو ہر شخص متردد و متفکر اور ڈاکٹری پرچہ کے دیکھنے
کا مشتاق تھا اسکا سبب یہ تھا کہ شہزادہ صاحب کا ہی قول
رہا کہ امور خیر ہر طرح اور ہر وقت انجام دیئے جائیں اور یہ
بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اِن فرائض کی انجام دہی میں ذاتی
طور پر صرف کثیر بھی ہوتا تھا - اگر تمام مصارف کا سالانہ شمار
کیا جائے تو معلوم ہو کہ شہزادہ ویلز کو جو تنخواہ ملتی تھی اُس
میں سے بہت کچھ اُن مصارف میں اُٹھ گیا ہوگا -

جب شہزادہ ویلز کی شہزادی الگزینڈرا سے نسبت
ہو جانے کی اطلاع ملی تو پارلیمنٹ نے لارڈ پامرسٹن کی
تجویز کے مطابق ہز رائل ہائنس کے لیئے بطور وظیفہ چالیس
ہزار پونڈ سالانہ اور دس ہزار پونڈ اُن کی دلہن کے لیئے
مقرر کیئے - اور ڈچیوں و کارنوال اور لنکاسٹر کی آمدنی
پچاس ہزار پونڈ تھی - لہذا اِن شاہی دولہا دولھن کی
آمدنی کم از کم ایک لاکھ پونڈ سالانہ تھی - بذاتہ تو یہ مقدار بہت
اچھی تھی مگر معہذا یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پرایبوٹ اور سرکاری
مصارف کس قدر تھا جو ولیعہد تخت کو پیش آتے ہیں خصوصاً
اُسوقت جب اُس سے چاہا جاتا ہے کہ وہ بطور ایک نئے
خطاب شاہ کے تمام درباری معاملات میں شریک ہو -
اس امداد میں کبھی اضافہ نہیں ہوا ہاں اُسوقت ہوا جب

اُن کے بیٹے اور بیٹیاں بالغ و بالغہ اور رشد و راشدہ ہوئیں اور اُن کا درجہ قائم رہنے کے لئے صرف کی ضرورت پیش آئی اور وہ مصارف اُن کی والدہ کی آمدنی میں سے نہیں ادا ہو سکتا تھا۔

جب یہ معاملہ پارلیمنٹ کے روبرو پیش کیا گیا تو قرار دیا گیا کہ شہزادہ ویلز کو چھتیس ہزار پونڈ سالانہ دیا جائے تاکہ وہ جسطرح چاہیں اپنی خانہ داری میں صرف کر سکیں اسکے سوا ترقی آمدنی کی کوئی اور خواہش نہیں کی گئی اور نہ اُس قرضہ کی ادائی کی کوئی درخواست کی گئی جو ہر میجسٹی نے قبل از تخت نشینی لیا ہوگا ملکہ پارلیمنٹ میں تو یہ بیان کیا گیا کہ شاہ کے ذمہ کوئی قرضہ نہیں ہے ۔ ایسی حالت میں بلا تامل کہا جا سکتا ہے کہ اُن چالیس برس میں جب ہر مجسٹی شاہ سن بلوغ کو پہونچے ہر میجسٹی نے کوئی ایسا قرض نہیں لیا جو اُن کی ذاتی آمدنی سے نہ ادا ہو سکے اور یہ امر اُنکے کسی پیشرو کے بارہ میں نہیں کہا جا سکتا جن کی ادائگی قرضہ سے خزانہ پر بار عظیم ہوا تھا۔

ہر میجسٹی کے عہد حکومت میں ابھی تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے اور ابتک عوام کا خیال اُس صدمہ و رنج پر مبذول رہا جو ہر میجسٹی کو اپنی پیاری ماں اور ایک ملکہ کو کھو کر حاصل ہوا تھا۔ ہر میجسٹی نے جناب ملکہ معظمہ کی مشائعت جنازہ کے وقت جو برتاؤ کیا اُس سے ظاہر تھا کہ اُنکو کیسا صدمۂ عظیم پہونچا تھا۔ یہ عوام کے اور بھی ہر دلعزیز ہو گئے ان کی تخت نشینی خواہش عوام کے موافق تھی۔ اُنھوں نے جو کچھ سرکاری کارروائیاں کیں وہ عوام کی مرضی کیموافق کیں۔ ایڈورڈ ہفتم کا جو خطاب اختیار کیا اور آسٹریلیا کے صوبہ برٹش سلطنت میں اپنے بیٹے کے جانے سے کوئی مزاحمت نہیں کی اور بنفس نفیس نہایت تزک و احتشام سے پارلیمنٹ کو افتتاح کیا اور اپنی ہمشیر شہنشاہ بیگم فریڈرک کی علالت کی خبر سنکر کسطرح جلد عیادت کو گئے ان سب باتوں سے اور بھی اپنی رعایا کے عزیز دل ہو گئے اور معلوم ہوا کہ ملک اور اپنی رعایا کے منشا و مقصود سے بخوبی واقف و ماہر ہیں اور رعایا اُن کو خوب سمجھتی ہے ۔

ہم نے دیکھا کہ بعض بعض اشخاص نے نکتہ چینی کی ہے کہ درباری تزک و احتشام کا بہت بڑا خیال رکھا گیا مگر خیال کرنا چاہیئے کہ یہ تزک و احتشام ضروری نہیں ہے بلکہ حکمت علمی سے درست ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ سلاطین نے جو رسوم دربار قرار دیئے ہیں تو وہ اُن کی ذات خاص کیلئے نہیں بلکہ اُن کے شاہی منصب کی وجہ سے ہیں۔ یہ جب سے شاہ ہوئے ہیں اُسوقت سے ابتک بہت سی ترمیمیں کی ہیں حکم دیا ہے کہ جب دربار میں کوئی رسمی امر پیش ہو تو وزیر دیر تک کھڑے نہ رہیں۔ اِس سے خیال ہوتا ہے کہ خود عالیجناب شاہ کو لوگوں کا اسقدر خیال ہے اور مزاج میں کسقدر مہربانی ہے یہ امور ایسے ہیں جنسے شاہ کی ہر دلعزیزی بڑھتی جاتی ہے۔

ہر میجسٹی ملکۂ الگزنڈرا

جس زمانہ میں شاہ ایڈورڈ ہفتم شہزادہ ویلز تھے۔ اور ہندوستان سے مراجعت فرما ہوئے تھے تو لارڈ ٹیر نے مینشن ہوس میں دعوت کی تھی اور لارڈ ٹیر نے اُس لیڈی کا ذکر کیا تھا جو آیندہ ملکہ انگلستان ہونے والی تھی اور کہا تھا کہ جیسے ہی وہ جہاز سے اُتریں ویسے ہی وہ برٹن کی متبنی بیٹی قرار دی گئیں۔ اور اُنھوں نے وقتاً فوقتاً جو باتیں کیں وہ ایک بی بی اور ماں اور لیڈی کے لیئے قابل نظیر ہیں۔ اُس زمانہ میں جو الفاظ نکالے گئے تھے وہ آج ویسے ہی صحیح ہیں جیسے گزشتہ ربع صدی میں بیان کئے گئے تھے۔ اِس زمانہ میں اور بھی بہت سی باتیں ہوئیں جنسے ہر موسٹ گریشیس میجسٹی ملکہ الگزنڈرا اور برٹش سلطنت کے لوگوں میں تعلقات کے لیئے اور بھی قربت کے ساتھ قائم ہو گئے۔

شہزادی الگزنڈرا کیرولین میری شالٹ لوئیزا جولی

بکم دسمبر ۱۸۴۴ء کو متولد ہوئی تھیں۔ ہر میجسٹی کے والد ماجد اُس زمانہ میں شہزادہ کرسچین ڈنمارک کے نام سے دنیا میں مشہور تھے یہ خاندان اولڈن برگ کی شاخ خرد سے تھے۔ مگر اُن کے عزیز کرسچین ہفتم مقام ڈنمارک نے اُن کو متبنےٰ کیا تھا اور جب شہزادی لوئیزا مقام ہسی کیسل سے اُنکی شادی ہوئی جو اُن کے متبنےٰ کی بھانجی تھیں۔ چونکہ حکمران شاہ کے دو صاحبزادے تھے اس وجہ سے یہ امر غیر ممکن خیال کیا گیا تھا کہ شہزادہ اور شہزادہ بیگم کرسچین کو کبھی تاج ملیگا۔ اور فی الحقیقت جب شہزادہ الگزینڈرا کی عمر آٹھ سال کی ہوئی تو شہزادہ کرسچین حکمران شاہ فرڈرک ہفتم کے ولیعہد قرار پائے۔ شہزادی الگزینڈرا کے چھ بھائی بہن تھے۔ یہ کوپن ہیگن کے ایوان گول میں متولد ہوئیں اور وہاں ایک زمانہ تک رہیں۔ ہر میجسٹی ملکہ الگزینڈرا روس میں اور دوسری بہن ڈچز آف کیمبر لینڈ ہیں۔ اِن کی تعلیم نہایت قابل تعریف ہوئی اُن کو ذاتی کوششوں اور اُن کے والدین کی نگرانی کے سبب سے نہایت عمدہ تعلیم و تربیت ملی۔

ایک مرتبہ ملکہ الگزینڈرا نے اپنے ایک بہت بڑے دوست سے بیان کیا تھا کہ جب ہم بچے تھے تو ہمکو اپنا سبق خوب یاد کرنا پڑتا تھا۔ ہمارے والدین نے ہم سے کہہ دیا تھا کہ سبق یاد کرنا ضرور ہے۔

اِن تینوں شہزادیوں کو اُن کی زندگی کے مدارج کے موافق خوب تعلیم دی گئی تھی۔ شہزادہ و شہزادہ بیگم کرسچین کوپن ہیگن اور بارنس اسٹاف میں نہایت سادہ سادہ طریقہ سے رہا کرتے تھے اور چونکہ شہزادہ و شہزادہ بیگم کرسچین سے بہت سے حکمران شاہی خاندانوں سے قرابت تھی تو یہ کبھی غیر ملکوں کی سیر کو بھی چلے جاتے تھے۔

بیان ہے کہ ہر میجسٹی ملکہ الگزینڈرا عہد طفولیت میں لندن میں آکر اپنی خالہ ڈچز کیمبرج کے یہاں رہتی تھیں۔

شہزادہ ویلز اور شہزادی الگزینڈرا ڈنمارک کی اول ملاقات کی نسبت طرح طرح کے حالات مشہور ہیں مگر سر تھیوڈر مارٹن کی کتاب سوانح عمری شہزادہ البرٹ میں بیان ہے کہ ہر میجسٹی شاہ نے شہزادی الگزینڈرا کو اسپیر اور ہیڈل برگ میں ۲۴ و ۲۵ ستمبر ۱۸۶۱ء کو دیکھا تھا۔ اُسوقت شہزادہ کی عمر بیس برس کے قریب تھی یہ نوجوان شہزادے صوبہ رین کی قواعد دیکھنے ہی کے لئے جرمن نہیں بھیجے گئے تھے ملکہ شہزادی الگزینڈرا کی مُلاقات کے لئے بھیجے گئے تھے تاکہ اگر اسی مُلاقات میں باہمی سلسلہ محبت و وداد قائم ہوجائے تو دونوں کی شادی قرار پا جائے۔ ہرچند دونوں کا مقصود دریافت ہونے تک اس راز کے مخفی رکھنے کی بہت کوشش کیگئی لیکن راز نہ چھُپ سکا جو ملکہ وکٹوریہ اور شہزادہ البرٹ کو سخت ناراضی کا باعث ہوا۔

باہمی ملاقات کا نتیجہ بہت ہی عمدہ ہوا۔ شہزادہ کانسرٹ یعنی شہزادہ البرٹ نے اپنے ۳۰ ستمبر کے روزنامچہ میں یہ تحریر کیا تھا کہ ہم شہزادی الگزینڈرا کے عمدہ حالات کے سوا اور کچھ نہیں سنتے ہیں۔ اِن دونوں نوجوانوں میں بہت بڑی محبت پیدا ہوتی معلوم ہوتی ہے"۔

پھر شہزادہ ویلز اور شہزادی الگزینڈرا سے بلجیم میں ملاقات ہوئی اُسوقت دونوں رائل ہائینس شاہ بلجیم کے مہمان تھے مگر اِسکے ایک سال تک نسبت نہیں ہوئی اور ۹۔ ستمبر ۱۸۶۲ء کو قرار پائی اور شہزادہ ویلز کی بیسویں سالگرہ کے جشن کے قبل لندن گزٹ سے اس مبارک تقریب کی لوگوں کو اطلاع ملی۔ اُس زمانہ میں ملکہ وکٹوریہ ماتم میں تھیں اور انتظام کیا گیا تھا کہ آیندہ شروع موسم سرما تک شادی نہو مگر یہ آیندہ ملکہ انگلستان اپنے والد ماجد کے ہمراہ جو اُس زمانہ میں شہزادہ کرسچین ڈنمارک تھے غیر معمولی طور سے آسبرن کو تشریف لائیں اُسوقت جناب ملکہ وکٹوریہ اور اُن کے خلف اکبر کی بی بی میں سچے دل کی دائم محبت قائم ہوگئی۔

نو عروس شاہی اپنے اعزہ قریب کے ہمراہ ۷۔ مارچ ۱۸۶۳ء کو داخل لندن ہوئیں اور اسی روز آیندہ ملکہ انگلستان قرار پا کر شہر لندن کی سڑکوں پر اول مرتبہ گزریں۔ ہر سڑک اور راستہ نہایت ہی آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ اور اُن کے اہل دربار نے اُسی شام کو ونڈزر کاسل میں شہزادی

ممدوحہ سے ملاقات کی اور اُس کے تین دن بعد یعنی ۱۰ مارچ کو سینٹ جارج چیپل میں نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ شادی ہوئی کیونکہ جناب ملکہ وکٹوریہ کے خاص حکم سے کسی طرف ماتمی علامت نمودار نہ تھی تاکہ جلوس کی خوبی میں فرق نہ آئے اور بیوہ ملکہ نے خود اپنے کمرہ سے اس کیفیت کو مشاہدہ کیا۔

ڈیبر رائل ہائینسز نے ہنیموں کا زمانہ آسبرن میں صرف کیا اور شادی کے چند روز بعد شہزادہ و شہزادہ بیگم ویلز نے مکان سندرنگھم پر قبضہ کیا اور اُس میں مدت تک خوشی و خرمی سے بسر کیا گئے۔

اس زمانہ میں تمام ملک بڑی خوشی کے ساتھ یہ آواز سُن رہا ہے کہ شہزادہ ویلز نے کیسی عمدہ زوجہ کی ہے جو اپنی آیندہ رعایا کے لئے مخزن محاسن ہے۔ اور ہر میجسٹی ملکہ الگزینڈرا نے لاثانی دلی مضبوطی میں ہمیشہ ناموری پیدا کی۔ چنانچہ شادی کے چند روز بعد جو واقعہ ذیل ہوا وہ عوام کو نہایت ہی نقش دل ہوا۔

جب حکام ارلز وڈ اسائیلم کو معلوم ہوا کہ شہزادہ و شہزادہ بیگم ویلز معائنہ کے لیے آنے والے ہیں تو انھوں نے شدید بیماروں کو ایک ایسے حصۂ عمارت میں بند کر دینا چاہا جہاں شہزادہ و شہزادہ بیگم ویلز نہ جائیں۔ لیکن جب شہزادہ بیگم ویلز کو یہ خبر معلوم ہوئی تو انھوں نے کہلا بھیجا کہ "مجھکو دماغی و جسمانی بیماروں کے دیکھنے میں کسی طرح کا خوف و خطر نہیں ہے اور مجھکو اُن امراض کے دُور کرنے میں نہایت دلچسپی ہے"۔

اِس بات کا بہت عمدہ اثر پڑا اور جب بیماروں کو معلوم ہوا کہ جو شاہی مہمان اُن کو دیکھنے آئے ہیں وہ کون ہیں تو وہ نہایت خوش ہوئے اور اِس وجہ سے سلطنت بھر کے تمام مختل حواس بیماروں کا نہایت خوبی کے ساتھ علاج معالجہ ہونے لگا اور بہت سی لیڈیوں نے ڈیر رائل ہائینسز کی قایم کردہ نظیر کی تقلید کی۔

شہزادہ و شہزادہ بیگم ویلز کی شادی کو ابھی ایک سال نہیں گذرا تھا کہ اِن کے یہاں صاحبزادہ متولد ہوا جب ڈیوک آف کلیرنس پیدا ہوئے تھے تو شہزادہ بیگم ویلز کی عمر بتیس برس کی بھی نہ تھی۔ مگر یہ مادری فرائض ادا کرنے میں نہایت ہی سرگرم رہیں اِس سبب سے سب اہل دربار واقف ہیں۔

جس روز سے اِس مہربان لیڈی نے برٹش ساحل پر قدم رکھا جو اب ملکہ الگزینڈرا ہیں اُس روز سے وہ نہایت قربت کیساتھ برٹش اشخاص کے رنج و خوشی میں شریک رہیں گو یہ اپنے نج کے فرائض میں بہت کچھ مصروف و مشغول رہتی تھیں۔ مگر کبھی اُنھوں نے اپنے پرائیوٹ امور کے سبب سے اُس درجہ میں فرق نہیں آنے دیا جو ولیعہد انگلستان کی زوجہ کا ہوتا ہے اور جب تک ہر میجسٹی ۱۸۶۷ء میں سخت علیل ہوئی تھیں اُسوقت ہر لمحہ کاموں ہی میں مصروف رہتی تھیں جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ شہزادہ بیگم ویلز عارضۂ نقرس میں مبتلا ہیں جس سے اُن کا گھٹنہ متورم ہو گیا ہے تو سب کو بہت افسوس ہوا تھا۔ اُن کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہو گئی تھی کہ اُن کے والدین شاہ و ملکہ ڈنمارک اُن کے لئے آئے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد زوال مرض ہونے لگا اور پھر رفتہ رفتہ مرض بالکل دُور ہو گیا۔ اُس زمانہ سے ملکہ الگزینڈرا کی صحت و تندرستی اچھی رہی شفایابی کے بعد شہزادہ و شہزادہ بیگم ویلز نے یورپ اور شمالی افریقہ کا بہت بڑا دورہ کیا۔ جس میں بلندی نیل کی سیاحت نہایت دلچسپ تھی اِس موقعہ پر آنریبل مسز گرے ہمراہ تھیں جنھوں نے اِس سفر کا روزنامچہ بعدہ شائع کرایا تھا۔

واپسیٔ مصر کے بعد شہزادہ بیگم ویلز نے قسطنطنیہ ہی میں قیام نہیں فرمایا بلکہ میدان جنگ کریمیا کی بھی سیر فرمائی۔ چاہتی شہزادہ بیگم ویلز کے لیئے یہ بات نہایت عمدہ ہوئی کہ اُن کو اُس سخت آزمایش کے قبل جو خاندان شاہی کو چند روز بعد پیش آئی تھی کامل آرام ہو گیا اور بخوبی تندرستی حاصل ہو گئی۔

اب اِس ملک اِس امر کا دریافت ہونا مشکل ہے کہ سنہ ۱۸۷۱ء میں فرمانروائے حال باب الہلاکت سے کس قدر

قریب پہونچ گئے۔ شہزادۂ کانسرٹ کے انتقال کو دس برس گزرے تھے کہ اہل ملک کو معلوم ہوا کہ شہزادۂ ویلز قریب قریب اسی مرض میں مُبتلا ایوان نارفوک میں پڑے ہوئے ہیں شہزادہ بیگم ویلز نے اپنے شوہر کی ہفتوں لاثانی خدمت کی تمام تیماری اُنھوں نے اور شہزادی ایلس متوفی ہمشیرہ شاہ ایڈورڈ ہفتم نے کی تھی اور آخر نومبر میں قوم کے لیئے یہ پیام مشتہر ہوا کہ شہزادہ بیگم ویلز نے اِس سخت آزمایش کو قابل تعریف طریقہ اور لاثانی بردباری سے برداشت کیا گو وہ بخوبی اِس امر سے واقف تھیں کہ ہزرائل ہائنس شہزادۂ ویلز کا مرض کیسا سخت ہے اور حالت کیسی نازک ہے۔ مگر اُنھوں نے نہایت دُوراندیشی اور عقلمندی سے سب کام انجام دیئے

اسکے چندروز بعد یعنی یکم دسمبر کو شہزادۂ ویلز کسی قدر ہوش میں آئے اور سب سے پہلے اُنھوں نے یہ بات اپنی زبان سے نکالی "کہ آج شہزادہ بیگم ویلز کی سالگرہ ہے"۔

یہ افاقۂ مرض کسی قدر غیر مستقل تھا کیونکہ ایک ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ شہزادۂ ویلز کی حالت بہت ہی ردی ہے لہذا شہزادہ بیگم ویلز کی خواہش سے دعا مانگی گئی کہ شہزادہ ویلز اور اُن کے خدمتگار بلگی کے لیئے جو اسی مرض میں مبتلا تھا دعا مانگی گئی کہ خدا دونوں کے حال پر رحم فرمائے۔ اِس غضبناک تشویش کے زمانہ میں بھی شہزادہ بیگم ویلز جاں بلب نوکر کو دیکھنے گئی تھیں۔ اور جب چند روز بعد وہ مرگیا تو اُس کے اعزّہ کو تشفی و تسکین دی۔

عمدہ ڈاکٹری علاج اور زوجہ و ہمشیرہ کی عمدہ خدمات کے سبب سے شہزادہ ویلز کو پنجۂ ہلاکت سے نجات ملی اب اِس زمانہ کی یادگار میں سندرنگھم میں ایک برنجی تختی لگی ہوئی ہے جسپر یہ کتبہ ہے۔

"جل جلالہ و عز اسمہ"
اُسکے کرم و فضل کا شکر ہے
۱۴۔ دسمبر ۱۸۷۱ء
الگزینڈرا

جب میں سخت دقت و تکلیف میں تھی تو میں نے خداوند کریم سے دعا مانگی اور اُس نے میری دعا مستجاب کی"۔

اسکے بعد ملکہ الگزینڈرا بمقام سندرنگھم اور مالبرو ہوس اپنے پانچ بچوں کی پرورش میں مصروف و مشغول رہیں اور ۱۸۷۵ء میں شہزادہ ویلز دورہ ہندوستان کو روانہ ہوتے شہزادہ بیگم ویلز مقام کلیس تک اُن کے ہمراہ آئی تھیں جب شہزادۂ موصوف دورہ کے بعد وطن مالوفہ کو تشریف لیگئے تو شہزادہ بیگم ویلز اور اُن کے بچے ہزرائیل ہائنس کے استقبال کے لیئے آئے اور جب یہ سب واپس گئے تو نہایت دھوم سے استقبالی جشن ہوا۔

ہرمیجیسٹی ملکۂ الگزینڈرا کا کوئی حال مکمل نہوا اگر اُس میں یہ بیان نہو کہ اپنی عام رعایا کی بہبودی کا اُن کو کسقدر خیال ہے۔ انگلستان کا کوئی قصبہ ایسا نہیں جہاں یہ نہ گئی ہوں ہرمیجیسٹی ملکۂ الگزینڈرا نے اُن ضعیفوں پر خاص خیال معطوف فرمایا ہے جن سے آوارہ بچوں اور ضعیفوں اور غریب بیماروں کو فائدہ پہونچے گا۔ ہرمیجیسٹی ہروقت ہر ایک کا حال مصیبت سُننے کو تیار ہیں اور حتی الامکان سب کی مدد کرتی ہیں۔

جب شہزادہ و شہزادۂ بیگم ویلز کا سلورویڈنگ ہوا تھا تو وہ بہت سے غریبوں کے گھر میں خوشی و زندہ دلی پیدا ہونے کا بہانہ تھا۔ یہ ۱۸۸۸ء میں ہوا تھا۔ اِس کے چار سال کے بعد تمام ملک کو آیندہ شاہ و ملکہ کے بہت بڑے صدمہ میں اُس زمانہ میں شریک ہونا پڑا جب اُن کے بڑے بیٹے ڈیوک آف کلیرنس اینڈ ایونڈیل نے پنجروزہ بیماری کے بعد انتقال کیا۔ شہزادہ بیگم کو یہ بہت بڑا صدمہ ہوا اسلیئے کہ اُن کا بڑا شاہزادہ نہایت ہی فرمانبردار و مانوس تھا گو یہ اِس رنج والم سے کبھی نہیں سنبھلیں مگر اسکی وجہ سے اُنھوں نے اپنی باقیماندہ اولاد کی خوشی و مسرت میں فرق نہیں آنے دیا اور اپنے چھ پوتے اور پوتیوں اور نواسے نواسیوں کی دیکھبال کیا کرتی ہیں اور وہ بھی اپنی دادی اور نانی سے نہایت ہی مانوس ہیں۔ ہمیشہ اُن کو یہی تعلیم دیجاتی ہے کہ وہ صرف خلیق ہی نہوں بلکہ بے زبان جانوروں کا نہایت خیال رکھیں۔ اور ملکہ الگزینڈرا کو تو اِس بات

کا بہت ہی بڑا خیال ہے اور وہ اس امر میں نہایت ہی نامور ہیں - انھیں کی وجہ سے تمام بیزبان جانوروں سے نہایت ہی رعایتانہ برتاؤ کیا جاتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی جاتی ہے -

انیسویں صدی کے آخر سال جناب ملکہ الگزینڈرا کو بہت سا کام پیش آیا - انھوں نے فوج بحری و بری کے عیال و اطفال کی پرورش کے کام کو اور اس کے ایسوسی ایشن کو بہت بڑی ترقی دی - ملکہ اپنی ذاتی فیاضی سے پرنس آف ویلز نامے جنگی جہاز کو نہایت ہی آراستہ کیا جس سے زخمیوں اور بیماروں کو بہت بڑی راحت و آسایش پہونچیگی اور ابتدائی انتظام کی نسبت جناب ملکہ الگزینڈرا کی تجویز سے اب نئے نئے انتظام ہو لئے ہیں -

جب سے شاہ تخت نشین ہوئے ہیں اس زمانہ سے ہز میجسٹی نے اپنی ملکہ سے اظہار محبت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں دیا ہے - شاہ ایڈورڈ نے قرار دیا کہ ملکہ الگزینڈرا تمام سلطنت کے ان اعلیٰ درجہ کے جلوسوں میں شریک کی جائیں جو آغاز زمانہ سلطنت میں ہونے والے تھے اور ہز موسٹ گریشس میجسٹی نے اپنی ملکہ کو لیڈی آف دی گارٹر کا تمغہ عنایت فرمایا جو چار سو برس سے کسی کو نہیں عطا ہوا تھا -

ملکہ وکٹوریہ اپنے منصب کی وجہ سے اس تمغہ کی حاکم تھیں مگر خود لیڈی آف دی گارٹر نہ تھیں -

ملکہ الگزینڈرا کے دربار میں وہ تمام محاسن اور خوبیاں موجود ہیں جو ملکہ وکٹوریہ کے دربار میں تھیں

دربار تاجپوشی لندن

یوں تو حضور ایڈورڈ ہفتم تاج برطانیہ کے اسوقت مالک ہو چکے تھے جبکہ ان کی والدہ ماجدہ نے دنیا سے رحلت فرمائی تھی مگر اس کا باضابطہ اعلان ۹ - اگست ۱۹۰۲ء کو رسم تاجپوشی کے ساتھ ہوا - جسکی مختصر کیفیت پیش ناظرین کیجاتی ہے - یہ مبارک رسم بارہ بجے چالیس منٹ پر عمل میں آئی - ہز ہائنس گیارہ بجے محل سے روانہ ہوئے ہندوستانی فوج ہوائیٹ ہال میں صف بستہ تھی +

ملک معظم گیارہ بجے پچیس منٹ پر ایبے ہال میں داخل ہوئے اور اس کرسی کی جانب بڑھے جو تخت کے سامنے تھی اور دعا کے لئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے تاجپوشی کے اعتراف میں نعرہ ہائے مسرت اور تہنیت بلند ہوئے انجیل پڑھی گئی ہز میجسٹی استادہ رہے اور بڑے استقلال کیساتھ زبردست آواز میں جواب دیا -

ایبی کا منظر نہایت شاندار تھا ہندوستانی شاہزادوں کی موجودگی نے رونق دوبالا کر دی تھی - ملک معظم کے فرق مبارک پر تاج شاہی کے رکھے جانے کے تھوڑی دیر بعد آرچ بشپ نے تمام رسوم و اعمال ادا کئے ملک معظم ان اعمال و رسوم میں شریک تھے اسکے بعد ہز میجسٹی نے حلفنامہ پر دستخط کئے اور شمشیر سلطنت حضور کے زیب کمر کی گئی - اور تمام شاہی امتیازات حاصل کئے گئے اس وقت چاروں طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور گھنٹے بجنے لگے اور اکتالیس شلک سلامی کی سر ہوئیں - بادشاہ سلامت نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور جملہ ارکین سلطنت آداب بجا لائے - اسکے بعد نہایت دلکش آواز کے ساتھ ڈھول و قرنا باجا بجایا گیا اور عام نے "گاڈ سیو دی کنگ" کا نعرہ بلند کیا -

آرچ بشپ یارک نے ملکہ معظمہ کو تاجپوش کیا اور اسکے بعد ہز میجسٹی نے عشائے ربانی ہاتھ میں لیا -

دو بجے تاجپوشی کی رسم ختم ہوئی اور ملک معظم اور ملکہ معظمہ تاج پہنے ہوئے اور عصا لئے ہوئے ایبی سے ایوان بکنگھم کو روانہ ہوئے - لارڈ کچنر جلوس میں ایک نمودار شخص تھے علاوہ ہندوستانی اور کالونیل رسالہ کے جو ہز میجسٹی کے

جلوس میں تھے۔ تین ہندوستانی ایڈیکانگ تھے۔ لارڈ رابرٹس مع دو ایڈیکانگوں کے، دولت سنگھ اور مہاراجہ بیکانیر کے پرنس آف ویلز ہمرکاب تھے۔ ملک معظم کے تین ہندوستانی ایڈیکانگ۔ مہاراجہ کوچ بہار۔ مہاراجہ گوالیار تھے۔ اسوقت روشنی کا نظارہ بھی قابل دید تھا کہ شب کو روز روشن کا دھوکا ہو رہا تھا۔ لوگوں کے غل و شور سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

شاہ کی طرف سے دعوت مساکین

اسی روز ملک معظم کی جانب سے لندن کے مساکین اور محتاجین کی جو عظیم الشان دعوت ہوئی تھی اس میں مہمانوں کے لئے مختلف مقامات میں میزیں بچھائی گئی تھیں۔ ان کا طول دو سو ساٹھ میل تھا۔ اکثر کارخانوں نے اس دعوت کے لیے تحائف بھیجے تھے۔ ایک کارخانہ نے دو سو ٹن آلو دیئے تھے۔ کونٹ گارڈن کے ایک کارخانہ نے پچاس ہزار بوتل شراب بھیجی تھی۔ ایک کمپنی کے یہاں سے پانچ لاکھ ساٹھ ہزار چاکولیٹ کے ڈبے آئے تھے اور ایک کارخانہ نے لیمونیڈ کی چالیس ہزار بوتلیں عنایت کی تھیں۔ پچیس ہزار پاکٹ تمباکو اور سگرٹ کے آئے تھے۔ ایک کارخانہ نے قومی گیت کی تصویردار پانچ لاکھ کاپیاں بھیجی تھیں۔ مشرس دولٹن کمپنی نے پانچ لاکھ پندرہ ہزار سے جلوسی پیالے عنایت کیئے تھے۔ منتظم کمپنی نے دس ہزار پونڈ کی پلیٹیں خریدی تھیں۔ جن پر تاجپوشی کا لفظ منقوش تھا بعد طعام جب اُن کے نیلام کی نوبت تو فی پلیٹ پچیس پچیس[۲۵] پونڈ قیمت اٹھی۔ شاہی خاندان کے ممبر شاہ کے مہمانوں کو دیکھتے پھرتے تھے۔ مہمانوں کے ایک مجمع میں ہر ہائی نس ڈیوک اور ڈچز کیناٹ تشریف رکھتے تھے۔ جب لارڈ میر نے مؤثر الفاظ میں ملک معظم کا ہمدردانہ پیام حاضرین کے سامنے ادا کیا تو ڈچز کیناٹ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور بڈھے تو زار و قطار رونے لگے۔ اگریکلچرل ہال میں جہاں بارہ ہزار آدمی قومی گیت گا رہے تھے ایک عجیب و غریب سماں بندھا ہوا تھا۔

حضور ملک معظم نے تاج شاہی زیب سر کرنے کے بعد اعلان ذیل صادر فرمایا۔

منجانب شاہ ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند

اعلان

(تقرر یوم برائے اظہار مسرت متعلق تاجپوشی شاہ ایڈورڈ ہفتم بہ ممالک ہند) ازانجاکہ بوجہ انتقال ملکۂ آنجہانی ملکۂ وکٹوریہ بتاریخ ۲۲۔ جنوری ۱۹۰۱ء مابدولت نے بفضل و عنایات ایزدی شاہ ایڈورڈ ہفتم فرمانروائے ممالک متحدہ برطانیہ کلاں و آئرلینڈ و حامی دین مسیحی و شاہ ہند کے لقب سے تخت انگلستان پر جلوس فرمایا اور ازانجاکہ شاہی اعلانات مورخہ ۲۶ جون و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء کے ذریعہ یکم سال جلوس میں مابدولت نے اپنا یہ شاہانہ قصد مشتہر و ظاہر فرمایا تھا کہ مابدولت بتائید و برکت ایزدی بتاریخ ۲۶ جون ۱۹۰۲ء کو اپنی شاہانہ تاجپوشی کی تقریب منائینگے۔ اور ازانجاکہ بتائید و برکت ایزدی مابدولت نے اس تقریب ہمایونکو بتاریخ ۹ اگست ۱۹۰۲ء روز دوشنبہ کو ادا کیا ہے۔ اور ازانجاکہ مابدولت کی یہ آرزو اور خواہش ہے کہ اس تقریب ہمایوں کی باضابطہ اطلاع ہماری پیاری رعایا کو جو ملک ہند میں ہے دیجائے اور اس کے متعلق جو جلسہ منعقد ہو اس میں ہماری گورنروں اور لفٹنٹ گورنروں اور مختلف صوبجات کے سرگروں کو اور نیز اُن ممالک کے قایم مقاموں کو جو ہماری حمایت میں ہیں و نیز کشور ہند کے جملہ قایم مقاموں کو شریک ہونے کا موقع بخشا جائے۔

لہذا مابدولت اس شاہی اعلان کے ذریعہ سے اسکی اطلاع دیتے ہیں اور معہذا ہمارے معتمد و معزز مشیر جارج نتھانیل لورڈ کرزن آف کڈلسٹن کو جو ملک ہند میں ہمارا نائب اور گورنر جنرل ہے حکم دیتے ہیں کہ بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۳ء بمقام دہلی ایک شاہانہ دربار منعقد کرکے مابدولت کی تقریب تاجپوشی کی تکمیل کی اطلاع دیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ دربار مذکور میں یہ اُن تمام لوگوں کو اطلاع کے لیے جنکا اس سے تعلق

ہے پڑھا جائے۔ مابدولت کے کورٹ سینٹ جیمس میں آج یعنی بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء دوم سال جلوس میں لکھا گیا۔

"خدا سلامت رکھے"

نیٹو آرمی! اعلیحضرت شاہ معظم کا ارشاد ہوا ہے کہ آئندہ سے دیسی سپاہ کے بھی چند افسر قیصر ممدوح کے پرسنل آرڈرلی آفیسر مقرر ہوا کریں ۱۹۰۳ء ہی سے اس فرمان عالی پر عملدرآمد ہوگا فی الحال ۶۔ افسر ہر سال اس اعزاز سے ممتاز ہوا کرینگے جنہیں اپریل سے اگست تک ایک سیزن لندن میں رہنے کی اجازت ہوگی انہیں نصف تو رسالہ سواروں میں سے منتخب ہوا کرینگے اور نصف پیدل توپخانہ اور سفر مینا سے اُن کو ایوان بکنگھم کے قریب ایک خاص مکان مرحمت ہوگا اور خاص وردی پہنا کرینگے

قبل اسکے کہ ہم دربار شاہنشاہی دہلی کے حالات پیش ناظرین کریں یہ بھی اظہار کرنا ضروری ہے کہ یہ ایسا بڑا دربار تھا جسکے انتظام کے لئے گورنمنٹ پنجاب نے قبل از دربار ایک قانون جاری فرمایا تھا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قانون دربار دہلی

مسودہ ایکٹ گورنمنٹ گزٹ پنجاب مجریہ ۶۔ نومبر ۱۹۰۲ء۔ میں بغرض آگاہی عام شائع کیا گیا۔

تمہید چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بغرض انتظام اُس رقبے کے خاص اور عارضی احکام صادر کیئے جائیں جسپر دربار تاجپوشی کے موقع پر جو دہلی میں منعقد ہونے والا ہے۔ مختلف کیمپ ہائے کے گرد ونواح میں واقع ہے۔ لہذا حسب ذیل حکم صادر کیا جاتا ہے

مختصر نام و وسعت **دفعہ ۱۔** (۱) جایز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ دربار دہلی ۱۹۰۳ء کے نام سے موسوم کیا جاوے اور (۲) یہ اُس رقبہ سے متعلق ہوگا جسپر دربار تاجپوشی کے موقع پر جو دہلی میں منعقد ہونے والا ہے۔ مختلف کیمپ ہائے کے گرد نواح میں واقع ہے۔ اور جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم اس غرض کے لئے تجویز فرماوے (۳) حکم مجریہ زیر دفعہ ضمنی (۲) بذریعہ اشتہارات عام مشتہر کیا جائیگا جو اُس رقبہ میں کہ جس سے وہ متعلق ہونگے نمایاں مکانات پر چسپاں کیا جائیگا۔

جرائم کی سزا جو اس رقبہ کے اندر سرزد ہوں جس سے یہ ایکٹ متعلق ہے **دفعہ ۲۔** جو شخص اس رقبے کے اندر جس سے ایکٹ ہذا متعلق ہے مندرجہ ذیل عملوں میں کسی کے ذریعہ عوام الناس یا کسی شخص کے لیئے مزاحمت یا مضرت یا خطرہ پیدا کرے یا نقصان پہونچائے یا حارج ہو:-

(۱) کسی جانور کو بلا اجازت کھلا چھوڑ دے یا چھوڑے یا چرائے یا چرانے کی اجازت دے (یا) (۲) کسی ضرر رساں مادہ یا کوڑا کرکٹ کو کسی ایسی جگہ رکھے یا اپنے نوکر کو رکھنے کی اجازت دے جو اس مطلب کے لیئے تجویز کی گئی ہو۔ (یا) (۳) مقررہ مقامات کے سوا دیگر مقامات پر پاخانہ یا پیشاب کرنے کے ذریعہ یا دیدہ و دانستہ ناشائستگی سے اپنے بدن کو ننگا کرنے کے ذریعہ سے کسی امر مضر عامہ خلایق کا مرتکب ہو۔ یا (۴) ذخیرہ آب یا آب رسانی کو بذریعہ نہانے یا اپنا بدن یا کپڑا دھونے یا اس میں کوئی مضر مادہ کوڑا کرکٹ پھینکنے یا کسی اور طریق پر گندہ کرے یا کوئی ایسا عمل کرے کہ جس سے ذخیرہ آب کے گندہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا (۵) پانی کو ضائع کرے یا (۶) بلا مناسب منظوری کے کوئی مکان یا خیمہ یا جھونپڑی یا چھپر یا عمارت از قسم برآمدہ یا سائبان تعمیر کرے یا (۷) ان مقامات کے سوا جو اس مطلب کے لیئے مقرر ہیں کسی دیگر مقامات پر کوئی جانور ذبح کرے یا کسی لاش کو صاف کرے۔ یا (۸) کھلے طور پر گوشت لیجائے۔ یا (۹) کسی کھانے یا پینے کی شے کو جو انسانی استعمال کے قابل ہوں اس غرض کے لیئے فروخت کرے یا فروخت کے لیئے نمودار کرے یا (۱۰) انسانی استعمال کے لیئے کوئی شے ایسی جگہ تیار کرے کہ جس میں یہ عمل کرنے کی اجازت نہیں۔ یا (۱۱) کسی راہ نما کھنبہ یا لمپ یا ستون لمپ یا درخت یا جھاڑی یا کسی دیگر شے سرکاری کو ضرر پہونچائے یا توڑے یا گرائے یا کسی شارع عام میں کوئی روشنی بجھائے۔ یا (۱۲) بلا جایز اختیار کے کسی مکان یا نشان یا خیمہ و کھنبہ یا دیوار یا ٹٹی یا درخت یا کسی دیگر شے کو خراب کرے یا اسپر لکھے یا کسی اور طریق پر اسپر نشان کرے۔ یا (۱۳) بلا جایز اختیار کے کسی اشتہار یا دیگر کاغذ کو

جو مجاز حاکم نے چسپاں کیا ہو یا نمودار کیا ہوا اُتارے یا تلف کرے یا خراب کرے یا کسی اور سنیج پر مٹائے۔ یا (۱۴) بلا جائز اختیار کے کوئی اشتہار یا نوٹس یا دیگر کاغذ کو کسی مکان یا نشان یا خیمہ یا کھنبہ یا دیوار یا ٹٹی یا درخت یا کسی دیگر شے پر لگائے یا لگوائے۔ یا (۱۵) بدفعلی کے لیئے درخواست کرے یا کسبیوں کے لیئے اشتہارات یا نوٹس تقیم کرے۔ یا بجز اندرون حدود میونسپلٹی دہلی بدفعلی کے اغراض کے لیئے کوئی مکان رکھے یا قائم کرے یا کسی ایسے مکان میں رہایش رکھے جو اس غرض سے کہ کسبی کا پیشہ کرنے (۱۶) کسی چھوت والے متعدی مرض کے مریض کا تیماردار یا نگراں ہونے کی صورت میں ایک مناسب وقت کے اندر کسی نزدیک ترین پولیس اسٹیشن کے افسر مہتمم کو اس مرض کی اطلاع دینے سے قاصر رہے یا غلط اطلاع دے یا کسی شخص کے امراض مذکور سے فوت ہو جانے کی اطلاع چھ گھنٹہ کے اندر نہ دے۔ یا (۱۷) کسی پریڈ کی زمین یا کسی کمپٹو کی حدود کے اندر یا کسی دیگر محفوظ جگہ کے اندر مداخلت بیجا کرے۔ یا (۱۸) کسی جگہ ٹہل رہا ہو یا چھپا ہوا یا ایسے حالات میں پایا جاوے جن سے یہ شک ہو کہ کسی جرم کے ارتکاب کرنے والا تھا یا اسکے ارتکاب میں مدد کرنیوالا تھا یا کہ وہ کسی جرم کے ارتکاب کے لیئے موقع کا منتظر تھا۔ یا (۱۹) ڈھول یا نقارہ بجائے یا کسی قسم کی آتشبازی چلائے۔ یا (۲۰) کسی افسر پولیس کی اسکے فرایض کے انجام دینے میں دیدہ و دانستہ مزاحمت کرے۔

وہ سزائے قید کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد آٹھ یوم تک ہوسکتی ہے یا سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکی تعداد پچاس رُوپیہ تک ہوسکتی ہے ۔

بعض ایسے جرایم کی سزا جنکا کسی کوچہ یا عام جگہ میں اُس رقبہ کے اندر ارتکاب کیا جاوے جس سے ایکٹ ہذا متعلق ہے

دفعہ ۳ - جو شخص کسی کوچہ یا عام جگہ میں :-

(ا) ایسے وقت میں یا ایسے طریق پر جسکی بذریعہ اشتہار عام مجریہ محکمہ پولیس یا دیگر حکام مجاز ممانعت کی گئی ہے۔ کوئی گاڑی چلائے یا کسی جانور پر سواری کرے یا پیدل چلے۔ یا (ب) تیزی یا لاپروائی سے کسی جانور پر سواری کرے یا گاڑی چلائے۔ یا (ج) اُس صورت میں جب کہ کوئی ہاتھی اُسکے سپرد ہو ایسی تمام معقول تدابیر کرنے میں غفلت کرے جن سے گھوڑے نہ ڈریں۔ یا (د) بغیر مناسب روشنی کے رات پڑنے کے بعد اور صبح نکلنے سے پیشتر کسی گاڑی کو چلائے یا لیجائے یا کھڑا رکھے۔ یا (ہ) بلا حفاظت مناسب کسی گاڑی یا جانور کو چھوڑ دے۔ یا (و) کسی جانور یا گاڑی کو مقررہ اڈہ کے سوائے دیگر جگہ پر اُس عرصہ سے زیادہ کھڑا رکھے جو اسباب لادنے یا اُتارنے یا مسافروں کو چڑھانے یا بٹھانے کے لیئے مطلوب ہوتا ہے۔ یا (ز) کوئی عمارت تعمیر کرے جس سے سڑک پر رکاوٹ پیدا ہو۔ یا کوئی ایسی چیز فروخت کے لیئے جس سے سڑک رُک جائے۔ یا (ح) قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کے بموجب لائیسنس حاصل کرنے کے بغیر کوئی چیز بیچتا پھرے یا (ط) اُس صورت میں جبکہ نجاست اُٹھانے کے کام پر ہو بغیر مناسب برتن استعمال کرنے کے ایسا عمل کرے۔ یا ممنوع اوقات میں یہ کام کرے یا نجاست کے ایسے حصہ کو اُٹھائے۔ یا دیگر طرح پر بالکل دُور کرنے میں غفلت کرے جو کسی کوچہ یا عام جگہ پر بہہ جائے یا گر جائے۔ یا (ی) آوارہ پھرے یا خیرات مانگے یا خیرات لینے کی غرض سے کسی نقص بدنی یا بیماری یا کسی مکروہ ناسور یا زخم کو ننگا کرے۔ یا (ک) بے وجہ یا بے رحمی سے کسی جانور کو مارے یا اُس سے کام لے یا اُس کو تکلیف دے۔ یا (ل) شراب پیکر فساد کرے یا شراب پیکر بدمست ہو جائے کہ اپنے آپکو سنبھال نہ سکے یا (م) لڑے جھگڑے یا کوئی ہنگامہ برپا کرے یا کوئی خلاف ولانے والے یا زبون یا ہتک آمیز کلمات زبان سے نکالے یا دھمکی دینے والے یا ہتک آمیز طریق پر پیش آئے۔ اِس نیت سے کہ عامہ خلایق کے امن میں خلل اندازی کرے یا جس سے امن میں خلل اندازی ہونیکی اغلب اُمید ہو یا (ن) جوا کھیلنے کے لیئے لوگوں کی آمدرفت کی کوئی جگہ رکھے یا جُوا کھیلے یا کسی دیگر شخص یا اشخاص کو ایسے ایسے مقام پر جوا کھیلنے کی اجازت دے جو اُس کے اہتمام میں ہو۔ وہ ایسی قید کی سزا کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد آٹھ یوم تک ہوسکتی ہے یا ایسے جرمانہ کی سزا جسکی مقدار پچاس ۵۰ رُوپیہ تک ہوسکتی ہے

تشریح اول - اِس دفعہ میں لفظ "کوچہ" میں ہر آ

سڑک - گلی - چوک - راہ یا کھلی جگہ شامل ہے جو خواہ شارع عام ہو یا نہر اور جسپر عوام کو عموماً اسوقت گذرنیکا حق خود بخود دیا جاتا حاصل ہو - اور نیز ایسا شاہراہ اور پگڈنڈی بھی شامل ہیں جو کسی پل یا پُل کے سروں کی اونچی سڑک کے اوپر ہوں -

تشریح دوم - اس دفعہ کی اغراض کے لیئے لفظ "گاڑیوں" میں بائیسکل و ٹرائیسکل و موٹو کار بھی شامل ہیں -

بلا وارنٹ گرفتار کرنیکا اختیار

دفعہ ۴ - کوئی پولیس افسر یا دیگر شخص کہ جسکو لوکل گورنمنٹ اسبارہ میں اختیار عطا کرے اُس شخص کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کا مجاز ہے جو اُس کے سامنے کسی جرم کا ارتکاب کرے جو ایکٹ ہذا کی رُو سے قابل سزا ہے - مگر شرط یہ ہے کہ کسی شخص کو جو اسطرح پر گرفتار کیا جائے اُس کا نام اور پتہ دریافت کرنے کے بعد روک نہیں رکھا جائیگا - نیز یہ شرط ہے کہ کوئی شخص جو اسطرح پر گرفتار کیا جائے اس عرصہ سے زیادہ عرصہ کے لیئے نہیں روکا جائیگا جو اُس کو مجسٹریٹ کے روبرو لانے کے لیئے ضروری ہو - بجز اُس صورت کے جبکہ مجسٹریٹ نے ایسا حکم دیا ہو -

چوکی ہائے پولیس کی حدود

دفعہ ۵ - ایسی جدید چوکی ہائے پولیس کی حدود جو لوکل گورنمنٹ اُس رقبہ کے اندر قایم کرے جس سے یہ ایکٹ متعلق ہے وہ ہونگی جو صاحب انسپکٹر جنرل پولیس بذریعہ ایسے اشتہار کے مقرر کریں جو ہر چوکی پولیس اور نیز دیگر سہولیت بخش مقامات پر رقبہ مذکور کے اندر نمایاں طور سے چسپاں کیئے جاویں +

دیگر قوانین کے بموجب سزا دینا مستثنے کیا گیا -

دفعہ ۶ - ایکٹ ہذا میں کوئی امر مانع نہ ہوگا کہ کسی شخص کو کسی دیگر قانون کی رو سے ایسے جرم کے لیئے جو ایکٹ ہذا کے بموجب قابل سزا قرار دیا گیا ہے سزا دیجاوے یا کوئی دیگر سزا دیجائے - بجائے اُسکے جو جُرم مذکور کے لیئے ایکٹ ہذا میں تجویز کی گئی ہے - مگر شرط یہ ہے کہ کسی شخص کو ایک ہی جُرم کے لیئے دو بارہ سزا نہیں دیجاویگی +

قواعد مرتب کرنیکا اختیار

دفعہ ۷ (۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایسے جملہ اُمور میں جو ایکٹ ہذا کے نافذ کرنے اور اُسکو مطلب اور اغراض کے عام طور پر حاصل کرنے کے متعلق ہوں جملہ افسران کی ہدایت کے لیئے قواعد مرتب کرے (۲) ایسے تمام قواعد بذریعہ اشتہارات مشتہر کیئے جاویں گے جو نمایاں مقامات پر اِس رقبہ کے اندر چسپاں کیئے جائیں - جس سے ایکٹ ہذا متعلق ہے اور پھر یہ قواعد قانون کا اثر رکھینگے -

ایکٹ کے نفاذ کا بند ہونا

دفعہ ۸ - دربار کے خیمہ اُٹھنے کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو سکے ایسی تاریخ سے ایکٹ ہذا کا نفاذ بند ہو جائیگا جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار جو گورنمنٹ گزٹ میں شائع ہو - اسبارہ میں مقرر کرے +

دربار دہلی کا مندرجۂ ذیل پروگرام جو پیشگاہ حضور وائسرائے ہند سے ۱۲ دسمبر کو شائع ہوا

ہز اکسلنسی ویسرائے ساڑھے گیارہ بجے دن کو (بجاب بقت ریلوے) داخل ہونگے - کل اُن رؤسا اور گورنران مدراس و بمبئی اور تمام افسران لوکل انتظام اور ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف اور ممبران اگزیکٹیو کونسل اور چاروں کمانوں کے لفٹنٹ جنرل اور کمشنر دہلی اور اسٹاف افسران گورنران و لفٹنٹ گورنران و لفٹنٹ جنرلان کمانیر فوج بنگال استقبال کے لیئے موجود ہونگے -

غیر ملک کی سلطنتوں کے قایم مقام اور کانسل اور گورنمنٹ کے مہمانوں کے لئے بیٹھنے کی جگہ جامع مسجد یا اُسکے قریب ملیگی - پلیٹ فارم پر بینڈ باجا موجود ہوگا جس وقت وائسرائے ٹرین سے اُترینگے تو اُسپر قومی دعائیہ گیت بجائی جائے گی اور قلعہ سے تیس توپوں کی شلک سلامی سر ہوگی -

گیارہ بجے پینتالیس منٹ پر ہز رائل ہائنس ڈیوک و ڈچز آف کینانٹ بمبئی سے داخل ہونگے وائسرائے ہز رائل ہائنس کا استقبال کرینگے اور بینڈ باجہ میں شاہی دعائیہ گت بجائی جائے گی اور اکتیس ۳۱ توپوں کی شاہی سلامی سر ہوگی - ہز رائل ہائنس کے روبرو خاص خاص روساء اور افسر پیش کیئے جائینگے -

اِسکے بعد وہ حکمران روسا جو ہاتھیوں کے جلوس میں

شریک ہونگے اسٹیشن کے باہر اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہونگے برٹش پلٹن کا ایک گارڈ آف آنر بیرون اسٹیشن صف بستہ ہوگا اور جیسے ہی ہز اکسیلنسی بہمراہی دی رائل ہائینس اسٹیشن سے باہر آئینگے یہ گارڈ پریزنٹ آرم کی سلامی دیگا۔ جب ڈیوک وڈچز کنیاٹ اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہو چکینگے تو بارہ ہاتھیوں کا جلوس روانہ ہوگا۔ باقیماندہ وہ روسا جو شریک جلوس نہونگے وہ بیٹھنے کے لئے چاندنی چوک میں جائیں گے۔

جلوس مندرجہ ذیل راستوں سے گذریگا۔

کوئنز روڈ۔ لوتھن روڈ۔ خاص روڈ

مسجد جامع کے گرد ہوکر اسپتال روڈ کو۔

اسلپنیڈ روڈ۔ چاندنی چوک۔ بازار فتحپوری۔

احمدپائی روڈ ڈفرن برج۔ موری دروازہ

راجپور روڈ۔

شاخہائے پہاڑی کے نیچے سے اسکے اوپر جاکر نشان بردار برج سے کیمپ والیسرائے کو۔

مندرجہ ذیل طریقہ سے جلوس قایم ہوگا۔

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب

ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹرماسٹر جنرل گارڈ والیسرائے۔

چوتھی ڈریگون گارڈ کا ایک اسکوارڈن

اچ باٹری شاہی گھوڑ چڑھا توپخانہ

چوتھے ڈریگون گارڈ کے تین اسکوارڈن

اردلی افسر

ڈپٹی اسسٹنٹ ایجیٹن جنرل گارڈ ویسرائے۔

جنرل افسر کمانیر گارڈ والیسرائے

ہرلڈ (نقیب)

ٹرمپٹر

باڈیگارڈ والیسرائے

امپیریل کیڈٹ رسالہ

ہاتھیوں پر مندرجہ ذیل اشخاص ہونگے۔

اسٹاف والیسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ کے دو ایڈیکانگ

پرایوٹ سکریٹری والیسرائے

ایڈیکانگ ویسرائے

سکریٹری صیغہ فارن

فوجی سکریٹری ویسرائے

ہز اکسیلنسی ویسرائے وگورنر جنرل

دی رائل ہائینس ڈیوک وڈچز کنیاٹ

دو دو حکمران رئیس حسب مدارج ومراتب

گیکوار ونظام

مہاراجگان ٹراونکور ومیسور

مہاراجہ صاحب کشمیر

مہاراجہ صاحب گوالیار وجے پور

مہاراجگان اندور وبوندی

مہاراجگان ریواں وبیکانیر

مہاراجگان اورچھا وگونڈ

وسط ہند کے تیرہ اور راجپوتانہ کے دس اور بمبئی کے نو اور پنجاب کے آٹھ اور بنگال کے تین اور ممالک متحدہ کے تین اور آسام کا ایک اور برہما کے دو رئیس ہونگے۔

ان کے بعد گاڑیوں پر یہ اشخاص ہونگے۔

گرینڈ ڈیوک ہسی مع افسران اسٹاف وگارڈ

گورنران بمبئی ومدراس

لفٹنٹ گورنر پنجاب مع افسران اسٹاف اور گارڈ کے۔

کمانڈر انچیف گھوڑے پر مع گورہ کے رسالہ کے ایک گارڈ کے

لفٹنٹ گورنران برہما وممالک متحدہ وبنگال مع افسران اسٹاف وگارڈ کے۔

ممبران اگزیکٹیو کونسل

اسکے بعد گھوڑے پر یہ لوگ سوار ہونگے۔

خان قلات

ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان

بلوچی رئیس۔

چیف کمشنر شمالی ومغربی سرحدی صوبہ مع افغانی روسا کے

چیف کمشنر آسام

چیف کمشنر ملک متوسط

مذکورہ بالا حضرات مع اپنے اپنے افسران اسٹاف اور گارڈ کے ہونگے

جلوس کے آخر میں گیارہواں بنگال لانسر رسالہ ہوگا۔

جن راستوں سے جلوس گزریگا اُنپر دورویہ فوج صف بستہ ہوگی۔ جیسے ہی ہز اکسیلنسی لاہوری دروازہ سے نکلینگے فوراً قلعہ پر نشان اُڑایا جایگا اور توپخانہ سے اکتیس (۳۱) توپوں کی شلک سلامی سر ہوگی۔

رئیسوں کے ہمراہی مقام سیمپٹی مارس میں الجن روڈ کے مغربی جانب موجود ہونگے اور جب جلوس آگے بڑھیگا تو اُس کے عقب میں شریک ہونگے۔ راجپور کی سڑک کے گوشہ پر بیرون موری دروازہ پہونچکر ویسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ مکث فرماکر روسار کا سلام قبول کرینگے جو اُن کے عقب میں ہونگے اور اِس مقام پر سے روسار بلیورڈ روڈ ہوکر اپنے اپنے کمپوں میں تشریف لیجائینگے۔

ہز اکسیلنسی اور دیر رائل ہائینیز سب کا سلام لینے کے بعد اپنے اپنے ہاتھیوں سے اُترکر اپنی اپنی گاڑیوں پر سوار ہونگے اور شاخ پہاڑی کے نیچے ہوتے ہوئے نشان بردار برج پر نکلینگے۔ جب دیر اکسیلنسیز اور دیر رائل ہائینیز کی گاڑیاں راجپور روڈ پر سے گھومینگی تو باقیماندہ جلوس کی کیفیت دیکھنے کے لیے ٹھہر جائینگے۔ اور جب کیمپ میں دورہ کے مکان کے رُوبرو پہونچینگے تو اکتیس (۳۱) توپوں کی شاہی سلامی سر ہوگی اور ویسرائی نشان اُڑایا جایگا۔ یہاں گارڈ آف آنر موجود ہوگا۔

یکم جنوری کے دربار کی خدمت میں جو رانوے حکمران روسار اوسط درجہ کے رئیسوں اور شان کے سات رئیسوں کے نام ہیں

نشست دربار کے متعلق جو انتظام کیا گیا ہے اُسکی نسبت اطلاع دیگئی کہ بلاک اے اکیس اور غیر ملک کی سلطنتوں کے قائم مقاموں اور ممبران گورنمنٹ ہند اور کمانڈر انچیف و لفٹنٹ جنرل کمانیران و ممبران ملک غیرو کانسلوں اور سرکاری مہمان ویسرائے اور افسران صیغہ لوکل گورنمنٹوں اور منتظموں کے لیے محفوظ کیے گئے ہیں اور تماشائی ایچ سے ایس تک میں نشست کرینگے اور بلاک ا۔ سے ہ تک خاص قایم مقاما اخبار کیلئے محفوظ ہے

اشتہار میں بیان ہے کہ دہلی میں ہتیس ہزار فوج جمع ہوگی یہ ایک سیدان میں جو درباری گھیر میں آنے کے راستہ کے روبرو ہے اور کیمپ ویسرائے سے دربار تک کے راستہ پر صف آرا ہوگی یکجائی بینڈ باجے درباری گھیر میں شاہی نشان کے گرد ہونگے جو وسط میں ہوگا۔

حکمران روسار سے بھی چاہا جائیگا کہ وہ اپنی ہمراہی فوج یہاں بھیجیں۔ درباری ہاتھی اور رئیسوں کا جلوس دربار کے مغربی جانب کے سیدان میں ہوگا اور سوار پرنسیز روڈ اور ریلیو روڈ پر جس سے دربار کو راستہ ہے صف بستہ ہونگے یہ سب اپنے اپنے مقام پر دس بجے دن تک جائینگے۔ برٹش فوج کا ایک گارڈ آف آنر درباری گھیر میں سند کے روبرو صف بستہ ہوگا اور اُس مقام کے عقب میں حکمران روسار اور اعلیٰ افسروں کی نشست کے بلاکوں کے راستوں پر بھی گارد تعینات ہونگے برٹش پلٹن کی بٹالینیں اس کام اور اُس کے علاوہ اور کاموں کے لئے تعینات ہونگی۔

تماشائیوں کو نوبجے سے ساڑھے دس بجے تک اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جانا چاہیئے۔ یہ اپنے مقام پہ اُس زینہ پر سے پہونچینگے جو دربار کے عقب میں ہے اور جنسے بیٹھنے کے مقام پر اُس زینہ پر سے پہونچینگے جو دربار کے عقب میں ہے اور جن سے بیٹھنے کے مقاموں کے بلاکوں کو راستہ ہے اُن کی نشست اُن کے کارڈ کے حرف کے موافق ہوگی۔

حکمران رُوسا زیادہ سے زیادہ گیارہ بجے تک نشست کرلیں۔ افسران لوکل گورنمنٹ اور منتظمان و ممبران کونسل سوا گیارہ بجے تک بیٹھ جائیں۔

یہ سب اُن زینوں سے اپنے اپنے مقام پر پہونچینگے جو اُنکی نشستگاہ کے عقب میں ہیں۔

زمانہ غدر کے مُسن و مُعمر یورپین و ہندوستانی سپاہی سوا گیارہ بجے مارچ کرتے ہوئے دربار میں اُس مقام پر آئینگے جو اُن کے لیئے مقرر کیا گیا ہے اور بینڈ باجے مارچ کی گت بجائینگے ان ضعیف سپاہیوں اور ڈیوک وڈچز کیناٹ و ویسرائے کے علاوہ کوئی شخص دس بجے دن سے بارہ بجے

بارہ بجے دن تک اُس سڑک پر نہ آنے پائیگا جس سے مسند وائسرائے کا راستہ ہے - موجودہ لوگوں کی تفریح کے لئے یکجائی بینڈ باجے چیدہ گتیں بجائینگے -

ڈیوک ڈچیز کناٹ گیارہ بجے پندرہ منٹ پر مع ایک گارڈ اسکوارڈن برٹش اور ایک اسکوارڈن ہندوستانی رسالہ کے روانہ ہونگے - جب شاہی گاڑی اُس مقام پر پہونچیگی جہاں سے مقام دربار کو راستہ گھوما ہے اُسوقت تمام فوج جو باہر صف بستہ ہے ڈیر رائیل ہائینسز کی سلامی دیگی اور اکتیس (۳۱) ضرب توپ کی شلک سلامی ہوگی اور تمام موجودین سروقد استادہ ہوجائینگے اور تاوقتیکہ ڈیر رائیل ہائینسز اپنے مقام پر نشست نہ کرینگے اُسوقت تک سب کھڑے رہینگے اور قومی دعائیہ گت بجائی جائے گی -

وئسرائے کیمپ سے ساڑھے گیارہ بجے روانہ ہونگے پورا برٹش رسالہ اور امپیریل کیڈٹ رسالہ اور ہز اکسیلنسی کا باڈیگارڈ اور ہندوستانی سواروں کا ایک رسالہ ہمراہ ہوگا - جب وائسرائے کی گاڑی اُس مقام پر پہونچے گی جہاں سے مقام دربار کو راستہ پھرا ہے تو باہر کی تمام صف بستہ فوج سلامی دیگی مگر توپوں سے شلک سلامی سر نہ ہوگی - ہز اکسیلنسی کی گاڑی کیڈٹ رسالہ اور باڈیگارڈ کے ہمراہ دربار کے اندر جائیگی اور جب تک ہز اکسیلنسی اپنے مقام پر نشست نہ کرینگے تب تک موجودین کھڑے رہینگے - جب ہز اکسیلنسی مسند کے پاس آئینگے تو گارڈ آف آنر جو مسند کے روبرو صف بستہ ہے پریزنٹ آرمس کی سلامی دیگا اور کُل بینڈ باجے دعائیہ گت بجائینگے اور وائسرائے نشان کا پھریرا بلند کیا جائیگا اور اکتیس (۳۱) توپوں کی شاہی سلامی سر ہوگی ہز اکسیلنسی کے گاڑی سے اُترتے وقت آگے آگے افسران اسٹاف ہونگے ہز اکسیلنسی تخت پر متمکن ہونگے - شلک سلامی سر ہونیکے بعد فارن سکریٹری کارروائی دربار شروع کرنے کی ہز اکسیلنسی سے اجازت چاہینگے اُسوقت اُس رقبہ کے بینڈ باجے ہرلڈ (نقیب) کے طلب کرنے کے لئے بجینگے اور یہ مع ٹرمپٹروں کے آئیگا اور مع گارڈ باہر تعینات کیا جائیگا اور ٹرمپٹ بجاکر بینڈ باجوں کا جواب دینگے اور مکان دربار تک گھوڑوں پر آئینگے - دروازہ دربار پر رکینگے اور ٹرمپٹر بجائینگے - پھر گھوڑوں پر سوار مسند وئسرائے کے سامنے صف بستہ ہونگے اور پھر ٹرمپیٹ بجائینگے اسکے بعد بموجب حکم وئسرائے نقیب اشتہار پڑھیگا جسمیں تاجپوشی شاہ و شہنشاہ ہند کی اطلاع دیجائیگی - اشتہار پڑھتے وقت نقیب اپنا مُنہ دروازہ آمد دربار کی طرف کریگا - جب اشتہار کے پڑھنے سے فراغت ہوگی تو پھر ٹرمپیٹ بجینگے - جب یہ بج چکینگے تو فوراً ہی شہنشاہی نشان کا پھریرا بلند کیا جائیگا اور موجودہ کُل بینڈ باجے قومی دعائیہ گت بجائینگے اور گارڈ آف آنر پریزنٹ آرم کی سلامی دیگا جبتک بینڈ باجہ بجا کریگا اُسوقت تک تمام درباری سروقد استادہ رہینگے - اسکے بعد ایک سو ایک (۱۰۱) توپوں کی شلک سلامی اُسی طرح سر ہوگی جسطرح یکم جنوری اور شاہی سالگرہ کے روز تمام فوجی مقامات سے سر ہوا کرتی ہے اور فوج خوشی کی بندوقوں کی باڑھیں چلائیگی اور سلامی سر ہونے کے اثنا میں بینڈ باجے بجا کرینگے جب شاہی سلامی سر ہوگی اور قومی دعائیہ گت ختم ہوجائیگی تو ہرلڈ اور ٹرمپٹر دروازہ دربار پر جاکر دیر تک ٹرمپیٹ بجائینگے -

اس کے بعد وئسرائے اُٹھکر دربار کو اڈریس کرینگے -

اسکے بعد ہرلڈ اور ٹرمپٹر پھر مسند کے روبرو آکر ٹرمپیٹ بجائینگے اور ہرلڈ اپنی ٹوپی اُتار کر کہے گا کہ شاہ و شہنشاہ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائیں -

ان نعروں کے بعد ہرلڈ فوج سے چاہیگا کہ شاہ و شہنشاہ کے لئے اُسی طرح وہ بھی خوشی کے تین نعرے بلند کرے - یہ نعرے بھی بلند ہونگے - ان نعروں میں حلقۂ دربار کے اندر کا کوئی شخص ہم آہنگ نہ ہوگا -

اسکے بعد بینڈ باجے پھر دعائیہ گت بجائینگے -

اسکے بعد ہرلڈ و ٹرمپٹر یہاں سے رخصت ہونگے -

اسکے بعد فارن سکریٹری موجودہ حکمران رؤسا کو پیش کرنے کی اجازت طلب کرینگے - اور بموجب انتظام سابقہ رؤسا حسب مراتب و مدارج مسند کے روبرو آگے بڑھکر ہز اکسیلنسی وائسرائے کے ذریعہ سے ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کو مبارکباد دینگے - اور وئسرائے اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ

اُن کی مبارکبادی کو کھڑے ہو کر قبول کرینگے ۔

اِس کارروائی کے ختم ہونے کے بعد حارن سکرٹری دربار برخاست ہونے کی اجازت چاہینگے ۔

ہز اکسیلنسی جس شان و شوکت و رسوم کے ساتھ دربار میں تشریف لائے تھے اُسی طرح روانہ ہونگے اور جوہیں گاڑی میں قدم رکھینگے معاً شلک سلامی سر ہوگی ۔

ہز اکسیلنسی کی روانگی کے بعد ہز رائل ہائینسز اپنی سابقہ عظمت و شان کے ساتھ رخصت ہونگے ۔

شہزادہ کی روانگی کے بعد ملک غیر کے قایم مقام اور لوکل گورنمنٹوں اور نتظموں کے افسر اور رؤسا حکمران اور کمانڈر انچیف اور ممبر کونسل اور مختلف کمانوں کے لفٹنٹ گورنر جنرل دربار سے باہر آئینگے ان کے علاوہ اور کسی کی گاڑی دربار میں نہ آنے پائے گی اور تماشائی جس زینہ سے دربار میں آئے تھے پھر اسی راستہ سے روانہ ہونگے ۔ مگر تاوقتیکہ حکمران رؤسا اور قایم مقام افسران اعلیٰ نہ روانہ ہو جائینگے اُسوقت تک تماشائی نہ جاسکینگے ۔

ویسرائے اور ڈیوک و ڈچیز بیباب کی دہلی سے ۱۰ ماہ جنوری ۱۹۰۳ء کو روانگی یہ پروگرام ہے ۔

ہز اکسیلنسی اور وہ رائل ہائینسز ساڑھے دس بجے دن کو کیمپ سے روانہ ہونگے اور امپیریل کیڈٹ رسالہ اور ویسرائے کا باڈی گارڈ اسٹیشن تک ہمراہ ہوگا اور پیادہ گارڈ کا ایک حصہ اور اور فوج راستہ پر صف بستہ ہوگی ۔ ہز اکسیلنسی و ہز رائل ہائینسز لینسڈون روڈ ۔ اور علیپور روڈ ۔ اور قدسیہ روڈ اور موری گیٹ ۔ اور ڈفرن برج اور کوئنز روڈ سے مرور کرینگے پلیٹ فارم پر وہ حکمران رئیس اور افسران اعلیٰ استقبال کرینگے جو داخلہ کے وقت مستقبل تھے ۔ ڈیوک و ڈچیز کناٹ کی اسپشل ٹرین پلیٹ فارم کے برابر موجود ہوگی اور گیارہ بجے دن کو روانہ ہو جائینگے ۔

اسکے بعد ویسرائے کی اسپشل ٹرین پلیٹ فارم پر لگائی جائے گی اور ویسرائے گیارہ بجے پندرہ منٹ دن کو گارڈ آف آنر مع بینڈ باجہ کے موجود ہونگے ۔ معمولی شلک سلامیاں سر ہونگی ۔

حکم ہے کہ مذکورہ بالا ہر موقع پر جو لوگ وردی پہننے کے مستحق ہیں وہ پوری وردی اور جو لوگ وردی پہننے کے مجاز نہیں ہیں مارننگ ڈریس پہنیں ۔

کیفیت جلوس سواری حضور لارڈ کرزن

وائسرائے ہند بمقام دہلی بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۲ء

ریلوے پلیٹ فارم دہلی پر اس تاریخ نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی آراستگی کی گئی تھی ۔ یعنی ایک ایک ستون و ہر ایک محراب بگا رنگ پھولوں سے آراستہ و پیراستہ تھے اور ساتھ ہی اُسکے گوٹہ کناری و بادلہ وغیرہ بھی لگا ہوا تھا جس سے انکی خوبصورتی دوبالا ہوگئی تھی ۔ ہر چہار طرف دیواروں پر شاہی جھنڈے کھڑے کئے گئے تھے جو اپنی نرالی وضع رکھتے تھے ۔ پلیٹ فارم کے دونو رخوں پر نہایت خوشنما پھولوں کے درخت گملوں میں سڑک شارع عام تک رکھے ہوئے تھے اور اس سڑک پختہ پر جو پٹڑی ریلوے سے سڑک شارع عام تک تھی اُسپر تمام جگہ مخمل ہی مخمل کا فرش ہو رہا تھا ۔ غرضکہ اُس روز یہ پلیٹ فارم ایسا غنچہ بنا ہوا تھا کہ جسکا کچھ حد و حساب نہیں ۔

پلیٹ فارم ریلوے پر تمام والیان ریاستہائے واسطے استقبال حضور لارڈ کرزن و رائل ہائینسز ڈیوک بنڈ ڈچیز آف کیناٹ موجود تھے اور ہر دو ٹرینوں کی اشد انتظار تھی ۔ باہر داہنی طرف باجے والے کھڑے تھے اور بائیں جانب تھی زرق برق جھولوں و ہودجوں سے آراستہ کھڑے ہوئے تھے ۔ مفصلۂ ذیل والیان ریاست ہز اکسیلنسی کے استقبال کیلئے اسٹیشن پر موجود تھے ۔

دروازہ پر مسٹر الیف برنیز سی ۔ ایس ۔ آئی مع مسٹر ڈبن فورڈ سکرٹری اسٹیشن کے اندر ۔ شان چیفس مع اپنی مستورات کے ۔

(۱) راجہ بیگم (۲) مہاراجہ ٹراونکور (۳) مہاراجہ ہلکر (۴) مہاراجہ ریوا اسٹیٹ (۵) مہاراجہ گوالیار (۶) مہاراجہ صاحب جیپور (۷) مہاراجہ ناہن مع میجر بکرم سنگھ (۸) بیگم صاحبہ والی بھوپال (۹) مہاراجہ صاحب میسور مع برادر (۱۰) ٹھاکر صاحب ٹپنہ (۱۱) ٹھاکر صاحب بھاؤنگر و دیگر برادران کا ٹھیاواڑ (۱۲) حضور نظام

لارڈ اینڈ لیڈی نورتھ کوٹ اینڈ لورڈ اینڈ لیڈی امپتھل اینڈ سر چارلس ریوازنے ایک دوسرے کے ساتھ نہایت خوشی کے ساتھ ملاقات کی۔ وایسرائے اور لیڈی کرزن سے چند منٹ پیشتر لارڈ کچنر معہ اپنے اسٹاف کے وارد ہوئے ۱۱ بجے دوپہر کو پلیٹ فارم پر ریل کے پہنچتے ہی لارڈ کرزن معہ اپنی لیڈی کے تشریف فرما ہوئے اور نہایت تپاک کیساتھ ہر ایک رؤسا و افسران سے ہاتھ ملاتے رہے۔ اسی اثنار میں کامل ایک گھنٹہ گزر گیا اور دی رو ائل ہائنس معہ ڈچز آف کیناٹ اسپیشل ٹرین سے تشریف لائے۔ ٹرین سے اُترتے ہی لارڈ کرزن و لیڈی کرزن لارڈ کچنر و دیگر افسران فوجی و تمام رؤسا و الاشان و راجگان نے انکا استقبال کیا اور انگریزی قاعدہ کے بموجب باجا بجنے لگا اور تمام حاضرین نے ملکر مبارکباد دی حضور ڈیوک آف کیناٹ اسوقت اپنی پوشاک میں جو مانند فیلڈ مارشل کے تھی درخشاں تھے اور حضور ڈچیز آف کیناٹ نیلی اور زرد مغرق پوشاک میں آنحضور کے ہم پلہ تھیں۔

ان تمام کارروائیوں کے بعد آخرکار لارڈ کرزن معہ اپنی لیڈی صاحبہ اور ہز رائل ہائینسز ڈیوک اینڈ ڈچیز آف کیناٹ اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہو کر ٹھیک ۱۲ بجے دوپہر کے ریلوے سٹیشن سے سوار ہو کر معہ اپنے تمام عملہ و خلہ کے روانہ ہوئے ممالک غیر کے مہمان اور دیگر مہمانان و گورنمنٹ افسران جو ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے وہ جامع مسجد کے نزدیک ایک مقررہ جگہ پر بٹھلائے گئے۔

مفصلہ ذیل طریق پر تمام جلوس آراستہ و پیراستہ ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہوا۔

اوّل۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب (۲) ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل وایسرائے اسکورٹ (۳) ایک دستہ ڈریگون گارڈ نمبر ۲ (۴) شاہی گھوڑوں کا توپخانہ (۵) ۳ دستہ نمبر ۲ ڈریگون گارڈ (۶) وایسرائے کے افسران محافظ کا دستہ (۷) ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل وایسرائے اسکورٹ (۸) جنرل افسر کمانڈنگ وایسرائے اسکورٹ (۹) ہیرلڈ اینڈ ٹرمپٹرز (۱۰) بوڈی گارڈ وایسرائے (۱۱) امپیریل کیڈٹ کورپ۔

مفصلۂ ذیل رؤسا جو ہاتھیوں پر سوار تھے

اوّل۔ فورڈس ڈی۔ ڈیپ وایسرائے۔ (۲) ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کیناٹ (۳) پرائیویٹ سکریٹری وایسرائے (۴) ایڈیکونگ وایسرائے (۵) ٹو ایڈیکونگ وایسرائے (۶) دی سٹاف ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ (۷) سکریٹریز آف گورنمنٹ آف انڈیا ممالک غیر۔ اور ملٹری سکریٹری آف ہز ایکسیلنسی وایسرائے (۸) ہز ایکسیلنسی دی وایسرائے معہ لیڈی صاحبہ (۹) رائل ہائینسز ڈیوک اینڈ ڈچیز آف کیناٹ (۱۰) ہز ہائینس دی نظام حیدرآباد (۱۱) ہز ہائینس دی مہاراجہ صاحب میسور (۱۲) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ صاحب ٹراونکور (۱۳) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ صاحب کشمیر (۱۴) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ صاحب گوالیار (۱۵) ایچ۔ ایچ دی مہاراجہ صاحب اندور (۱۶) ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب ریاست ریواں (۱۷) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ صاحب اورچھہ (۱۸) ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب دتیا (۱۹) ایچ ایچ دی راجہ صاحب دھار اسٹیٹ (۲۰) ایچ ایچ۔ دی راجہ صاحب دیواس جونیئر (۲۱) ایچ ایچ دی راجہ صاحب دھار اسٹیٹ جونیئر (۲۲) ایچ ایچ دی راجہ صاحب ستھر (۲۳) ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب ریاست چرکھاری (۲۴) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ صاحب ریاست چھتر پور (۲۵) ایچ ایچ دی راجہ صاحب اجگڑھ (۲۶) ایچ ایچ دی راجہ صاحب نرسنگھ گڑھ (۲۷) ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب پٹیالہ (۲۸) ایچ ایچ دی نواب صاحب بھاولپور (۲۹) ایچ ایچ دی راجہ صاحب نابھہ (۳۰) ایچ ایچ دی راجہ صاحب ریاست جیند (۳۱) ایچ ایچ دی راجہ صاحب کپورتھلہ (۳۲) ایچ ایچ دی راجہ صاحب ریاست سرمور (۳۳) ایچ ایچ دی نواب صاحب مالیر کوٹلہ (۳۴) ایچ ایچ دی راجہ صاحب فرید کوٹ (۳۵) ایچ ایچ۔ دی راجہ صاحب منی پور (۳۶) ٹھاکر صاحب ریاست نیمڑی (۳۷) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ صاحب جیپور (۳۸) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ صاحب ریاست بوندی (۳۹) ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب بیکانیر (۴۰) ایچ ایچ دی مہاراو ریاست کوٹہ (۴۱) ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب قرولی (۴۲) ایچ ایچ دی

مہاراجہ صاحب جیسلمیر (۴۳) ایچ۔ ایچ دی مہاراجہ صاحب ریاست الور (۴۴) ایچ۔ ایچ۔ دی نواب صاحب ٹونک (۴۵) ایچ۔ ایچ۔ دی مہاراؤ ریاست سروہی (۴۶) ایچ ایچ دی راج رانا ریاست جھالاواڑ (۴۷) ایچ۔ ایچ دی مہاراجہ کولھاپور (۴۸) ایچ۔ ایچ دی راؤ صاحب ریاست کچھ (۴۹) ایچ۔ ایچ۔ دی میر صاحب ریاست خیرپور سندھ (۵۰) ایچ ایچ۔ دی سلطان آف شیر اند مکالیہ (۵۱) ایچ ایچ دی مہاراجہ آف سیکم (۵۲) ایچ ایچ۔ دی مہاراجہ کوچ بہار (۵۳) ایچ ایچ۔ دی راجہ صاحب آف ہل چھپرہ (۵۴) ایچ۔ ایچ دی نواب صاحب رامپور (۵۵) ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب بنارس (۵۶) ایچ ایچ دی راجہ صاحب بیٹری (۵۷) ایچ ایچ دی ٹھاکر صاحب موروی (۵۸) راجہ صاحب بانسدہ (۵۹) راجہ صاحب بیرپا (۶۰) نواب صاحب آف جنجیرہ (۶۱) سوابور آف مونگ (۶۲) سوابور آف کینگ ٹنگ۔

مفصلۂ ذیل افسران شاہی جو گاڑیوں میں سوار تھے

(۱) ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہستی معہ سٹاف و دستہ فوج۔
(۲) ہز ایکسیلنسی دی گورنر آف بمبئی معہ سٹاف و بوڈی گارڈ۔
(۳) ہز ایکسیلنسی دی گورنر آف مدراس معہ سٹاف و بوڈی گارڈ
(۴) ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر پنجاب اینڈ اسٹاف معہ دستہ فوج۔

افسران جو گھوڑوں پر سوار تھے

ہز ایکسیلنسی دی کمانڈر انچیف اینڈ اسٹاف مع دستہ رسالہ فوج انگریزی کے گھوڑوں پر سوار تھے۔

افسران مفصلۂ ذیل جو بعد انکے گاڑیوں میں تھے

(۱) ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر برہما اینڈ اسٹاف مع دستہ فوج۔
(۲) ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر آف بنگال اینڈ اسٹاف مع دستہ فوج
(۳) ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ اینڈ اودھ مع اسٹاف و دستہ فوج۔
(۴) تین گاڑیوں میں معمولی اورڈینری ممبرز گورنر جنرل کی کونسل کے اور بعض دیگر اعلےٰ حکام میں گاڑیوں میں سوار تھے۔ مثلاً

(۱) لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال معہ اسٹاف (۲) ہز ہائینس دی خان قلات (۳) اورڈینری ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان معہ سرداران بلوچ (۴) اورڈینری چیف کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل ممالک سرحدی مغربی و شمالی (۵) بعد ازاں پٹھان سردار تھے۔

مفصلہ افسران بھی گھوڑوں پر سوار تھے

(۱) اورڈینری چیف کمشنر آسام معہ اسٹاف ہمراہی دستہ فوج
(۲) اورڈینری چیف کمشنر ممالک وسط ہند معہ اسٹاف و دستہ فوج

جلوس کے اندر کل رؤسا کے ہاتھی۔ ریلوے سٹیشن سے لیکر سڑک باغ ملکہ تک کھڑے ہوئے تھے۔ سڑک کے مقابل میں دستہ فوج ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ کا کھڑا ہوا تھا ہز ایکسیلنسی دی وائسرائے اور اُن کے ہمراہ دی رائل ہائینس ڈیوک اینڈ ڈچیز آف کیناٹ سٹیشن پر سے اپنے اپنے ہاتھیوں پر سوار ہوکر معہ اپنے فوج کے سرداران کے ہاتھیوں کے سلسلے میں باقاعدہ جیسا کہ مندرجہ بالا بیان کیا گیا ہے روانہ ہوئے اور جبکہ ہز ایکسیلنسی دی وائسرائے اور ہز رائل ہائینس دی ڈیوک اینڈ ڈچیز آف کیناٹ ہاتھیوں کی قطار کے آخیر میں پہنچے تو ایک سنگل دستہ فوجکو روانہ ہونیکے واسطے حکم دیا گیا اور اسوقت والیان ریاست دو دو کرکے اپنے رائل ہائینس دی ڈیوک اینڈ ڈچیز آف کیناٹ کے پیچھے جیسا کہ اُن کو سڑک پر چلنے کے واسطے ہدایت کی گئی تھی روانہ ہوئے۔

ہز رائل ہائینس دی گرینڈ ڈیوک ہستی و ہیڈز آف لوکل گورنمنٹ اینڈ۔ ایڈمنسٹریشن و کونسل ممبرز کی گاڑیاں معہ اپنے اپنے دستہ فوج کے و ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف خان آف قلات۔ اور ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان ممالک مغربی سرحد فرانٹیر کے گھوڑے معہ اپنے اپنے ہمراہیان جو کہ سڑک باغ ملکہ پر بترتیب کھڑے کیئے گئے تھے۔ جونہی کہ ہز ایکسیلنسی دی وائسرائے اپنے ہاتھی پر سوار ہوکر سٹیشن سے روانہ ہوئے اسی وقت یہ سب بھی اسی ترتیب کے اندر یکے بعد دیگرے روانہ ہوئے۔ مختلف افسران بھی اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوکر والیان ریاست کے پیچھے اسی طریقہ میں

جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے روانہ ہو گئے۔

سوا بارہ بجے قلعہ کے برابر ایلجن روڈ پر جلوس کا آگے کا سرا نظر آیا اور اُس کے چند منٹ بعد ایک نمودی شخص جامع مسجد کے نیچے سے گزرا یہ مسٹر چارلس براؤن انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب تھے۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ سول افسر ہمیشہ ہندوستان کے تمام اُمور میں سر قنائی کیا کرتے ہیں۔ اسکے بعد کپتان رائیس ڈپٹی ایجیٹن کوارٹر ماسٹر جنرل گارڈ وائسرائے اُدھر سے گزرے اُنکے بعد جو تھے ڈریگون گارڈ کا ایک اسکوارڈن گزرا صف اول نیزوں سے مُسلح تھی جنکی بیرقیں سُرخ و سفید رنگ کی تھیں۔ اور دوسری صف کے لوگ صرف کرچیں لگائے تھے یہ جرلکی جوتھی باٹری کی کمان کرتے تھے۔ یہ باٹری ویسی ہی خوبی کے ساتھ گزری جیسی ہمارے گھر چڑھے توپخانہ اور گولہ انداز خوبی کیساتھ کارروائی کرتے ہیں اسکے بعد جو تھے ڈریگون کے گارڈ کے تین اسکوارڈن آئے جب قریب آگئے تو بینڈ بجنے لگا۔ پھر دو اسٹاف افسر معہ بریگیڈیئر جنرل کالنز کے گزرے جو تمام گارڈ کی کمان کرتے تھے اور اُس کے عقب میں کپتان میکسول ہر لڈ تھے۔ یہ مُشکی گھوڑے پر سوار تھے اور ترمچی ان کے ساتھ تھے۔ کپتان میکسول نہایت ہی نمودار شخص ہیں جو وردی یہ پہنے ہوئے تھے اسکی صحیح طور سے تشریح نہایت دشوار ہے سُنہری لیس اور سنہری کام سے بالکل لپواں تھی۔ اسپر شیر اور تاج شاہی بار کہ کے کڑھے ہوئے تھے جس سے اُن کا عہدہ اور درجہ ظاہر ہوتا تھا۔ اُن کے ترمچی بھی ایسے ہی زرق برق وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ کچھ دیر تک اس چھوٹے سے گروہ پر لوگوں کی نگاہ جمی رہی وائسرائے باڈی گارڈ جو عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سوار تھے آگے سے گزرے اور جب امپیریل کیڈٹ کور پ آگے سے گزرا تو ہر شخص کی زبان سے نعرہ تحسین و آفرین نکلا۔ اسکے آگے مہاراجہ صاحب ایدر تھے جو عوام الناس میں سر پرتاپ سنگھ کے نام سے مشہور ہیں۔ اُن کی وردی ہلکی نیلی و سفید رنگ کی تھی۔ یہی رنگ تمغہ اسٹار آف انڈیا کے ہیں۔ اس فوجکے مُشکی گھوڑے اور اُنپر برفانی چیتے کی کھال کے زین نہایت ہی عمدہ معلوم ہوتے تھے سب لوگ اُنکے معترف و مداح تھے

یہاں تک تو صرف جلوس ہی نظر آیا اور ہماری نظر اُس شاندار ہاتھی کے دیکھنے کی منتظر تھی جسپر وائسرائے سوار تھے کیونکہ ہر کس ناکس کا خیال تھا کہ عمدہ ترین کیفیت یہی ہے اسمیں نا اُمیدی نہیں ہوئی واقعی یہ کیفیت نہایت ہی عالیشان تھی گو کیسا ہی بیان کیا جائے مگر ممکن نہیں کہ اُس کی عمدگی اور تابانی اور رنگا رنگی بیان ہو سکے۔ کیسے کیسے طرح طرح کے چمکدار ہو دے تھے کیسا زرق برق سامان تھا اور وائسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کے عقب میں جو رُوسا ہاتھیوں پر سوار تھے کیسی کیسی عمدہ و نفیس پوشاکیں زیب تن کئے تھے۔ جن سے سرتا پا امارت برستی تھی۔ پہلے جو ہاتھی گزرے اُنپر ہز ایکسیلنسیز اور ہز رائل ہائنیس کے افسران اسٹاف سوار تھے اُن کے بعد لارڈ و لیڈی کرزن کا ہاتھی جو نہایت آراستہ و پیراستہ تھا اور اُسپر نقرئی ہودہ ایسا چمک رہا تھا کہ دھوپ میں اُسپر نگاہ نہ ٹھیرتی تھی۔ اُسوقت سب طرف سے نعرہ تعریف بلند ہوا اور عوام کی طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوئے۔ ہز ایکسیلنسی نے ہاتھ کے اشارہ سے اور لیڈی صاحبہ نے تبسم کے ساتھ سب کا سلام قبول کیا۔ اسکے بعد ڈیوک و ڈچیز آف کناٹ کے ہاتھی کے سامنے آنے پر اور بھی خوشی کے نعرے بلند کیے گئے مگر اس موقع پر بھی مشرقی لوگوں کی خاموشی اُسی طرح عیاں تھی جیسی اور مواقع پر دیکھنے میں آئی تھی وہ مُنہ بند کئے فقط نگاہ سے ہی کیفیت دیکھا کرتے ہیں وہ اپنی بہجت و مسرت و تعریف اور توصیف آہستہ سے کرتے ہیں اور مغربی قوم کے لوگوں کی طرح خوشی کے نعرے زور سے نہیں بلند کرتے۔

وائسرائے کا ہاتھی گزرنے کے بعد اعلیٰ ترین رُوسا ہند کے ہاتھی ترتیب وار نہایت عظم و شان سے گزرنے شروع ہوئے اول ہز ہائنس نظام دکن اور مہاراجہ صاحب ٹراونکور۔ اُن کے بعد مہاراجہ صاحب میسور اور مہاراجہ صاحب کشمیر۔ اور کے بعد دیگرے جیسا کہ پروگرام جلوس میں مندرج تھا گزرتے رہے۔ ان ہاتھیوں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُن کی عمدہ اور شاہانہ پوشاکیں اور زیور و جواہر کی تابانی تماشائیوں کی نگاہ

میں حیرت و تعجب کا نظارہ پیدا کرتی تھی اور مختلف رُوسا کی مختلف وضع سے ہر لحظہ سیر بین کی طرح ایک نئی کیفیت معلوم ہوتی تھی۔ اِس لئے ہم بہ تجربہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سماں ہماری نگاہ میں ایسا کھُب گیا ہے کہ جب ہم اُس جلوس کے نظارہ کو قلم بند کرنا چاہتے ہیں تو اُس دلچسپ سین سے محو ہو کر بہت کچھ مضمون سہو کر جاتے ہیں اور غالباً ایک عرصۂ دراز تک ہمارے اور بلکہ کل عالم کے جنہنے اس عظیم الشان نظارہ کو آنکھ بھر دیکھا ہے آنکھ سے اوجھل نہیں ہو سکتا۔

یہ جلوس جامع مسجد کی طرف سے گزرا۔ جب قلعہ معلے پر نشان اُتارا گیا تو اکتیس شلک سلامی کی توپیں سر ہوئیں مگر کسی نے اِس آواز کو کانوں نہیں سُنا۔ کیونکہ آنکھوں کے سامنے سے گزرنے والے اور دلکش اور غیر معمولی نظارہ پر ٹکٹکی بندھنے سے کانوں پر پردہ پڑا ہوا تھا حتیٰ کہ لوگوں کو آپس کی بول چال بھی اُس وقت ناگوار معلوم ہوتی تھی۔

ہاتھیوں کے مستک اور سونڈیں بلکہ جسم کا اگلا حصّہ کثرت رنگ آمیزی سے نخل پُر شگوفہ یا گلزار رخانہ چلتی نظر آتے تھے۔ ان سیاہ رنگ بلند قامت حیوانوں پر سُنہری چمکدار جھولیں کوہ ہمالیہ کی اُس برفانی سطح کو نیچا دکھا رہی تھیں جو وقت طلوع آفتاب سُنہری کرنوں میں ملکر ایک ہو جاتی ہے اُنکی خراماں مگر مدبرانہ رفتار بھاری بھرکم لوگوں کے دلوں کو پامال کرتی تھی اور اُن کی جھومتی ہوئی گردنوں سے صاف عیاں تھا کہ وہ مئے نخوت و خود پرستی کے نشہ میں چور ہو رہے ہیں اور عقل حیوانی نے اُن کو بخوبی سمجھا دیا ہے کہ وہ آج کسی یگانۂ عالم شہنشاہ کے زیر قدم ہونے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔ اسی سرور میں کوئی مروحہ جنبانی کرتا اور کوئی چنور ہلاتا اور کوئی مبارکبادی کی سلامیں پیش کرنے سے اپنے آقا اور اہل عالم کا دل لبھاتا تھا۔ عین نصف النہار کے وقت تہذیب و شائستگی کے خطِ مستقیم پر چلے جاتے تھے کیا مجال جو اعتدال میں سرِ مو فرق آجاوے۔ غرضکہ اپنے مناسب حال زیور و لباس سے لدے پھندے دیو ہیبت کوہ پیکر مخلوق ہر طرح موزوں نظر آتے تھے۔ ہاتھیوں کے گرد عصا بردار اور اپنے اپنے رئیسوں پہ خواص چھاتے لگائے ہوئے حرارت آفتاب سے حفاظت کر رہے تھے۔ یہ سب ہاتھی تعداد میں چونسٹھ ۶۴ تھے۔

رُوسا شرکار جلوس بعض بعض تو ایسے تھے جنسے لوگ واقف ہیں۔ اور بعض رؤسا کے سفید ڈاڑھیاں تھیں اور بعض نوعمر اور اکثر نوجوان تھے۔ جو اپنے اپنے ملک و رواج کے لحاظ سے غیر موزوں تو نہ تھیں۔ لیکن انگریزی لائیٹ میں چلنے والے رُوسا بلحاظ تراش خراش نگینہ کی طرح چمک رہے تھے۔

ایک صاحب رئیس راجپوتانہ جو کڑیوں کا زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے وہ سام و نریمان کے زمانہ کو دہرا رہے تھے۔ اور ملک شان کے رئیسوں کے ساتھی عجیب و غریب تھے۔ اِس بیان کو بخیال طوالت ہم اسلئے نظر انداز کرتے ہیں کہ باوجود قلم فرسائی کے بھی اُنکا فوٹو نہیں اُتار سکتے۔ مگر جو شخص رُوسا ہند و دیگر اقالیم کے مناظر کے طلبگار و مشتاق ہیں وہ تصاویر عکسی طلب فرما کر آنکھوں کو نور العین اور دل کو تسکین فرما سکتے ہیں جو محض اسی غرض سے تیار کرائی گئی ہے۔

جب ہاتھیوں کا جلوس گزر چکا تو گاڑیوں کی قطار نظر آئی۔ سب سے آگے ہز رائل ہائینس گرینڈ ڈیوک آف ہسی کی گاڑی مع پندرھویں ہوزار رسالہ کے تھی۔ اِسکے بعد گورنر بمبئی کی گاڑی تھی اُنکی گاڑی اور گھوڑوں کی عمدگی میں فوراً ہی لوگوں کا خیال منتقل ہوا۔ اسکے بعد گورنر مدراس اور لفٹنٹ گورنر پنجاب تھے۔ ان سب کے ساتھ اُن کے افسرانِ اسٹاف اور گارد تھے اور پنجاب والنٹیر رسالہ کا ایک گارڈ سر چارلس ریواز کے ہمراہ تھا۔

گاڑیوں کے عقب میں لوگ گھوڑوں پر سوار آئے یہ کمانڈر انچیف اور افسرانِ اسٹاف تھے۔ یہ ایک لمحہ بھی اپنے گھوڑے پر قرار سے نہیں بیٹھے اِن کو لوگوں نے فوراً ہی پہچان لیا اور یوروپین تماشائیوں نے خوشی کا نعرہ مارا۔ لارڈ کچنر ڈیئو گراٹ نامی گھوڑے پر سوار تھے۔ جو انگلش گھوڑ دوڑ میں نہایت مشہور رہے۔ والنٹیر سوار بطور گارڈ ہز اکسیلنسی کے ہمراہ تھے۔

اِسکے بعد لفٹنٹ گورنر برما اور لفٹنٹ گورنر بنگال اور لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ گاڑیوں پر سوار تھے۔ ہر گاڑی

لہ نواب صاحب کرناٹک۔

کے ساتھ اپنا اپنا گارڈ تھا - مسٹر لوبرڈلن کے ہمراہ والنٹیروں کا گارڈ تھا -

اسکے بعد کونسل کے اکزیکٹو ممبر آئے اس کے بعد میجر جنرل مکلوڈ کمانیر فوج بنگال مع اپنے افسران اسٹاف گھوڑوں پر تھے - یہاں کچھ افسروں کی صورت میں تبدیلی ہوئی - جس سے معلوم ہوا کہ شمالی مغربی سرحد پر ہماری کیسی حکومت ہے - کیونکہ خان قلات اور ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اور پھر بلوچی رؤسا آئے - آخرالذکر نہایت وحشی صورت تھے - اُنکے لمبے لمبے بال اُن کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے - اور مضبوط مضبوط ٹٹوؤں پر سوار تھے اور اس طرح زینوں پر بیٹھے ہوئے تھے گویا وہ جانتے ہیں کہ زین سواری کیسی ہوتی ہے

اس کے بعد کرنیل ڈین سرحدی صوبہ آئے یہ گھوڑے پر سوار تھے اور اُن کے عقب میں سرحدی پٹھان تھے - بیشک اِن پٹھانوں کی قومی عداوت کی ضرور ایک تاریخ ہوگی - مگر اسوقت تو ہر شخص قدیم دارالسلطنت مُغلیہ میں جلوس کے ساتھ داخل ہونے سے خوش تھا -

اِسکے بعد چیف کمشنر آسام اور چیف کمشنر ملک متوسط اپنے اپنے گارڈ سمیت گاڑیوں پر آئے اور جلوس کے آخر میں گیارہواں بنگال لانسر رسالہ اسکواڈرن بڑھ رہا تھا - لیکن ابھی جلوسی کیفیت ختم نہیں ہوئی اور تھوڑی سی دیر کے بعد ہاتھیوں کی ایک قطار آئی جسے لوگوں نے پہلے قلعہ کے قریب دیکھا تھا اُن پر رؤسا کے ہمراہی تھے - گو وہ زرق برق پوشاکیں تو نہیں پہنے تھے - مگر تاہم اُن کی پوشاکیں عمدہ اور ہاتھیوں کا سامان وغیرہ بھی خاصا تھا -

جب ایک ہاتھی کے پاٹھے پر ایک بچہ سوار سامنے سے گُزرا تو نہایت جوشِ مسرت ہوا کیونکہ یہ ہاتھی قد میں صرف ایک سانڈ کے برابر تھا - اور کئی روز پہلے سے جو برابر آزمایشی جلوس کے ہمراہ شہر میں نکلتا رہا تھا اس لیئے بونا ہاتھی مشہور تھا - اور ایک ہاتھی کے دانت اتنے بڑے تھے کہ قریب قریب زمین کو لگتے تھے - اور ایک ہاتھی کے دانتوں پر فانوس لگے تھے اور کئی اور ہاتھیوں میں مختلف باتیں تھیں اسلیئے لوگ اُن کے دیکھنے کے دل سے شایق تھے - کوئی شخص یہ نہ کہہ سکا کہ یہ سوار کون تھا مگر اکثر لیڈیوں نے خوشی سے اُسکی جانب ہاتھ بڑھائے -

اِسکے بعد پیدل سپاہی گذرے جن کی نسبت بیان ہوا کہ یہ ریاستوں کے رنگرٹ سپاہی ہیں -

جب سب لوگ جامع مسجد سے باہر نکلے تو پھاٹک میں نمازیوں کی ایک مختصر جماعت کھڑی ہوئی تھی وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آئے - یہ سب ساکت وخاموش ہمارے بیچ میں سے ہو کر گزرے -

اب جلوس چاندنی چوک میں عجائب خانہ و گھنٹہ گھر کے قریب پہنچا وہاں میونسپل کمیٹی کی طرف سے جو آراستگیاں کی گئی تھیں اُنکا کما حقہٗ بیان کرنا تو کسی عنوان ممکن ہی نہیں مگر اتنا پھر بھی کہا جا سکتا ہے کہ اُس نے اس شہنشاہی تاجپوشی کی خوشی میں خوب خوب سرگرمیاں دکھائیں اور ادنے ادنے بات میں مُہریں لُٹائیں - کمیٹی کا ٹون ہال بے انتہا آراستگی کا نمونہ بنا ہوا تھا - دروازوں اور محرابوں پر بیلیں اور مختلف رنگ کی بیرقیں اور پھریرے لگے ہوئے تھے - ٹون ہال کے مقابل جہاں پہلے ایک فیلڈ میں پتھر کا ہاتھی کھڑا ہوا تھا - اُسکو ہٹا کر مہینوں پہلے سے تیاریاں ہو رہی تھیں کہ حضور ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند کا برنجی بُت جو بڑی لاگت سے بنوا کر ولایت سے منگوایا گیا ہے یہاں نصب کرائے اور حضور ڈیوک آف کناٹ کے دستِ مبارک سے اس پاک رسم کو ادا کرانے کی تجویز درپیش تھی -

چنانچہ اُسی روز مبارک کو جسوقت سواری آنحضور کی روبرو بُت ملکۂ معظمہ کے پہونچی فوراً گارڈ نے سلامی کا راگ بجانا شروع کیا - اس موقع پر جملہ ممبران و آنریری مجسٹریٹ صاحبان و دیگر حکام ضلع اونچے اعلےٰ اِس رسم کی ادائگی کے منتظر کھڑے تھے اور اُن رؤسا کیلئے جو ہمراہی جلوس سے مستثنےٰ کئے گئے تھے نشست کیواسطے ایک ٹمپریری ہال بنایا گیا تھا جہاں فرش اور کُرسیاں بچھا کر جلوس دیکھنے کے لئے نشست دی گئی تھی -

نیز بازار چاندنی چوک میں تماشائیوں کے لیئے ٹھیکہ داروں نے بیچ و کرسیوں کا انتظام کیا جہاں دو روپیہ اور تین روپیہ ٹکٹ لگانے پر بھی لوگوں کو جگہ میسر آئی پبلک کی بھیڑ بھاڑ کا اندازہ وہم وگمان

بہت زیادہ تھی۔ باوجود اس تنگا ترشی جگہ کے عوام نے اس نظارہ کو جہاں سے جسکو جگہ ملی کھڑے ہوکر بہت عمدگی سے دیکھ لیا۔

غرضکہ آنحضور نے سواری فیل سے اُتر کر حضور ملکہ معظمہ کے بُتِ مقدس کی دست بوسی فرمائی اور قیمتی ریشمی غلاف جو حضور ممدوحہ کے بُت پر بطور نقاب کے پڑا ہوا تھا اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر جملہ رعایا و برایا کو مادر مہربان کے بُت کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ یہ موقع بڑا درد انگیز و مسرت خیز تھا۔ رعایا کا یہ حال تھا کہ حضور ملکہ معظمہ کے عہدِ حکومت اور مادری شفقت کو یاد کر کے ایک آنکھ سے تو روتی تھی اور دوسری آنکھ سے اپنے نعم البدل شہنشاہ ابد پائیگاہ کے جشن ہمایوں کی خوشی منا کر ہنستی اور دعائے ترقی دولت و اقبال دیتی تھی ؎

فرد

"اے فراق میں اس فصل پر قرار ہے
غم کے ساتھ عیش کا پہلو لگا ہوا"

یہ پاک رسم ادا ہونے میں بہت ہی تھوڑا وقت لگا اور آنحضور فیل پر سوار ہوئے۔ اب جلوس مسجد فتحپوری کے سامنے ہوتا ہوا موری گیٹ سے گزر کر راجپور کی سڑک پر پہونچا جہاں وائسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ کے ہاتھی ٹھیرے اور رؤسا کو رخصت کیا گیا جو اپنے اپنے کیمپوں کو چلے گئے۔

ہز اکسیلنسیز اور دیگر رائل ہائنیز ہاتھیوں پر سے اُتر کر اپنی اپنی گاڑیوں پر سوار ہوئے اور گاڑیاں فلیگ اسٹاف کی طرف بڑھیں۔ وہاں پہونچکر گاڑیاں ٹھیر گئیں اور دیگر رائل ہائنیز اور ہز اکسیلنسیز نے گاڑیوں پر سے جلوس کو گزرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ ان گاڑیوں کے ساتھ امپیریل کیڈٹ کوپ کا رسالہ باڈیگارڈ تھا۔ جب جلوس ختم ہوا تو گاڑیاں سنٹرل کیمپ کی سڑک پر روانہ ہوئیں اور جب ڈیوک آف کیناٹ دوہ کے مکان پر داخل ہوئے تو گارڈ آف آنر نے سلامی دی اور توپوں سے اخیر شلک سلامی سر ہوئی۔

اس جلوس میں سب طرح سے کامیابی ہوئی ایسا جلوس تھا کہ ہر شخص کے نقش دل ہوا اور اس کی ہر کارروائی نہایت سہولت کے ساتھ انجام پائی۔ جامع مسجد سے گزرنے میں سوا گھنٹہ اور اسٹیشن سے گزرنے اور سنٹرل کیمپ تک پہونچنے میں تین گھنٹہ صرف ہوئے

صنعتی نمائشگاہ

شہر کا بیان و مہمانان جشن ہمایوں کی تفریح طبع و خریداری تحائف کے لئے بڑے زور شور کی نمائشگاہ بھی تیار کی گئی تھی جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ نمائشگاہ کی عمارت سفید رنگ کی تھی اور وہ قدسیہ باغ سے ملحق ایک عمدہ قطع ارضی میں لڈلو کیسل کی سڑک پر بنا رہی ہوئی۔ یہ راستہ کشمیری دروازہ سے سیدھا دربار کو چلا گیا ہے اور ہر وقت کی آمد و رفت اسی طرف سے زیادہ تھی۔ یہ عمارت گو کہ بظاہر بڑی مضبوط و مستحکم معلوم ہوتی تھی۔ مگر ایک عارضی اور کاجھوجھو کام تھا۔ اور انجینیرنگ ورک کی پوری پوری داد دیگئی تھی۔ اسمیں زیادہ تر بانس بتی اور کاغذ کا کام تھا جو موقع موقع پر آہنی ستونوں اور لکڑی کی چوبوں پر قائم کر کے اسپر ایسا خوشنما پلاسٹر کیا ہوا تھا کہ سبحان اللہ۔ یہ ہلکی اور خوشنما عمارت ساسانی طرز کی تھی۔ اس کی آرایش و زیبایش و رنگ آمیزی لاہور و ملتان و دہلی و جیپور کے گلکاروں نے کی تھی۔ اور درحقیقت یہ عمارت بلحاظ صنعت و دستکاری قابل غور و لحاظ تھی۔

جب سامان انڈین آرٹ کا اپنے اپنے موقع سے سج سجا چکا تو ۳۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کو اسکی افتتاحی تقریب کیگئی۔ اسقدر جو نامور مہمان یہاں تا خیر آئے انکو کھڑے ہونے کے لئے بھی جگہ ملنا دشوار تھی۔ گورنران صوبہ۔ لفٹنٹ گورنر و ممبران کونسل وائسرائے و کمانڈر انچیف اور بہت سے حکمران رؤسا پلیٹ فارم پر تھے۔ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد بگل اور قومی دعائیہ گیتوں کے بجنے سے معلوم ہوا کہ ہز اکسیلنسی وائسرائے یہاں داخل ہوئے ڈچیز کیناٹ اور لیڈی کرزن ہز اکسیلنسی کے ہمراہ تھیں۔ ڈاکٹر واٹ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم استقبال کر کے نمائشگاہ تک لیگئے جو نہایت عمدہ ہندوستانی صنعت کے ساتھ تیار ہوئی تھی۔ تمہید میں کچھ وقت صرف نہیں کیا گیا اور وائسرائے نے فوراً استادہ ہوکر یہ اسپیچ ارشاد فرمائی۔ جو کہ بعینہ ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے۔

ترجمہ سپیچ حضور ویسرائے جو بموقع نمائش فرمائی

یور رائل ہائینس - یور ہائینس - لیڈیز - جنٹلمین -

میرا خوشگوار کام یہ ہے کہ میں اِس دو ہفتہ کے کاموں میں سے اول کام کو شروع کروں اور کہوں کہ نمائشگاہ دہلی افتتاح ہوئی - شاید ہمارے بہت سے مہمان اِس امر کو یقین نہ کرینگے کہ درختوں کے سوا ہر چیز آٹھ مہینے کے عرصہ میں تیار کی گئی ہے - جب میں انتخاب مقام کے لیئے گزشتہ اپریل میں یہاں آیا تھا تو اُس وقت اس عمارت کی اور اُس کے گردو پیش کی چیزوں کا پتہ بھی نہ تھا - یہ اس نمائشگاہ کے لیئے تیار کی گئی ہیں گو اِس نمائشگاہ کا اثر مدت تک رہیگا مگر اسوقت جو چیزیں ہم یہاں دیکھ رہے ہیں وہ بعد چندے نہ رہیں گی شاید اب آپ حضرات خواستگار ہونگے کہ میں اِس نمائشگاہ کی ابتدائی حالت کے بارے میں چند الفاظ کہوں جب سے میں ہندوستان کو آیا ہوں مینے اِس ملک کی صنعت اور حرفت اور دستکاریوں کو نہایت احتیاط اور غور کیساتھ دیکھا - ایک زمانہ میں یہ صنائع و بدائع بہت خوبصورت مشہور تھیں اور افسوس ہے کہ بعدہٗ اِن دستکاریوں میں تنزل پیدا ہوا - جب یہ قرار دیا گیا کہ دہلی میں ایک بہت بڑا جلسہ جمع ہو جس میں شہزادے اور رؤسا اور سردار اور اعلیٰ افسر اور معزز ہندوستانی اور ہر حصۂ روئے زمین کے مہمان جمع ہوں تو مجھکو فوراً ہی اِس بات کا خیال آیا کہ جس موقع کا میں مدت سے منتظر تھا وہ اب آیا ہے کہ جن ہندوستانی دستکاریوں کے مٹ جانے کی دھمکی تھی وہ قایم رکھی جائیں اور دُنیا کو ظاہر کر دیا جائے کہ ہندوستان کو اُن دستکاریوں میں کیسی لیاقت ہے اُن میں جو تنزل ہو رہا ہے وہ جہانتک ممکن ہے روکا جائے (نعرۂ تعریف)

لہذا میں نے ڈاکٹر واٹ کو طلب کیا اور جو چیز آپ اس نمائشگاہ میں دیکھینگے اُس کے وُہی ذمہ وار ہیں (نعرۂ تعریف) میں نے اِس کام کے لئے اُن کو اپنا دست راست قرار دیا یہ تمام ہندوستان میں مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر پرسی براون ہزارہا میل دُور دُور سفر کرتے پھرے اُنھوں نے ہر مقام پر دستکاریوں اور صناعوں سے گفتگو کی - چیزیں منتخب کیں - جہاں اُن کی ساخت کے حکم کی حاجت تھی وہاں حکم دیئے نمونے دیئے روپیہ پیشگی دیا - مینے تین شرطوں کا عملدرآمد ہونا قرار دیا -

میری پہلی شرط تو یہ تھی کہ یہ نمائشگاہ صرف صنعتی چیزوں کی ہوگی اِسکے سوا اور کچھ نہ ہوگا - ہم آسانی کے ساتھ آپ لوگوں کے لیئے ایک ایسی حیرت انگیز نمائشگاہ قایم کر سکتے تھے جس سے ہندوستان کی صنعت و پیداوار بخوبی تمام ظاہر ہو - ڈاکٹر واٹ کے پاس کلکتہ میں ایسی ہی ایک بہت اچھی نمائشگاہ ہے - ہم آپ کو لکڑیاں اور معدنیات اور خام اشیا اور چرسے وغیرہ سب دکھا سکتے تھے جسقدر آپ دیکھ سکتے تھے - مگر اُس میں خوبصورتی نہ ہوتی اور نہ مجھے یہ منظور تھا اور نہ میرا یہ مقصود تھا کہ پیداوار کی نمایش ہو بلکہ میں چاہتا تھا کہ صرف صنعت و حرفت کی نمایش ہو -

میری دوسری شرط یہ تھی کہ نمائشگاہ میں کوئی چیز یوروپین یا یوروپین طرز کی نہو میں نے ایسی چیزوں کے اس نمائشگاہ میں داخل کرنے سے انکار کیا - جیسی عمدہ عمدہ بیٹھکوں پر لیپ یا شیشہ کے آویزے یا خاص قسم کی مُورتیں - یہ چیزیں ہر مقام پر اور سب سے زیادہ ہندوستان میں بُری معلوم ہوتیں - کیونکہ ہندوستان میں خود اسی قسم کی دستکاری موجود ہے (نعرۂ تعریف) - میں نے قرار دیا کہ اُن کاموں کے سوا جنمیں اِس ملک کے خیالات و روایات و عقاید شامل ہوں اور کوئی شے نہ ہو - ممکن ہے کہ چند اشیا جو میری تشریح کے موافق نہوں شاید اِس وجہ سے آگئی ہوں کہ اِس ملک میں یوروپین خیالات کو بہت ترقی ہے اور چاردان و بالائی دان اور دستپاکوں کے حلقے اور نمکدان بیشمار ہندوستانی تیار کرتے ہیں مگر میری شرایط کا عموماً لحاظ رکھا گیا -

میری تیسری شرط یہ تھی کہ یہ چیز عمدہ ہو اور مجھکو ارزان سُوتی اور مومی کپڑے اور ذلیل لاکھی چیزیں یا گوٹہ کناری یا برنجی چیزیں اور پیالے وغیرہ درکار نہیں جو زرنگھم کی فرمایش ساخت کے

مقابل ہوں بلکہ میں اُن تمام چیزوں کی نمایش چاہتا تھا جو کمیاب اور ہندوستان کی صنعت و حرفت میں بیمثل ہوں جیسے ہماری نقرئی و طلائی اور دھات کی اور مینا کار اشیا اور منبت کار لکڑی و ہاتھی دانت اور پتھر اور عمدہ سے عمدہ مٹی کے برتن اور چوکے اور مشرقی طرز کے قالین اور دریاں اور عمدہ عمدہ ململیں اور ریشمی کپڑے اور حاشیہ دار چیزیں اور ہندوستانی لاثانی کمخوابین اس نمایشگاہ میں ہوں اور آپ یہ سب چیزیں اس عمارت میں دیکھینگے۔ مگر آپ حضرات یاد رکھیں کہ یہ کوئی بازار نہیں ہے بلکہ نمایشگاہ ہے اس سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ لوگوں کو حوصلہ دیا جائے اور عمدہ عمدہ صنعتی کام زندہ کیئے جائیں نہ کہ سرمایہ داروں کی خواہشیں پوری ہوں۔

پس نمایشگاہ میں یہی عام طریقہ کی چیزیں ہیں۔ ہم نے اس میں اور بھی عمدگی قایم کی ہے۔ ہم اس امر سے واقف تھے کہ اس زمانہ میں لوگوں کے شوق میں کمی پیدا ہوتی جاتی ہے اور جو چیزیں اب بنتی ہیں وہ اچھی نہیں ہوتیں۔ لہذا ہم نے مقابلہ کے لیئے زمانۂ حال و زمانۂ گذشتہ کی چیزیں برابر رکھی ہیں۔ اور اس غرض سے مستعار اشیا لیکر ایک کمرے میں رکھی گئی ہیں جسمیں آپ ہندوستانی زمانہ سابق کی بہت سی خوبصورت خوبصورت چیزیں دیکھینگے جو ہمیں ہندوستانی رؤسا اور اہل شوق نے دی ہیں کچھ چیزیں ہمارے ہندوستانی عجائب خانہ سے آئی ہیں اور کچھ جنوبی کنسنگٹن کے عجائب خانہ لندن سے آئی ہیں انمیں بہت سی چیزیں نہایت خوبصورت ہیں اگر ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستانی صناع جو یہاں موجود ہیں اور اُن سے کام لینے والے سرپرست ان چیزوں کو پرانی چیزوں کی طرح نہ دیکھینگے بلکہ صنعت و دستکاری کی نظر سے دیکھیں گے اور خیال کرینگے کہ ان سے نئے نئے خیالات پیدا ہوتے ہیں جو تیاری اشیا میں اُن کے کام آئینگے اور اسی بارہ میں یہ قول نہایت ہی صحیح ہے کہ جب غیر ملک کے خیالات کے موافق چیزیں تیار کی جائینگی تو ہندوستان کی صنعتی اشیا کو کبھی ترقی نہوگی بلکہ اُسے اپنے خیالات اور طریق پر قائم رہنا چاہیئے (نعرہ ہائے تعریف)

مجھ سے چاہا جائیگا کہ اس نمایشگاہ کا مفاد اور نتیجہ بیان کروں۔ میں اسکا جواب چند الفاظ میں دونگا۔ ہندوستان کی صنعتی چیزوں کا تنزل تجارتی ترقی کی وجہ سے ہے اور دستی ساخت کی نسبت دُخانی ترکیب ساخت کو بہت ترقی ہے اور شوقیہ چیزوں کی نسبت کام کی چیزوں کی بہت کثرت ہے اگر یہی امور رہے تو زیادہ امید نہیں ہے۔ ہم ہندوستان میں ایک بات دیکھ رہے ہیں جو تمام دُنیا میں ہو رہی ہے جس سے قدیم دستکاری مٹ گئی اور اسی وجہ سے انگلستان کی دستکاری باقی نرہی اور چین و جاپان میں بھی نہایت تیزی کے ساتھ مٹ رہی ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اب کلونکے ذریعہ کپڑے بننے سے ہاتھ سے کپڑا بننا مٹ جاویگا اب کلونکے کارخانوں کو دستی کارخانوں پر سبقت ہوگی یہ امر ویسا ہے جیسا گھوڑے گاڑی پر دخانی گاڑیوں کو سبقت دیجاتی ہے اور دستی پنکھوں کی بجائے مقناطیسی قوت کے پنکھے طیار ہو رہے ہیں۔ یہ سب باتیں ایک ایسے زمانہ میں ہونگی جب ارزانی پر نظر ہوگی اور بدنمائی کی پروا نہ ہوگی اور جب لوگوں کو آرام مطلوب ہوگا اور بدصورتی پر نظر نہ ہوگی اور تاوقتیکہ اپنے نمونہ اور اپنی روایتی چیزیں مٹا نہ لے اُسوقت تک کبھی خوش نہیں ہوتا اور چاہتا ہے کہ غیر ملک کی اُن عجیب چیزوں کو قایم اور مروج کرے جسکی اُسکو ہر وقت تلاش ہے۔ پس اس صورت میں بہت سی صنعتی اور دستکاری کی چیزیں مٹ جائینگی۔

ایک اور بات بھی مجھکو بدشگونی کی معلوم ہوتی ہے۔ جیسا میں قبل ازیں بیان کر چکا ہوں کہ میں اُن لوگوں میں سے ایک شخص ہوں جن کو یہ یقین واثق ہے کہ تاوقتیکہ اُس چیز کے موافق قوم کے خیالات اور حاجات نہوں اُس وقت تک کوئی چیز قایم نہیں رہ سکتی۔ کسی دستکاری و صنعت کو نہ تو سیاح قایم رکھ سکتے ہیں نہ محقق قایم رکھ سکتے ہیں۔ جب یہ نوبت پہونچ جاتی ہے تو صرف بعض بعض نمونہ کی چیزیں ہی تیار ہوتی ہیں اور اُن چیزوں کے بارہ میں عام خیالات مٹ جاتے ہیں۔ اگر ہندوستان دستکاری میں سرسبز رکھنا اور از سر نو زندہ کرنا منظور ہے تو یہ لازم اُسوقت

ہوسکتا ہے کہ ہندوستانی رُوسا اور اُمرا یا اعلیٰ تربیت یافتہ اشخاص ان چیزوں کی سرپرستی اپنے ذمہ لیں اور جبتک ہم یہ امر پسند کرتے ہیں کہ ان چیزوں کے بجائے برسلز کے شوخ رنگ کے قالین یا مقام ٹانیم کی آرایش یا اطالیہ کی ارزان پچی کاری کی چیزیں یا فرانسیسی تصویریں یا آسٹریا کی چمکدار چیزیں یا سستے جرمنی کپڑے اور کمخواب استعمال کریں تو جبتک یہ حالت قایم رہے گی اُسوقت تک کوئی اُمید نہیں ہے۔ میں یہ ترشی کے ساتھ نہیں کہتا ہوں کیونکہ انگلستان میں بھی ایسا ہی خراب برتاؤ کیا جاتا ہے اور جب کسی غیر ملک کی چیز کو پسند کیا فوراً اُسکا استعمال شروع کر دیا گیا۔ لیکن اتنا تو میں ضرور کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان کی صنعت و دستکاری کو قایم رکھنا ہے تو غیر مُلک کی سرپرستی سے قایم نہیں رہ سکتی ہے بلکہ یہ اُسیوقت قایم رہ سکتی ہے جب اندرون مُلک کے لوگوں کی مرضی و خواہش کے موافق چیزیں تیار ہوں جس سے اُنکی تربیت یافتگی ظاہر ہو اگر میں دیکھوں کہ ہندوستانی رُوسا اور اُمرا میں ایسی کارروائی شروع ہوئی کہ اس زمانہ کے شوق میں عُمدگی پیدا ہو اور اُن کے ملک میں لاثانی و بے نظیر چیزیں تیار ہوں تو میں بہت خوش ہوں۔ شاید کبھی نہ کبھی تو یہ خیال پیدا ہوگا مگر اُسوقت بہت ناچیز ہو جائیگی۔

اگر ایسی ہی بدشگونیاں ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ اس نمایش کا کیا مقصود ہے اور اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ اسکا میں یہی جواب دیسکتا ہوں کہ یہ نمایش اس غرض سے ہے کہ اس سے سبق حاصل ہو اور ظاہر ہو کہ اہل ہندوستان کے کیا خیالات ہیں اور یہ کیسے لوگ پیدا کرتا اور کر سکتا ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اس ملک کے صناعوں میں ابھی تک صنعتی خیالات مٹ نہیں گئے ہیں صرف اُن کو شوق و حوصلہ دلوانے کی ضرورت ہے اور اس سے یہ امر ظاہر ہوگا کہ ہندوستانی گھر کی آرایش و زیبایش کے لئے کلکتہ و بمبئی کی یورومین دکانوں سے اسباب خرید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب بھی ہندوستانی ریاست اور صُوبہ اور قصبوں اور مواضع میں عمدہ عمدہ دستکار موجود ہیں اور وہ اپنے ہموطنوں کی خواہش کی موافق عمدہ عمدہ صنعتی چیزیں بنا سکتے ہیں۔ اسی غرض سے ڈاکٹر واٹ اور میں نے اس نمایشگاہ کو قایم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس لفظ کے کہتے وقت کہ نمایشگاہ افتتاح ہوئی میں یہی اُمید کرتا ہوں کہ جس مُلک کی ہمدردی کی غرض سے یہ قایم ہوئی ہے وہ پُوری ہو۔ (زور سے نعرۂ تعریف)

ہزاکسیلنسی نے یہ بھی بیان فرمایا۔

یہاں جو مختلف قسم کی اشیاء موجود ہیں اُنکی تشریح غیر ممکن ہے ہاں مجملاً کہا جاسکتا ہے کہ اس مکان میں چار بڑے بڑے سکشن ہیں۔ یعنی۔

خاص گیلری جس میں اشیاء فروختنی موجود ہیں۔

دوسری گیلری میں مستعار چیزیں ہیں۔

تیسری گیلری زیور کی ہے۔

چوتھی گیلری۔ صناعوں اور دستکاروں کی ہے۔

ہر گیلری کے ایک ربع حصّے میں چیزوں کے درجہ کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ یعنی دھات کی۔ پتھر کی۔ مٹی کی۔ شیشہ کی چیزیں۔ چوبی کام۔ آہنی کام۔ سینگ۔ چمڑے۔ لاکھی بنی ہوئی چیزیں۔ حاشیہ دار۔ زردوزی۔ لیس وغیرہ۔ دریاں قالین وغیرہ وغیرہ اور آخر میں تصاویر۔

پھر یہ چیزیں پچاس ڈویژنوں پر تقسیم ہوئی ہیں اس سے ظاہر ہوگا کہ یہ نمایشگاہ کسقدر وسیع ہے۔ اور یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ نمایشگاہ بہت بڑی نہیں ہے۔ ایک ایسے لایق جانچ کرنیوالے کی رائے ہے جس نے لوگوں کو انعام دیئے کہ اگر نمایشگاہ چھوٹی سی ہوتی اور جسقدر چیزیں نمایاں کی گئی ہیں وہ ایک ثلث ہوتیں تو اس سے عمدہ نتیجہ پیدا ہوتا۔ جس مقام پر عمدہ عمدہ مستعار اشیا ہیں وہ نہایت عمدہ ہے یہاں بے نظیر کچھ شکستہ قالین آویزاں ہیں۔ جنسے اُن کی رنگینی اور خوبی ظاہر ہے اور وہ زمانۂ حال کے قالین بافوں کے لئے ایک سبق ہونگے۔ اور آئینہ دار صندوقچوں میں سوتھ کنگسٹن کے شیشہ اور دھات کی مستعار اشیاء ہیں۔ ایک ذرا سی غور کے ساتھ دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا

کہ جو چیزیں محض صنعت کی غرض سے بنائی گئی تھیں اور جو چیزیں زمانۂ حال میں بے حقیقت اور خراب بنائی جاتی ہین اور جن کے سبب سے یہ امر مسلمہ ہوگیا ہے کہ ہندوستان کی چیزیں ایسی ہی ہوتی ہیں انمیں اور انہیں کیسا فرق ہے۔ گیکوار بڑودہ نے ایک بہت بڑا فرش یا چادر میز عنایت کی ہے جو بالکل مرصع اور مُکلّف ہے اسپر موتی اور فیروزہ اور یاقوت وغیرہ نصب ہے اُسکے گلبوٹے اسمیں بنے ہوئے ہیں۔ جودھپور سے پرانے پرانے اسلحہ آئے ہیں۔

کشمیر کے دلاویز خوشنما دوشالے اور ایک بڑا نہایت عمدہ سوزن کاری کا فرش جسکی سوزنکاری عمدہ دوشالونکی سی ہے اور ایک ریشمی و مخملی قالین جو ایک چوکھٹے مین جڑی ہوئی ہے۔

اسی طرح ہزاروں ایسی چیزیں جنکو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے فروختنی اشیار کی گیلری میں بہت سی عمدہ عمدہ چیزیں ہیں۔ تصویروں کے چوکھٹے اور عمدہ چیزیں اور آتشخانہ کا سامان اور لکھنے کی میزیں اور نشست کی چیزیں اور منقوط کارادٹ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ یورومین حاجات کے موافق ہندوستانی کیسی عمدہ عمدہ چیزیں تیار کر سکتے ہیں۔

اس نمایشگاہ کے کمروں کی عمدہ صورت یہی ہے کہ ان میں تمام چیزیں کس موزونیت و مناسبت کے ساتھ رکھی گئی ہیں۔ مثلاً۔ مدراس کے کمرے میں جنوبی ہند کے زمانۂ ڈربوڈ کے طریقہ ساخت کی چیزیں ہیں۔ اکثر یہ چیزیں سوامی کے نام سے مشہور ہوتی ہیں۔ اور ایک کمرہ میں پیچیدہ طریق کی عمارت کی ساخت وغیرہ ظاہر کی گئی ہے اور اسی طرح پنجاب کا کمرہ ہے جس میں نہایت خوبصورت شہ نشین تیار کیا گیا ہے اور ایسا ہی برہما کا کمرہ اور دس بارہ کمرے اور ہیں جنمیں جوہری۔ الماس فروشوں کی دکانیں ہیں اور ایک وہ دوکان بھی ہے جس سے انگلش گوش بخوبی آشنا ہیں یعنی مسٹرس بی۔ آر۔ اینڈ سنز۔ اور مسٹرس ٹی۔ آر۔ ٹاکر اینڈ سنز جو دونوں مدراس کی کمپنیاں ہین۔ یقین کیا گیا ہے کہ اس کمرے میں ایسے بیش قیمت جواہر ہیں جو کبھی ایک مکان میں نہ نکلینگے۔

آخر میں دستی صناع و دستکار ہیں جو اپنا کام کر رہے ہین اور اُن کی ساختہ اشیاء فوراً اُن سے خرید کیجا سکتی ہیں۔

اس نمایشگاہ کی نسبت مجھکو یقین ہے کہ آیندہ چند ہفتوں اسکا کھلا رہنا اکثر مہمانون کو دلچسپ ہوگا۔

جب ہز اکسیلنسی ویسرائے کی اسپیچ ختم ہوئی تو ویسرائے اور اُن کے ہمراہی نمایشگاہ کی سیر کو گئے اُسوقت ایک دلچسپ امر یہ ہوا کہ مسٹر ڈین قایم مقام فارن سکرٹری نے سفیر کابل کو ویسرائے کے روبرو اور ویسرائے نے ڈیوک آف کناٹ کے رُوبرو پیش کیا۔ ڈیوک نے ہندوستانی زبان میں سفیر مذکور سے بولنا چاہا مگر سفیر نے عذر کیا کہ مین اس زبان سے نابلد ہوں۔ ڈیوک نے فرمایا میں فارسی زبان سے ناواقف ہوں مگر اُس زبان مین صرف اتنا بول سکے کہ "اس زمانہ میں کابل میں تو بہت سردی ہوتی ہوگی"۔

ہز رائل ہائنس ملک معظم سے ایسے مشابہ ہیں کہ راؤ صاحب کچھ نے فوراً ہی پہچان لیا کہ زمانہ کمانڈر انچیفی بمبئی میں بھوج کو گئے تھے۔ ہز رائل ہائنس اور لارڈ کرزن نے راؤ صاحب سے اُس زمانہ کے متعلق باتیں کیں۔ ایک بجے ویسرائی گروہ رخصت ہوا

کیفیت دربار تاجپوشی یکم جنوری

فی الواقع یکم جنوری کا دربار تاجپوشی تمام ہندوستان میں از روے تزک و احتشام و عظمت و جلال اور حسن انتظام لاثانی و بے نظیر مجمع تھا جو ہمیشہ نقش دل رہیگا۔ اس میں ادنے ادنے مراسم پر بھی لحاظ کامل رکھا گیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ جو اشخاص دربار تاجپوشی کے متعلق یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ اُس کے پولٹیکل معنی کیسے ہیں اُنکا اثر کس کس قدر دور دراز فاصلہ تک پڑیگا اُن کو ویسرائے کی اسپیچ پڑھنا چاہیئے جو نہایت ہی پر جوش و معنی خیز و متین تھی۔ اسمیں واقعی امور بہر عنوان صاف صاف ظاہر کر دیے گئے تھے اور سب سے زیادہ ہند کے لوگون سے شاہ و شہنشاہ کا ہمدردی و محبت کا پیام تھا۔ ہز مجسٹی نے حکم دیا تھا کہ اس

ملک میں جشن تاجپوشی کے لیئے علیحدہ ایک خاص روز قرار دیا جائے اور اُس دن اُنکی طرف سے اُن کے قائم مقام وئسیرائے کے ذریعہ سے ہز میجسٹی کے برادر اصغر ہز رائل ڈیوک آف کناٹ کی موجودگی میں اُن کی رعایا کی مزاج پرسی کی جائے۔

جب ہم سب لوگ اس وسیع احاطہ دربار میں جمع ہوئے تو ہم یہ امر دریافت نہ کر سکے کہ ملک معظم کو اس دربار سے کیسی ذاتی دلاویزی ہے۔ یہ خیال ابتدا اُٹھتا مگر اس کے بعد یہ امر ہمارے منکشف ہوا کہ ہز میجسٹی نے اپنا نوازش آمیز شاہانہ پیام بھیجکر کیسا خیال ظاہر فرمایا ہے جس سے اُس بہت بڑے جلسہ کو فرمانبرداری اور خیر خواہی کے کیسے خیالات پیدا ہوئے جسمیں یوروپین اور ہندوستانی اور ہر فرقہ و طبقہ اور مذہب وملت اور ہر منصب و درجے کے بلکہ سرحد کے بہت لوگ موجود تھے۔

یہانتک ہم نے یہ بات اِس لیئے بیان کی ہے کہ اِس دربار کا عنوان کیسا لغشدل ہونے والا تھا یہ روز دوشنبہ کے جلوس سے بہت زیادہ تھا اور اُس کے ساتھ ہی جیسا تزک احتشام اس موقع کے شایان تھا وہ سب موجود تھا۔ یہاں فوجی شان و شوکت تھی اور ہر طرح کی رسم ادا کرنے کا سامان فراہم تھا۔ ہندوستان شہزادوں اور رئیسوں کے باعظمت و شان اور جاہ جلال گزرنے کی لاثانی خوبی ظاہر تھی۔ اِستدراک کیفیت تامہ کے لیئے یہ بیان کرنا لازمی ہے کہ مقام دربار وسط کیمپ سے چند میل کے فاصلہ پر اس مقام پر ہے جہاں یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو اشتہار قیصری کا دربار منعقد ہوا تھا اور اس کے درمیان میں ویسرائے کے پورے گارڈ کی فوج کا کمپ ہے اور یہاں سے دربار تک برابر سبزہ زار ہے اور شبک ریلوے بھی اُسکے قریب تک گئی ہے لہذا دربار تک پہونچنے کا ذریعہ کافی و معقول تھا۔ نو بجے کے قریب مختلف کمپوں سے گاڑیوں کی قطاریں آنا اور ایک ہی مقام پر ٹھیرنا شروع ہوئیں اور مختلف سڑکوں سے ہزاروں آدمی گاڑیوں اور سواریوں پر اور پیدل چلے آتے تھے یہ لوگ اسقدر تھے کہ اگر دربار کے ایسے ایسے بہت سے احاطے ہوتے تو اُن کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی۔ فوج پر فوج آگے بڑھنا شروع ہوئی۔ یہ پلٹن اپنی جگہ سے جانے لگی۔ جو ٹرین آتی تھی اُسپر سے سینکڑوں آدمی اُترتے تھے خاص خاص سڑکوں پر نہایت ہی عمدہ نمایشی گاڑیاں مع عمدہ عمدہ وردیاں پہنے گاردوں کے آگے بڑھ رہی تھیں جنپر رؤسا اور اُنکے ہمراہی سوار تھے۔ زردوزی حاشیہ دار کوٹوں اور پگڑیوں کی ایک جھلک دکھائی دیجاتی تھی۔ اُن میں اسقدر جواہر نصب تھے کہ اُن کے بارسے وہ دبی جاتی تھیں رؤسا کے گلوں میں ایسے بیش بہا ہار تھے جن کی قیمت ایک سلطنت کے خراج سے کبھی کم نہ ہوگی اور اس مناصب و مراتب کے لوگ اور اعلیٰ درجہ کے برٹش افسر کونسلر جنرل۔ گورنر۔ ہر سول و فوجی افسر درجہ یافتہ سب کے سب اپنے تمغے لگائے ہوئے تھے جنسے اُنکی عمدہ عمدہ خدمات کا اظہار ہوتا تھا۔ صاحبان جج اپنی درباری پوشاکیں پہنے تھے۔ اور چیف جج اُن کی سرغنائی کر رہے تھے۔ کانسل اپنی اپنی وردیاں پہنے اور ممالک غیر کے عالی مراتب مہمان موجود تھے۔ مشرقی ممالک کے سفیر اور افسر اور ہندوستان کے ادنے اونچے سردار حاضر تھے۔ اور لوگ فرقہ عوام کی جانب سے افسروں کے حلقہ سے باہر تھے۔

ہندوستان کی آخری سرحد سے اعلیٰ درجہ اور بلند مرتبہ کے اشخاص آئے تھے۔ پورپ اور دُور مغرب کے لوگ بھی موجود تھے۔ جاپانی قاصد بھی اظہار دوستی کے لیئے حاضر تھے۔ بیرونی سرحد افغانستان و سیام و نیپال سے لوگ آکر اس مجمع میں شریک تھے اور دُور دُور سرحدات برہما سے جو مشرق میں ہے اور دُور دُور برفانی مقام مغربی ہمالیہ اور ہندوکش اور صحرائے بلوچستان اور سواحل خلیج فارس اور کوہی مقامات عدن سے رؤسا نے اپنے شاہ و شہنشاہ کا آداب بجالانے اور اظہار فرمانبرداری کے لیئے سفر دُور دراز اختیار کیا تھا۔ ایشیا کے سوا کسی براعظم میں اور ہندوستان کے سوا کسی ملک میں مختلف اقوام کا ایسا مجمع کثیر نہیں ہو سکتا نہ اسطرح مختلف مذہب و ملت کے لوگ ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں جو اب تک اپنے مذاہب اور رواج کے سبب سے ایک دوسرے سے علیحدہ رہے ہیں۔

سب طرح سے انتظام تھا اور بغیر کسی پیچیدگی اور دقت کے بارہ ہزار آدمی احاطہ دربار کی نشستگاہوں میں صف بصف آکر بیٹھے۔ گاڑیاں آتی اور اپنے سواروں کو اتارتی تھیں اور وہ بغیر کسی طرح کی دقت کے اپنے اپنے مقام پر جاکر نشست کرتے تھے۔ قابل تعریف نگرانی تھی۔ نشستگاہوں کے سکشنوں پر حروف وغیرہ بنے ہوئے تھے۔ سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے۔ حکمران روسا کا عنوان شائستہ سے استقبال ہوا اور وہ اپنے مقام پر متمکن ہوئے۔ یہ انتظام ایسا اچھا تھا کہ اس کی جسقدر تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

گیارہ بجے تک احاطہ دربار تقریباً کل مملو ہو گیا تھا اور یہاں کی حیرت انگیز کیفیت موثر تھی۔ مسند پر سنہری کارچوبی حاشیہ کا فرش تھا۔ اور وسط میں نقرئی جلوسی کرسیاں تھیں اور انکے عقب میں چار چوبدار اپنے اپنے عصے ہاتھوں میں لئے ہوئے مؤدب ایستادہ تھے اور چپ و راست حکمران روسا طرح طرح کی معرق بجواہر پوشاکیں زیب تن کئے ہوئے بیٹھے تھے۔ آفتاب کی روشنی سے اُن جواہر میں ایسی آب و تاب تھی کہ اُن پر نگاہ نہ ٹھیرتی تھی۔ اُن کے عقب میں اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہمارے خاص خاص فوجی افسر۔ گورنر اور کمانڈر انچیف اور تمام افسر انتظام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر مقام پر فوجی وردیاں دکھائی دیتی تھیں۔ لیڈیوں کی صوفیانہ پوشاکیں بھی ایک نئی کیفیت دکھا رہی تھیں کیونکہ شوخ رنگ کی پُرتکلف بجواہر پوشاکوں کے بعد نظر انہیں پر ٹھیرتی تھی۔

مسند کے عقب میں جانب راست ویسرائے کے مہمان تھے۔ قطار در قطار نظر ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا تھا کہ یوروپین و ہندوستانی اور لیڈی و جنٹلمینوں کا کیسا مجمع ہے۔ چونکہ بہت دور تک مجمع تھا اس وجہ سے بغیر دوربین کے نظر کا کام کرنا اور لوگوں کو پہچاننا دشوار تھا۔ سب طرف کے پلیٹ فارم پر بھی مجمع کثیر تھا۔ اس جم غفیر کا اثر یہ ہوا کہ احاطہ دربار بہت مختصر معلوم ہونے لگا اور نشستگاہوں کا وسطی حلقہ بہت ہی چھوٹا معلوم ہونے لگا مگر اسپر بھی نشان بردار سٹون کے پاس کل بینڈ موجود تھے۔ جب آمد کے راستہ پر نظر کی جاتی تھی تو پلٹنیں اور ویسرائے گارڈ اور پندرہویں سکھ پلٹن کی پگڑیاں نظر آتی تھیں جن کا سنہرہ رنگ نہایت کیفیت پیدا کر رہا تھا اور اس کے عقب میں پست شاخ پہاڑی پر ہزاروں آدمی چلتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔

تیس ہزار فوج سے زیادہ جمع تھی مگر وہ دربار کے حصہ وسطی سے نظر نہیں آتی تھی لیکن وہ سب فوج دن کے جلوس میں شریک ہونے کے لئے اپنے اپنے مقام پر موجود تھی۔ اور کپتان سینفرڈ کے زیر نگرانی ان مجموعہ بینڈوں سے اس ہنگام انتظار میں عمدہ عمدہ گتیں بجتی تھیں۔ چونکہ عید کے سبب سے دربار کے وقت میں نصف گھنٹہ تاخیر کر دی گئی تھی اسوجہ سے مدت انتظار کسی قدر زیادہ ہو گئی تھی۔ احاطہ دربار میں سب طرف نگاہ دوڑانے سے معلوم ہوا کہ بائیں جانب ایک مقام خالی ہے۔ لوگ اس امر سے بہت ہی کم واقف تھے کہ یہ مقام نہایت ہی معزز ہے۔ ناگاہ دو اشخاص لڑکھڑاتے ہوئے دروازہ دربار پر نظر آئے جنھیں کچھ یوروپین اور ہندوستانی سپاہی بغلوں میں ہاتھ دیے ہوئے لیے آتے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ زمانہ غدر کے ضعیف العمر اور مُسن سپاہی ہیں۔ پس اسوقت ایک خوشی کا نعرہ بلند ہوا۔ اس کے چند منٹ بعد اُن سپاہیوں کا خاص گروہ جو محاصرہ دہلی اور جنگ لکھنؤ میں شریک تھا مارچ کرتا ہوا صحن دربار میں آیا۔ اس کے آگے بینڈ باجہ فتحمندی کی گت بجاتا ہوا ساتھ ساتھ تھا۔ اسوقت کی کیفیت کو جس نے دیکھا ہے وہ اُسے کبھی فراموش نہ کریگا۔ یعنی جب یہ بہادر روبرو سے گزرے تو سب طرف سے خوشی اور تعریف کے نعرے بلند ہوئے۔ ان لوگوں کے اعزاز و احترام کے لئے ہزاروں آدمی سروقد ایستادہ ہو گئے۔ گو اُن کے نام ہمیشہ لوگوں کو یاد نہ رہینگے مگر یہ اُس کی زندہ شہادت تھی کہ نصف صدی اُدھر انھوں نے کیسی کیسی بہادریاں دکھائیں اور کیسے کیسے کارنمایاں کئے انمیں یوروپین اور یوریشین اور ہندوستانی تھے۔ یہ سو آدمیونکا ایک چھوٹا سا گروہ تھا اور جو لوگ اُنکے آگے آگے تھے

وہ حالانکہ بہت ضعیف تھے مگر مستقل قدم کے ساتھ مارچ کررہے تھے اِن میں اکثر بہت ہی مُسن اور طرہ دار تھے۔ کچھ مشین پُرانی پُرانی وردیاں پہنے تھے اور کچھ لوگ روزمرہ کی سادی سادی پوشاکوں میں تھے۔ اُن کے محصلہ تمغے اُن کے سینوں پر جگمگا رہے تھے جس سے اُن کی صفوف میں نہایت ہی آب وتاب پیدا ہوگئی تھی۔ یہ وہی لوگ ساتھے جنھوں نے جنگ کی سب طرح کی جفاکشیاں برداشت کی تھیں اور کثیر التعداد اشخاص سے مقابلہ و مجادلہ کرکے فتحمندی و ناموری حاصل کی تھی یہاں سے قریب وہ شاخ پہاڑی تھی جہاں سے اِن لوگوں نے کھڑے ہوکر باغی دہلی کو دیکھا تھا اور یہیں سے اُنھوں نے اور اُن کے ساتھیوں نے حملہ کیا تھا۔ جب ہمنے اس چھوٹے سے گروہ کو آگے بڑھتے دیکھا تھا تو ہم لوگوں کو ایک جوش پیدا ہوا۔ اِن لوگوں میں سکھ گورکھے اور پٹھان اور اور جنگی اقوام کے سب لوگ تھے۔ انہیں سے بعض کیساتھ زندگی نے سخت برتاو کیا تھا کیونکہ وہ لنگڑاتے جاتے تھے اور اُن کی کمریں جھک گئی تھیں یہ قدم ملائے ہوئے چلنے کی بڑی کوشش کرتے تھے۔ تاہم یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے زمانۂ شباب میں سلطنت کے لیئے اپنا خون پانی ایک کیا تھا اور ہم نے اُنکا ایسا اعزاز واحترام کیا کہ ایسا اعزاز و احترام آجتک کسی کا نہیں کیا گیا۔

اِن میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے کہ جب وہ اپنے جوش قلبی کے سبب سے نعرہ مارنا چاہتے تھے تو اُن کے گلو میں پھندا پڑتا تھا۔ اکثر لیڈیاں اس حالت کو دیکھکر آبدیدہ ہوگئیں۔ سپاہیوں نے اُن پُرانے سپاہیوں کو اُن کے اعزازی مقام پر بٹھایا اسکے بعد اولڈ لینگ سینگ کی گت بجتی ہوئی سُنائی دی۔ منجملہ اور گتوں کے یہ گت نہایت ہی عمدہ ہے جب یہ گت ختم ہوئی تو تمام دربار میں خوشی کے نعرہ کی آواز گونج گئی۔

اسکے بعد جو کیفیت ہم نے دیکھی وہ وہانکا تزک و احتشام تھا مگر اُس سے بھی اُن لوگوں کے قد و قامت اور صورت ایسی نقشدل ہوئی تھی کہ فراموش نہ ہوئی۔

کرنل مسٹر آر۔ ڈی۔ مکنزی کو ان لوگوں کی سرخائی کا بہت بڑا فخر حاصل ہوا تھا۔ یہ بھی زمانہ غدر کے پُرانے سپاہی ہیں۔ ان برسن شیخوخت کا اثر بہت کم پڑنے پایا ہے ایسے ہیں کہ کل ضرورت ہو تو فوج کی کمان کرنے کے لیئے موجود ہیں۔ تمام فوج میں سے ایک ایسے افسر ہی ہیں جو دعوی کرسکتے ہیں کہ وہ بھی اس مارچ میں شریک تھے یہ مسٹر رابرٹ لو تو ہیں جو زمانہ غدر میں موجود تھے وہ اپنے پُرانے ساتھیوں کو روبرو سے گزرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

دوپہر کو ایک بیگ پایپ باجوں کی آواز سُنائی دی اُسوقت گارڈ ہائینڈ رلیٹن کی ایک زبردست کمپنی جسکے ساتھ یہ باجہ بج رہا تھا آکر صحن دربار میں صف آرا ہوئی یہ ویسرائے کا گارڈ آف آنر تھا اس میں ایک سے ایک عمدہ جوان تھا عنقریب سب کے سینے پر دو تمغے لگائے ہوئے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُنھوں نے جنوبی افریقہ میں کیسی کیسی جنگیں کی ہیں۔ یہ سب آکر مسند کے روبرو صف بستہ ہوئے۔ اُنھیں آتے دیکھکر لوگوں نے خوشی کے نعرے بلند کیئے۔

اسکے بعد یکجائی جینڈ بھر بجا اور شاہی سلامی کی اول توپ کی آواز سُنائی دی معلوم ہوا کہ ڈیوک و ڈچیز کیناٹ کیمپ سے روانہ ہوئے۔

دیر رایل ہائینیز کے داخلہ کے قبل گرینڈ ڈیوک ہسی یہاں داخل ہوچکے تھے جنکا داخلہ معمولی اعزاز کیساتھ ہوا تھا۔ جب سلامی کی آواز سُنائی دی تو ہم نے دربار دروازہ سے کشادہ میدان کی طرف دیکھا کہ لانسر رسالہ کی برچھیوں کی انیاں اور بیرقیں نظر آرہی ہیں اُسوقت تو گرد و غبار کے سبب سے رسالہ اچھی طرح نظر نہ آیا مگر بعد کو معلوم ہوا کہ رسالہ گھوڑے دُلکی دوڑاتا ہوا گھوم کر صحن دربار میں آیا۔ اس کے بعد نواں لانسر رسالہ ہونے پر کوئی شبہ باقی نہ رہا جسکے دو اسکوارڈن گارڈ ڈیوک و ڈچیز آف کیناٹ کے ہمراہ رکاب تھا۔ اِس رسالہ نے تاریخ میں اپنا نام ایسا پیدا کیا ہے جو لازوال ہے اور اِس سے ثابت ہوا کہ انگلش سپاہی دہلی کے روبرو کسطرح لڑے اور مرے۔ اور گارڈن ملیٹن کے سوا یہی صحن دربار میں آیا۔ سب طرف سے یہ آوازیں آرہی تھیں۔

"واہ وا نویں لانسر رسالہ کے جوانو" ایک سے ایک

سوار قابل تعریف اور انگلش رسالہ کا نمونہ تھا۔

جب ڈیوک ڈچیز کناٹ گاڑی پر سوار اندر آئے تو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے اور نہایت دھوم سے انکا استقبال ہوا۔ ہز رائل ہائنس لوگوں کا سلام برابر قبول کرتے جاتے تھے اور جب تک مسند پر نشست نہیں کی اُسوقت تک تعریف کے نعرے ختم نہیں ہوئے۔ یہ فیلڈ مارشل کی وردی پہنے اور اُسی کا بٹین ہاتھ میں تھا اور تمغہ گارٹر اور تمغہ اسٹار آف انڈیا کا کالر پہنے اور تمغہ انڈین امپائر لگائے ہوئے تھے۔

ہز رائل ہائنس ڈچیز کناٹ نے بھی مسند پر نشست کی یہ گرد و غبار سے محفوظ رہنے کے لیئے کلوک پہنے ہوئے تھیں تاوقتیکہ یہ کلوک نہیں اُترا اُسوقت تک وکٹوریہ وایلبرٹ اور ایلبرٹ ہفتم کی تاجپوشی کے تمغے نظر نہیں آئے۔

اُنیسویں بنگال لانسر کا دوسرا گارڈ وِیترائل ہائینسز کے ہمراہ تھا جو نویں لانسر رسالہ کا موزوں ساتھی تھا۔

جب سلامی کی اخیر توپ چل چکی تو یکجائی بنیڈ نے کارونیشن کے مارچ کی گت بجائی۔ یہ گت کپتان سنیفرڈ نے بنائی ہے اسکے بجنے کے بعد بہت سے تعریف کے نعرے بلند ہوئے۔

پھر تھوڑی دیر کے لیئے سکوت و خاموشی ہوگئی مگر سوا بجے رسالہ کا سر انظر آیا اس کے پانچ منٹ کے بعد ویسرائے اور لیڈی کرزن گاڑی پر سوار صحن دربار میں رونق افروز ہوئے باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ رسالہ سے جلوس میں نہایت عمدہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ جب ویترا کسیلنسیز مسند کی جانب بڑھے تو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے۔ اور گارڈ آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی بنیڈ باجوں نے قومی دعا یہ گت بجائی۔ اکتیس توپوں کی شلک سلامی ہوئی اور ویسرائی نشان اُڑایا گیا۔ لارڈ کرزن پوری وردی اور اسٹار آف انڈیا کے تمغہ کا کالر پہنے اور تمغہ انڈین امپائر کا فیتہ اور دونوں تمغوں کے اسٹار (ستارے) لگائے تھے ہز اکسیلنسی نے اُس جلوسی کرسی پر نشست فرمائی جو ڈیوک ڈچیز آف کناٹ کی کرسیوں سے کچھ آگے تھی۔ اور جس سے حضور ممدوح کا نائب سلطنت انگلستان و حکمران ہندوستان ہونے کا اشارہ نمایاں تھا۔ یہ بڑی اعزازی بات تھی۔

لیڈی کرزن ہلکی نیلے رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھیں۔ ہز اکسیلنسی کی پوشاک کا حاشیہ بہت بھاری ہندوستانی زردوزی کام کا تھا۔ ویسرائے کا اسٹاف اور ڈیوک آف کناٹ کا پرسنل سٹاف عقب میں تھا۔

امپیریل کیڈٹ رسالہ کے لوگ جانب چپ گھوم کر اپنے گھوڑوں سے اُترے اور میجر واٹسن اور سر پرتاپ سنگھ مہاراجہ صاحب ایدر کی سرغنائی میں پاپیادہ آگے بڑھے اُن کے پیچھے ایجیٹن کپتان کیمرن تھے لوگوں نے اُن کو دیکھکر خوشی کا نعرہ مارا۔ یہ سیدھے مسند پر گیئے اور پرسنل اسٹاف کے ساتھ نشست کی یہ ایک علحدہ گروہ تھا جسکی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ دوسرا گارڈ آف آنر کا گروہ تھا۔

اسکے بعد افتتاح دربار کی رسم شروع ہوئی اس کا بہت بڑا پروگرام نہایت احتیاط کے ساتھ قرار دیا گیا تھا تاکہ اس جزو کارروائی میں شان و شوکت و متانت پیدا ہو سر ہیو بارنس فارن سکرٹیری کو اس انتظام کی ذمہ داری کا بہت بڑا بار تھا وہ آگے بڑھکر ویسرائے کو آداب بجالائے اور افتتاح دربار کی اجازت چاہی۔

ویسرائے نے اجازت دی اور فوراً ہرلڈ (نقیب) میجر میکسول کی طلبی میں یکجائی بنیڈ باجے بجنے لگے جو مع اپنے ترمچیوں کے گھوڑوں پر سوار دروازہ دربار پر موجود تھے۔ وہاں سے بھی جواب میں فوراً ترم بجائے گئے اور ہرلڈ آگے بڑھے۔ پھر دوبارہ اور سہ بارہ ترم بجے اُسوقت یہ لوگ سُرخ رنگ کی زردوزی کام کی وردیاں پہنے ہوئے مسند کے روبرو آکر صف بستہ ہوگئے۔ ہرلڈ نے حکم ویسرائے کے بموجب شاہ و شہنشاہ کا اشتہار پڑھا جس میں حکم تھا کہ اُن کی تاجپوشی کا اعلان یکم جنوری ۱۹۰۳ع کو ایک دربار میں بمقام دہلی کیا جائے۔

میجر میکسول نے اس اعلان کو اسقدر بلند آوازی و خوش آہنگی سے پڑھا کہ تمام اہل دربار نے اُس کو سُنا۔

جب یہ اعلان پڑھ چکے تو شلک سلامی کی ایکسو ایک توپیں
پندرہ منٹ تک چلائی گئیں اور بندوقوں کی باڑھ بھی
ایک مناسب وقت تک چلائی گئیں - پھر ہز ایکسیلنسی
وائسرائے نے اُٹھکے دربار کو اڈریس کیا - جسکی نقل ذیل
میں درج ہے -

لارڈ کرزن نے جب ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کا پیام
اُن کی رعایا کو دیا تو اُس وقت سب سر برہنہ ہوگئے -
تیس منٹ کے بعد دو بجے اسپیچ ختم ہوئی - اور ہرلڈ
اور ٹرمچی پھر سند کے روبرو آئے اور ترم بجائے اُس
وقت ہرلڈ نے بھی اپنے سر سے ٹوپی اُتار لی اور چاہا
کہ شاہ و شہنشاہ کے لیئے خوشی کے تین نعرے بلند
کیئے جائیں - سب نے سروقد استادہ ہوکر بڑے زور
شور سے خوشی کے نعرے مارے - پھر وائسرائے
اور ڈیوک آف کناٹ اور موجودین نے زور سے
خوشی کے نعرے مارے اور اپنی خیر خواہی کی تصدیق
و توثیق کی - اس کے بعد فوج کے نعرۂ خوشی کی آواز
بہت زور سے سننے میں آئی - پھر دعائیہ گت بجائی
گئی اور ایک شلک سلامی ہوئی - اور دربار کی کارروائی
کا دوسرا حصہ ختم ہوا -

نیز ایک ضروری رسم ادا ہوئی کہ ہندوستانی رؤسا
کو وائسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کے روبرو پیش
کرنا باقی تھا - سب رؤسا یہاں موجود تھے - کیونکہ
ڈیوک آف کناٹ کے جلوسی داخلہ کے وقت گیکواڑ
بڑودہ اور مہارانا صاحب اودیپور موجود نہ تھے - مگر
چہار شنبہ کے روز آ گئے تھے - اس رسم کا ایسا بندوبست
ہوا تھا کہ ہر رئیس بموجودگی ڈیوک آف کناٹ وائسرائے
کے ذریعہ سے بذات خاص ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کو
مبارکباد دے سکا +

ہز ایکسیلنسی اور ہز رائیل ہائنس اُٹھکر مسند کے کنارے
پر آ گئے اور رؤسا کو اُن تک لیگئے -
ہز رائل ڈیوک آف کناٹ کے روبرو سے چلے

ہز ہائینس نظام حیدرآباد دکن پیش کیئے گئے - انھوں نے
اڈریس پڑھکر مُبارکباد دی جسے وائسرائے اور ڈیوک
آف کناٹ نے نہایت غور کے ساتھ سُنا - اسکے بعد
گیکواڑ بڑودہ پیش کیئے گئے - اِن کے بعد مہاراجہ صاحب
میسور - ان کے بعد مہاراجہ صاحب ٹراونکور - اور مہاراجہ صاحب
کشمیر پیش کیئے گئے +

علی ہذا القیاس اور بہت سے رئیس پیش کیئے گئے
مگر ایک مہمان پر سب کا خیال رجوع تھا وہ ہز ہائینس بیگم
صاحبہ بھوپال تھیں - تمام ہندوستان میں یہی ایک
عورت حکمران ہیں - یہ ہلکے نیلے رنگ کی پوشاک پہنے
تھیں اور اُسپر زردوزی کا کام بنا ہوا تھا - اُن کی نقاب
ململ کی تھی - اُن کے اکثر زیورات میں زمرد جڑے ہوئے
تھے اور تاج طلائی سر پر رکھے تھیں - اُن کے ہاتھ
میں ایک طلائی صندوقچہ تھا جو اُنھوں نے وائسرائے
کو پیش کیا - وائسرائے نے تعظیماً ٹوپی اُتار کر اُسے قبول
کیا - اور ڈیوک نے فوجی سلام کیا -

جب بیگم صاحبہ اس نذر سے فارغ ہوئیں تو ڈچز آف
کناٹ اور لیڈی کرزن نے بیگم صاحبہ سے باتیں کیں
اور ہز ہائینس کے درجہ کی وجہ سے اُن کا خاص اعزاز
ہوا - خیر خواہی بھوپال تو مشہور عام ہے مگر جب سے
یہ حکمران ہوئی ہیں اُس زمانہ سے خیر خواہی اور بھی بڑھ گئی ہے
بعدہ مہاراجہ صاحب نابھہ پیش ہوئے - ان کے بعد نوجوان
مہاراجہ صاحب پٹیالہ تھے جنکے ہمراہ اُن کے عم بزرگوار
کنور صاحب تھے +

پھر سر پرتاپ سنگھ صاحب و مہاراجہ صاحب گوالیار
و مہاراجہ صاحبان اودیپور - بیکانیر - بوندی - و نوجوان رئیس
کوٹہ و مہاراجہ صاحب کوچ بہار یکے بعد دیگرے پیش ہوئے
ان کے علاوہ صاحبان ذیل بھی موجود تھے -
خان قلات - نوجوان مہتر چترال نواب دیر - رؤسائے جنوب
یہ سب ایک غول میں ہوکر ہوگئے اور لوگوں کا اُن پر بہت
بڑا خیال رجوع ہوا -

آخرکار لوگوں کا پیش ہونا ختم ہوا اور فارن سکریٹری نے دربار ختم ہونے کی اجازت چاہی - اور والیسرائے اور لیڈی کرزن گاڑی پر سوار ہوئے اور لوگوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے -

اسپیچ حضور والیسرائے

اب سے چھ مہینے پیشتر اعلی حضرت ملک اڈورڈ ہفتم ملک معظم انگلستان وقیصر ہند کو شاہان انگلشیہ کا تاج و عصا عطا کیا گیا تھا - سلطنت ہند کے صرف معدودے چند رئیسوں کو اس تقریب میں شریک ہونے کا فخر حاصل ہوا - آج کے دن حضور ملک معظم نے اپنی عنایات خسروانہ سے اپنی تمام رعایائے ہند کو اسی قسم کی خوشیوں میں شریک ہونے کا موقع دیا ہے - اور یہاں اور تمام مقامات ہندوستان میں اس مبارک جشن کے موقعہ پر خواہ راجگان و نوابان و رئیسان و سرداران ہند جو حضور ممدوح کے تخت کے ستون ہیں - خواہ یوروپین اور ہندوستانی حکام جو حضور عالی کی سلطنت کا انتظام بحسن وخوبی تمام و جانفشانی مالا کلام بجالاتے ہیں - خواہ انگریزی و ہندوستانی افواج جو اسقدر نمایاں بہادری کے ساتھ حضور ممدوح کے حدود ممالک کی حفاظت و نگرانی کرتی اور حضور ممدوح کی طرف سے میدان جنگ میں جان فدا کرتی ہیں - خواہ ہندوستان کی تمام اقوام کے وفادار باشندوں کی ایک جماعت بیشمار - جو باوجود ہزاروں قسم کے اختلافات حالات و خیالات و عادات کے بطیب خاطر سلطنت عظمی کی اطاعت میں متحد و متفق ہیں - سب کے سب بیک جا مجتمع ہیں - اپنی تاجپوشی کی تقریب کو اس طور پر ہندوستان میں انجام دینے کی غرض خاص سے حضور ملک معظم نے مجھے بحیثیت نائب السلطنت ہونے کے اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے - اور خاص کر کے اس جشن کی عظمت و رفعت کے اظہار کی غرض سے اعلی حضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والا تبار عالیجناب ڈیوک آف کینات کو اس تقریب میں شریک ہونے کا ارشاد فرما کر ہم لوگوں کی عزت افزائی فرمائی ہے -

اب سے پچیس ۲۵ برس پیشتر اسی مہینے کی اسی دن میں اسی قدیم شہر میں جو یادگار شاہان نامآور دکارہائے قابل الذکر ہے - اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا اول قیصرہ ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کی گئی تھیں - یہ کام حضور ممدوح کی اُن کی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل میں اور اُن کے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت و انقیاد و متفق ہونے کے ثبوت میں کیا گیا تھا - اس سے ربع صدی یعنی پچیس ۲۵ برس بعد آجکے روز اس سلطنت وسیع کے اتحاد میں کچھ کمی نہیں بلکہ زیادتی ہوگئی ہے وہ بادشاہ جسکی اظہار اطاعت کیواسطے ہم لوگ مجتمع ہوئے ہیں - اپنی رعایائے ہند کے درمیان کچھ کم ہر دلعزیز نہیں ہے - کیونکہ انھوں نے اسکی شکل اپنی آنکھوں دیکھی اور اس کی آواز اپنے کانوں سنی ہے - وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہوا ہے جو دنیا میں نہ صرف سب سے زیادہ نامی و گرامی ہے بلکہ سب سے زیادہ محکم و پائدار بھی ہے اور وہ نکتہ چین جنھیں اس بات کی تصدیق سے انکار ہو - کہ سلطنت ہند کا قبضہ - اور حضور ملک معظم کی رعایائے ہند کا وفادارانہ تعلق اور خدمت اس تخت کے استحکام کے لئے اولی بنیادوں میں سے نہیں ہے غلط خبریں سُنے ہوئے ہونگے بلکہ میری دانست میں یہ باتیں اُسکے احکام کی شروط لازمی میں سے ہیں - جسطرح ہندوستان اپنے ذاتی اور موروثی فخر سے معمور ہے - اُسی طرح اس وفاداری و نمکحلالی کی روشنی سے منور ہے - جسکی از سر نو جانب غرب سے افزائش کی گئی ہے - اپنے اولوالعزم طالبوں کی بڑی جماعت میں جو قرناً بعد قرن اسکی طلب و تلاش میں آتے گئے - اس نے صرف اسی سے اپنی رضامندی

ظاہر کی جس نے اُس کے نزدیک اپنا اعتبار بھی پیدا کیا + دُنیا کے کسی دوسرے حصّے میں ممکن نہیں ہے کہ ایک ایسا منظر جسکا ہم آج یہاں مشاہدہ کر رہے ہیں دیکھنے میں آئے میں اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہیں کرتا ہر چند کہ اُس کے لاثانی ہونے کا مجھے یقین ہے - میں اُس حقیقت کی طرف - جسکا یہ مجمع گویا مجاز ہے اور اُن لوگوں کی طرف سے جنکی کیفیات قلبی کا یہ مجمع اظہار کرتا ہے اشارہ کرتا ہوں - مختلف ریاستوں کے نوّے سے زیادہ والی جنکی مجموعہ آبادی چھ کروڑ آدمیوں کی ہے اور جن کے ممالک پچپن ۵۵ درجہ طول تک پھیلے ہوئے ہیں اپنے مشترک حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں - ہم اُن کے اس جوش وفاداری کی نہایت قدر کرتے ہیں جو اُنھیں اس اس قدر فاصلوں سے دہلی تک کھینچکر لایا ہے اور جس کے لئے اکثر کو بہت کچھ تکلیف اور اخراجات بھی برداشت کرنا پڑا ہے اور ابھی تھوڑی دیر میں مجھے اُن کی خاص زبانوں سے حضور ملک معظم تک اُن کی طرف سے مبارکباد پہنچانے کا پیغام سُننے کی عزت حاصل ہوگی - ۵۰ عہدہ دار اور سپاہی جو یہاں موجود ہیں ہندوستان کے قریب قریب دو لاکھ تیس ہزار جوانوں میں سے منتخب کرکے بُلائے گئے ہیں - اور اُنھیں خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی سپاہ ہیں - سربر اوردگان جماعتہائے ہند عہدہ دار اور غیر عہدہ دار جو یہاں موجود ہیں تیئیس ۲۳ کروڑ سے زیادہ آدمیوں کی جماعت کی وکالت کرنے والے ہیں - اس لئے حقیقت میں اس بات کا دعوے کیا جاسکتا ہے کہ اس تماشہ گاہ میں روحانی طور پر بلکہ حکمران اور نائبوں کے اعتبار سے جسمانی طور پر بھی تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہاں موجود ہے سب کے سب میں ایک ہی جوش دل کی رُوح پھونکی گئی ہے اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں - اگر کوئی سوال کرے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی دلی جوش نے اُن کثیر التعداد منتشر جماعتوں کو ایک جگہ کھینچ بُلایا - اور اُنھیں متحد کر دیا ہے - تو جواب اُسکا یہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھ وفاداری اور اُس کے عدل اور کریمانہ حکومت پر اعتماد - دو نو مترادف الفاظ ہیں - یہ نہ صرف ایک ولی جوش کا اظہار ہے بلکہ ایک تجربے کی گویا لوح منقش اور اعتقاد کا اقرار ہے - اسلیئے کہ اُن کروڑوں آدمیوں میں سے اکثر کو حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے - بعضوں کو اُن کے حقوق و اختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے - بعضوں کے لیئے باعزت مشغولیوں کی راہیں فراخ و کشادہ کردی ہیں - عامہ خلایق کے حال پر مصیبت کے وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے - اور سب کے ساتھ عادلانہ انصاف برتتے - اُنھیں ظلم و ستم سے نجات دینے اور تربیت و تعلیم اور امن و امان کے فیوضات عطا کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے - ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک بڑی کامیابی ہے - عادلانہ اور منصفانہ برتاؤ سے اس ملک پر قبضہ قایم رکھنا اس سے بھی بڑھکر کامیابی ہے - عاقلانہ تدابیر مُلکی سے اُس کے اجزا منتشرہ کو ایک مجموعہ مستحکم بناکر برقرار رکھنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ ہے +

اس تاجپوشی کے دربار کے انعقاد کے بھی اغراض و مقاصد ہیں - اب میرا یہ فرض ہے کہ حضور ملک معظم کے اُس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایائے ہند تک پہنچائے جانے کی فرمایش کی ہے آپ لوگوں کے سامنے پڑھکر سُناؤں

حضور ملک معظم و قیصر ہند کا پیغام مبارک فرجام

مجھے نہایت خوشی ہے کہ اُس پُر شوکت موقع پر جبکہ میری ہندوستانی رعایا میری تاجپوشی کی خوشیاں کر رہی ہے میں اُنھیں خوشنودی و مبارکبادی کا پیغام بھیجتا ہوں

اُس تقریب میں جو لندن میں انجام پائی صرف معدودے چند والیان ریاست و وکلائے ہند شریک ہو سکے - اِس لئے مینے اپنے نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کو ہدایت کی کہ وہ دہلی میں ایک بڑا دربار منعقد کریں تاکہ تمام والیان ریاست، باشندگان ہند اور سرکاری حکام اِس مبارک موقع پر خوشیاں منا سکیں - جب میں ۱۸۷۵ء میں ہندوستان کی سیر کو گیا تھا تب سے اُس مُلک اور اُسکے باشندوں کی محبت میرے دلنشین ہوگئی ہے اور میرے خاندان اور تخت کی اُن میں جو دلی اور وفادارانہ خیرخواہی ہے اُس سے میں پُوری طرح باخبر ہوں - گذشتہ چند برسوں میں اُن کی محبت اور وفاداری کی بہت سی دلیلیں ظہور میں آچکی ہیں - اور میری سلطنت وسیع کے محاربات وفتوحات میں میری ہندوستانی افواج نے نمایاں خدمتیں کی ہیں -

مجھے اُمید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز ہمراہی پرنسس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس مُلک ہندوستان سے شخصی طور پر واقفیت حاصل کرینگے - جس کی نسبت ہمیشہ سے میری خواہش رہی ہے کہ وہ دیکھتے اور وہ خود بھی اُس کی سیر کے اُسی درجہ مشتاق ہیں اگر ممکن ہوتا تو میں اِس مہتم بالشان موقع پر بجوشی خود بہ نفس نفیس ہندوستان آتا - بہرکیف مینے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کیناٹ بہادر کو جو ہندوستان میں بہت کچھ شہرت حاصل کر چکے ہیں بھیجا ہے - تاکہ اُس جشن میں جو میری تاجپوشی کی خوشیاں منانے کے لیئے انجام دیا جائے - میرے خاندان کی طرف سے کوئی شخص موجود رہے -

جب سے میں اپنی والدہ مکرمۂ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریا مرحومۂ اول قیصرۂ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہوں میری یہی خواہش رہی ہے کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اُصول جنھوں نے ایک متعجب خیز طور پر رعایائے ہند کے دلوں میں جناب ممدوحہ کی عظمت ومحبت پیدا کردی تھی بے کم وکاست برقرار رہیں - تمام باشندگان ہند کو خواہ وہ رئیس معاون ہوں یا رعیت مطیع - میں پھر از سر نو یقین دلاتا ہوں کہ میں اُن کی آزادیوں کا خیال رکھوں گا اُن کے مدارج اور حقوق کا لحاظ کرونگا - اُن کی ترقی مد نظر رکھونگا اور اُن کے فلاح وبہبودی میں کوشاں رہونگا - اور میری حکومت کے یہی اعلیٰ اغراض ومقاصد ہیں اور یہی مقاصد انشاء اللہ تعالیٰ - میری ہندوستان کی سلطنت وسیع کی روز افزوں مرفہ الحالی اور اُس کے باشندونکی مزید شادمانی وکامرانی کا باعث ہونگے -

حضرات والیان ریاست وباشندگان ہند ! یہ اُس شہنشاہ عالیجاہ کے الفاظ ہیں جسکی تاجپوشی کی خوشیاں منانے کے لیئے ہم لوگ جمع ہوئے ہیں یہ اُن افسروں کے دلوں میں جو اُس کی خدمت بجالاتے ہیں تحریک پیدا کرتے اور اُن کے لیئے آواز غیب کا کام دیتے ہیں اور عامۂ رعایا کے رُوبرو اولوالعزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہیں - ہم میں سے اُن لوگوں کے دلوں میں جو میری اور میرے ہم منصبوں کی طرح حضُور ملک معظم کی سلطنت کے مدار ریاست ہیں ایسی نیت پیدا کرتے ہیں جسکو ہماری حرکات وسکنات کا راہنما اور ہماری سیاست ملکی کا دستور العمل ہونا چاہیئے ایسا زمانہ کبھی نہیں گذرا کہ ہمیں اس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی اور نرم دلی کو اُس سیاست ملکی کے اوصاف ضروریہ میں سے ہونا چاہیئے - جنھوں نے زیادہ تکلیفیں سہی ہیں وہی عنایت وکرم کے بھی زیادہ مستحق ہیں جنھوں نے پُوری طرح سے خدمت گذاری کی ہے وہی انعام و صلہ کے بھی پُوری طور سے سزاوار ہیں - اِس سلطنت وسیع کی پچھلی لڑائیوں میں والیان ریاستہائے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلواریں ہماری تائید وتقویت کے لئے پیش کی ہیں اور دوسری مشکلوں میں بھی مثلاً جو خشکسالی وقحط کے مقابلہ میں اُٹھانی پڑی ہیں اُنھوں نے اپنی کارروائیوں میں اُسی قسم کی شجاعت وعالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے

جو آرام اور سہولتیں اُنھیں اِس وقت حاصل ہیں اُن میں اضافہ کرنا مشکل ہے اور اُس سلامتی میں جس کے استحکام میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہے بااینہمہ ہم اِس بات کے بیان کرنے سے خوش ہیں کہ گزشتہ قحط کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو جو قرضے دیسی ریاستوں کو دیئے ہیں یا اُن کی ذمہ واری کی ہے سرکار دولتمدار تین برس کی میعاد تک اُن کا سُود لینے سے باز رہیگی اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ریاستیں جنپر یہ عنایت کیجاتی ہے اُس سے بخوشی تمام استفادہ کرینگی - اِس بڑے مُلک میں اور بھی زیادہ کثیر التعداد جماعتیں ہیں جن کے حقمیں امداد کو وسعت دینے سے ہمیں خوشی حاصل ہوگی اور ہمیں اُمید ہے کہ عنقریب اُن کی عافیت اور بہبُودی میں کچھ اضافہ کا اعلان کر سکینگے۔ سال حسابی کے درمیان ارادہ کا اظہار قرین مصلحت اور حسابوں کے نقشوں کا تیار کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بہرکیف اگر موجودہ صُورت حال قائم رہی اور اگر ہمیں ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھ آیا جسکے ہاتھ آنے کی ہمیں بہمہ وجوہ اُمید ہے تو میں اُمید قوی رکھتا ہوں کہ حضوُر ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہائے اولین گذرنے نہ پائینگے کہ گورنمنٹ ہند کچھ مالی امداد کے ذریعہ سے اُن کے ساتھ اپنی ہمدردی اور توجہ کا اظہار کر سکے گی - اُن کا وفادارانہ صبر سالہائے تکلیف و عسرت میں اسقدر نمایاں ہوا ہے کہ میں نہایت خوشی کے ساتھ اِس امداد کو پیش نظر رکھتا ہوں اب میں عنایت اور مہربانی کی اُن دوسری کارروائیوں کا ذکر کرنا جنھیں ہم نے موجُودہ تقریب کے ساتھ وابستہ کیا ہے ضروری نہیں سمجھتا - اِس لئے کہ وہ باتیں اور جگہ مندرج ہیں لیکن مجھے عہدہ داران فوج کے حق میں اِس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہے کہ آیندہ سے انڈین اسٹاف کور کا لقب منسُوخ ہو جائیگا - اور یہ کہ وہ حضوُر ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقہ میں شمار کئے جائینگے -

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند! اگر ہم ایک لحظہ کے لیئے زمانہ مستقبل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں تو بلاشُبہ اِس مُلک کیواسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہونگے - ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہیں خواہ وہ آبادی - تعلیم - اسباب روزگار - یا معیشت کے خصوص میں ہو - جسکا حل تدبیر مُلکی کی طاقت سے باہر ہو - اُنہیں بہتیروں کا حل ان دنوں ہماری نگاہوں کے سامنے کیا جا رہا ہے - اگر برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان دونوں کی مجموعہ قوت سے ہماری سرحد پر امن و امان برقرار رہے اگر اُن کے درمیان رئیسوں اور رعایا کے درمیان فرنگیوں اور ہندوستانیوں کے درمیان اور حاکم و محکوُم کے درمیان رشتہ یگانگی و اتحاد مضبوط و مستحکم رہے اور اگر فصل و موسم بھی اپنی فیاضیوں میں کوتاہی نہ کریں تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز نہیں روک سکتی - اگر خداوند تعالےٰ نے چاہا ہے تو ہندوستان آیندہ زمانہ میں وہ ہندوستان ہوگا جسکی زرخیزی رُو بہ تنزلی ہو - جسکی آیندہ اُمیدیں مفقوُد ہوں - یا جس میں بجا شکایت یا ناراضی کی بُو پائی جائے - بلکہ یہ وہ ہندوستان ہوگا جس میں جدوجہد کو وسعت ہوگی - قابلیتیں عالم خواب سے بیداری کی حالت میں ہونگی بہبُودی - مرفہ الحالی رُو بہ ترقی ہوگی - اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائے گی - مجھے اپنے مُلک کی ایمانداری اور خلوص نیت پر اعتماد کلی ہے - اور اِس ملک ہند کی نامحدُود قابلیتوں پر بھروسہ رکھتا ہوں - لیکن اُن آیندہ صوُرتوں کے ظہُور میں آنے کے واسطے ایک شرط لازم ہے - یعنی کہ دولت عظمیٰ کے اختیار و تسلط میں کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے اور یہ صورت حال سوائے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسی سرداری میں پائدار و برقرار نہیں رہ سکتی -

اب میں اُن بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہوں - میری دلی خواہش ہے کہ باشندگان ہند اِس بڑے اجتماع کو مُدتوں یاد رکھینگے کہ اسی کے ذریعہ ایک نہایت

پُرشوکت موقع پر انھیں اپنے شاہنشاہ عالی جاہ کے خصایل ذاتی کو دریافت کرنے اور اُن کے نیک خیالات کے سُننے کی عزت حاسل ہوئی - میں اُمید کرتا ہوں کہ اس کی یاد - خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی اور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا عہد حکومت جو ایسے سعید و مبارک طور پر شروع ہوا ہے ہندوستان کے صفحات تاریخ اور اُس کے باشندوں کے صفحات دل پر تا ابد باقی اور منقش رہیگا - ہم دعا کرتے ہیں کہ اُس قادر مطلق مالک ارض وسما کے فضل وکرم سے شاہنشاہ معدوحکی سلطنت اور حکومت سالہاسال قائم رہے آپ کی رعایا کو روز افزوں بہبودی اور ترقی خیالات ہو - آپ کے عہدہ داروں کے نظم ونسق ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مُہر ثبت رہے اور آپ کی سلطنت وسلامتی اور برکتیں تا ابد قائم رہیں حضور ملک معظم وقیصر ہند کی عمر دراز ہو ! +

شاہی دعوت

دوسری جنوری کی شب کو سرکاری دعوت میں ہز اکسلنسی ویسرائے نے ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ اور بہت سے نامور مہمانوں کو مدعو کیا اور شاہ وشہنشاہ کا جام صحت تجویز کرتے وقت فرمایا -

یور رائل ہائینسز - یور اکسلنسیز - مائی لارڈ اور جنٹلمین - ہز میجسٹی شاہ وشہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کرنے کے لئے میں اُٹھتا ہوں - آج سہ پہر کو ہم نے ایک بہت بڑی رسم کامیابی (نعرۂ خوشی) سے ادا کی جو اس مُلک میں ہز میجسٹی کی تاجپوشی کے متعلق تجویز کی گئی تھی - وہ کیفیت ایسی تھی کہ ہر ایک شخص کو اُسے دیکھکر جوش پیدا ہوگیا ہوگا (نعرۂ خوشی) اُس سے ہر یورپین یا ہندوستانی باشندۂ مُلک ہٰذا کو بخوبی تمام معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ کس کے عہد حکومت میں ہے اور بہت مستعدی وقوت کے ساتھ دور دراز فاصلہ سے اس بہت بڑی پولیٹیکل کل کی خاص نگرانی کیجاتی ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمارے نامور مہمانوں کے بھی یہ امر نقش دل ہوا ہوگا کہ ہندوستان ایک ہیچ مقام نہیں ہے جسکا بار اُس کی وابستگی کے سبب سے برٹش سلطنت پر پڑتا ہو بلکہ یہ بجائے خود ایک سلطنت اور بر اعظم اور اپنے لوگوں اور قدیم یادگاروں کے سبب سے نہایت آسودہ ہے اور اُس کو اپنی قوت وطاقت پر اعتماد کلّی ہے اور آئندہ کے کاموں کے لئے اس کی بہت بڑی قوت ظاہر ہے (زور سے نعرۂ خوشی) سلطنت متحدہ وآنروے سمندر کے برٹش مقبوضات کی شاہی بہت بڑی زبردست ہے اور اعلیٰ درجہ کا خطاب ہے مگر شہنشاہی ہند اُس سے کچھ کم نہیں ہے بلکہ بعض بعض حالات میں اُس سے زیادہ ہے - (نعرۂ خوشی) کیونکہ یہاں زبردست سلطنتیں جو اُس زمانہ میں نہایت سرسبز تھیں جب انگلشمین صحرا بصحرا پھرا اور اپنے جسم کو طرح طرح سے رنگا کرتے تھے - برٹش کالونیاں محض ویران مقامات اور جنگل تھیں - ہندوستان نے تاریخ حال ومذہب میں ایسا گہرا نشان چھوڑا ہے جیسا کسی سلطنت میں نہیں ہوا (نعرۂ خوشی) اور یہ امر کہ برٹش شہنشاہ ایک زمانہ میں وہ کارروائی کرسکے جو اُس کے کسی پیشرو نے نہیں انجام دی - سکندر ذوالقرنین کو کبھی یہ خیال بھی نہوا نہ اکبر نے کبھی اُس کو انجام دیا یعنی امن وامان کو قائم اور اسقدر بکثرت عوام کو یکدل کرنا ایسا ہے جو میری رائے میں تاریخ میں نقش دل ہونے والی عجیب وغریب اس دُنیا میں حیرت انگیز شے ہے (نعرۂ خوشی)

یور رائل ہائینسز اور یور اکسلنسیز وجنٹلمین ! میں اس امر کے بیان کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ آج ہم لوگوں کی طبیعت میں اس امر کا بڑا افسوس ہے کہ ہز میجسٹی اس موقع پر رونق افروز نہ تھے کہ رؤساء اور اہل ہندوستان کا نہایت فرمانبرداری کا آداب بنفس نفیس قبول فرماتے (نعرۂ خوشی) فی الحقیقت اس امر کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ شہنشاہ ہند یہیں آکر تاجپوش ہو بلکہ دو برس ہوئے جب تخت خالی ہوا تھا اُسی زمانہ میں ہز میجسٹی ہمارے

مُسلمہ شاہ و شہنشاہ ہو گئے۔ مگر ہندوستان نہایت اُنس و محبّت کے ساتھ اُن کے روئے مبارک کی زیارت اور اُن کی آواز کی سماعت کرنا چاہتا تھا۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ جسقدر زمانہ گزرتا جائیگا اور سائینس کے کسحر سے فاصلہ میں کمی ہوتی جائے گی تو کسی نہ کسی زمانہ میں ویسرائے حال کے ایسے آیندہ موقع پر آسیب اور مدفضول کی طرح خارج کیا جائے اور شخص اصلی یہاں موجود ہو (نعرہ خوشی) خیر یہ تو جب ہوگا ہو گا۔ اِسوقت ہم سب ایک فرمانروا کے اظہار اعزاز کے لیئے یہاں موجود ہیں گو وہ بظاہر نظروں سے غائب ہے مگر ہمارے دل میں متمکن ہے اور شاہانہ پیام سے جسکے پڑھنے کا آج سہپر کو مجھے افتخار حاصل ہوا ہے ظاہر ہے کہ اِس فرمانبرداری پر وہ کسقدر نازاں اور اہل ہندوستان کے مفید امور میں کسقدر رجہ مصروف و منہمک ہیں (نعرہ خوشی)

دربار میں میرا فرض تھا کہ ہز میجسٹی کے خراجگزاروں اور رعایا کو اڈریس کروں جو وہاں اپنی جانب سے اظہار فرمانبرداری کرتے اور شہنشاہی الفاظ سُننے کے لیئے جمع ہوئے تھے مگر آج شب کو بہت غیر ملک کی سلطنتوں کے قائم مقام اور اعلیٰ درجہ کے اشخاص اِس میز پر موجود ہیں اور جو روئے زمین کے تمام حصص سے آئے ہیں لہذا میں یہ امر ظاہر کرتا ہوں کہ قبضہ ہندوستان سے اور بیرونجات کی بھی ذمہ داریاں ہیں اور میں بخوشی کہتا ہوں کہ صوبجات مشرق اور تمام سلطنتوں سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ ہم کو بہت بڑی دوست سلطنت جاپان کے قائم مقام کی صحبت کا افتخار حاصل ہوا آج ہمارے دربار میں ہمارے دوست اور ساتھی امیر افغانستان کے سفیر و قایم مقام اور ہماری دوست سلطنت نیپال اور سلطان مسقط کے قائم مقام موجود تھے اور دو زبردست سلطنتوں یعنی فرانس و پرتگال کے ہندوستانی مقبوضات کے گورنر جنرل ہمارے مہمانوں میں ہیں اور اُن سے صُلح کُن دوستی کا سلسلہ برابر چلا آتا ہے (نعرہ خوشی)

اِس کے علاوہ آزوئے سمندر کی بڑی بڑی برٹش کالونیوں یعنی آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے قایم مقام موجود ہیں جنکا ستارہ بخت عروج پر ہے اور جسقدر ان گورنمنٹوں کو ہم سے قربت کے ساتھ تعلق ہوتا جائے گا اُن کا ستارہ اور چمکتا جائیگا۔ پھر امپیریل لیجسلیچر کے اعلیٰ درجہ کے ممبر اور ہُوس آف لارڈ اور ہوس آف کامنس کے لوگ موجود ہیں جو اِس بہت بڑی رسوم میں ہمارے شریک ہونے کے لیئے سفر بحری طے کرکے آئے ہیں (نعرہ تعریف) لہذا میں اُس دعا کا مستحق ہوں کہ یہ محض لوکل جشن نہیں ہے بلکہ شہنشاہانہ سنجیدگی کا جشن ہے جسکا اثر دُور دُور تک ہوگا اور اسکا عملدرآمد ہوگا اور ہم نے ایسے لوگوں کی موجودگی میں جو برٹش سلطنت اور ہماری قایم شدہ عملداری ایشیا میں نمونہ ہیں جو کارروائی کی ہے اُس میں ہمارے ہمسایوں کے دوستانہ خیالات ہیں اور آزوئے سمندر کے ہمارے تمام عزیز و اقارب متفق ہیں۔ اب میں جام تندرستی تجویز کرتا ہوں (زور سے نعرہ خوشی)

اب میں نہایت ہی ادب و فرمانبرداری و جوش کے ساتھ ہز میجسٹی شاہ و شہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کرتا ہوں (زور سے متواتر نعرہ خوشی)۔

یہ جام تندرستی نہایت اعزاز کے ساتھ نوش کیا گیا۔

اِس کے بعد ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کا جام تندرستی تجویز کرنے کے لیئے پھر استادہ ہوئے اور فرمایا۔

یور رائل ہائینس و یور اکسیلنسیز و مائی لارڈ و جنٹلمین۔

آج شام کو میں آپکے سامنے ایک اور جام تندرستی بھی تجویز کرونگا۔ میں تو بیان کر چکا ہوں کہ ہز میجسٹی شاہ و شہنشاہ کو اِس امر سے کسقدر افسوس ہوا کہ وہ اپنی تاج پوشی کے جشن میں شریک ہو سکے مگر یہ امر یہ غیر ممکن تھا ہز میجسٹی نے وہ کارروائی کی کہ اگر تمام اہل ہندوستان سے رائے لیجاتی تو وہ اسی کارروائی پر ووٹ کرتے (زور سے نعرہ تعریف) یعنی اُنھوں نے اپنی طرف سے یہاں شریک ہونے کے لیئے خاندان شاہی کے ایک

بلکہ ایک اپنے عزیز قریب کو مقرر کیا اور چونکہ شہزادہ و شہزادہ بیگم ویلز اب کے موسم سرما میں یہاں تشریف نہیں لا سکتے تھے گو ہمیں اُمید ہے کہ یہ افتخار چند روز بعد ہمیں حاصل ہوگا لہذا ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ نے اپنے بھائی ڈیوک آف کیناٹ کو یہاں آنے کے لئے منتخب کیا (زور سے نعرہ خوشی) آج کی رسوم میں اور اسوقت کی ہز رائل ہائنیس کی موجودگی سے ہم سب لاثانی طریقہ سے خوش ہیں (نعرہ خوشی) ہمارے یہ خیالات اس وجہ سے ہیں کہ ہم ہز رائل ہائنیس کی تشریف آوری سے تصور کرتے ہیں کہ واقعی شاہ و شہنشاہ کو ہندوستان کا کیا خیال ہے اور کوئی ایسا شہزادہ نہیں ہے بلکہ مجھکو یہ کہنا چاہیئے کہ کوئی افسر نہیں ہے کیونکہ ہز رائل ہائنیس نے ہم لوگوں کی طرح ہندوستان میں تاج کی خدمات کی ہیں جنھنے اپنے تئیں ہر فرقہ کے لوگوں میں ایسا ہر دلعزیز کیا ہو یعنی ہز رائل ہائنیس نے سپاہیوں اور سولینوں یوروپینوں اور ہندوستانیوں میں اپنے تئیں عزیز دل بنایا ہے (زور سے نعرہ خوشی) پس اُن کا ہم لوگوں میں آنا صرف شاہ و شہنشاہ کے ڈپلومیٹ کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دوست قدیم کی صورت سے ہے جسکی تمام ہندوستان نہایت بزرگی مانتا اور اُن سے محبت کرتا ہے (نعرہ خوشی)

اگر میں جام تندرستی کے بیان سے ایک لمحے کے لئے تجاوز کرنے پاؤں تو کہوں کہ ان خیالات کو اس امر سے اور بھی ترقی ہوگئی کہ ہز رائل ہائنس اپنے ساتھ اُس شہزادے کو لائے جسکی شہرت تمام ہندوستان میں اُنھیں کے برابر ہے

اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے خاندان شاہی کے ایک اور شخص کو بھی کس خوشی کے ساتھ دیکھا یعنی ہز رائل ہائنیس گرینڈ ڈیوک ہسی جو خود حکمران فرمانروا اور ہماری ملکہ آنجہانی کے پوتے ہیں جنھوں نے یہاں تشریف لاکر ہمکو افتخار بخشا اور ہم سب کو خوش کیا (زور سے نعرہ خوشی)

اب میں پھر اپنے مطلب پر عود کرتا اور اُمید کرتا ہوں کہ ہز رائل ہائنیس ڈیوک آف کیناٹ ہز مجسٹی شاہ پر اُنکی سلطنت ہندوستان کی سرسبزی و خیر خواہی کا حال ظاہر کرینگے اور میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ اُن کے تشریف لائے اور بہت بڑے موقع پر ہم لوگوں میں اُن کی موجودگی کو ہم بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہیں (نعرہ خوشی) ہمکو دہلی میں جو کام لاحق ہیں جب وہ انجام پا جائیں گے تو ہمکو اُمید ہے کہ اُن کے لئے نہایت عمدہ اور خوشگوار دورہ کا انتظام کریں تا کہ ہز رائل ہائنیس اُن لوگوں میں جنسے یہ زیادہ مانوس ہیں سیاحت کرسکیں اور جب وہ ہمارے ساحل سے اپنے جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوں گے تو اُمید کرتا ہوں کہ ہندوستان اُن کو اور ڈچز کو ہمیشہ یاد رکھیگا کیونکہ اس مُلک کے یوروپین اور ہندوستانیوں کو اُن سے نہایت ہی محبت و اُلفت ہے (زور سے نعرہ خوشی)

جنٹلمین اب میں تم سے چاہتا ہوں کہ ہز رائل ہائنیس ڈیوک و ڈچز کیناٹ کے مع الخیر سفر کا جام تندرستی نوش کرو (زور سے نعرہ خوشی)۔

یہ جام تندرستی نہایت گرمجوشی سے نوش کیا گیا۔

جب ہز رائل ہائنیس جام تندرستی کا جواب دینے کے لئے استادہ ہوئے تو لوگوں نے نہایت گرمجوشی ظاہر کی۔ ہز رائل ہائنیس نے فرمایا۔

یہ امر میرے نہایت نقشدل ہوا کہ اس بہت ہی مبارک موقع پر آپ نے میرا جام تندرستی کسطرح تجویز کیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب ہز مجسٹی شاہ نے مجھکو اطلاع دی کہ اُن کی یہ خواہش ہے کہ وہ مجھکو اپنے خاندان کی طرف سے دربار تاجپوشی دہلی میں بھیجیں تو مجھکو نہایت ہی رضامندی و خوشی حاصل ہوئی تھی (نعرہ خوشی) مجھکو یہ اُمید کبھی نہ تھی کہ یہ خوشی مجھکو حاصل ہوگی۔ اب میری سپاہیانہ خدمات اور ہی ملک میں ہیں اور وہ یہاں کی نسبت اور ہی کچھ ہیں۔ ڈبلن دہلی کی نسبت اور ہی قسم کا مقام ہے (قہقہہ) جب مجھ سے یہ کہا گیا کہ پھر مجھے ہندوستان آنا پڑیگا تو مجھکو نہایت ہی حیرت ہوئی تھی۔ مجھکو یہاں آنے سے نہایت مسرت حاصل ہوئی۔ اور جس شخص



ملکہ الگزینڈرا



شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم



ہز رویل ہائنس ڈیوک
آف کناٹ



ہز اکسلنسی لیڈی کرزن



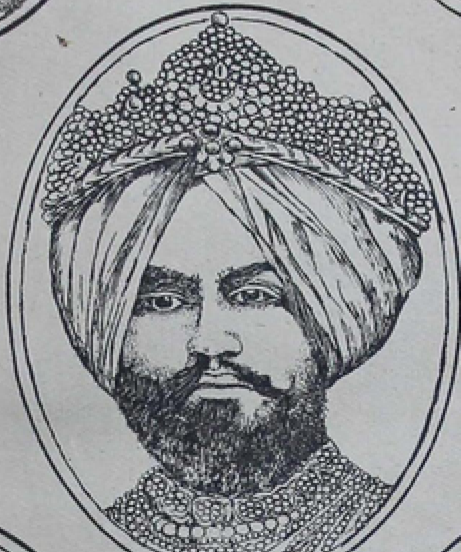
ہز اکسلنسی لارڈ کرزن گورنر جنرل ہند



ہز ہائینس مہاراجہ پالی ٹنا



ہز ہائینس مہاراجہ کیتھل



ہز ہائینس مہاراجہ صاحب
کپور تھلہ



ہز ہائینس مہاراجہ شاہ پور



ہز ہائینس مہاراجہ جے پور



ہز ہائینس نواب صاحب مالیر کوٹلہ



ہز ہائینس وزیر نیپال



ہز ہائینس سردار کالسیہ



ہز ہائینس مہاراجہ صاحب دیواس کلاں



ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اجیگڑھ



ہز ہائنس مہاراجہ میسور



ہز ہائنس مہاراجہ ٹراونکور



ہز ہائنس نظام حیدر آباد



ہز ہائنس مہاراجہ اندور



ہز ہائنس نواب صاحب جوناگڈہ



ہز ہائنس مہاراجہ کوچ بہار



ہز ہائنس مہاراجہ دربھنگہ



ہز ہائنس مہاراجہ بڑودہ



ہز ہائنس راجہ اٹیاپرم



ہز ہائنس مہاراجہ بوبلی



ہز ہائنس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ ایدر



ہز ہائنس مہاراجہ صاحب پٹیالہ



ہز ہائنس مہاراجہ رام ند



ہز ہائنس مہاراجہ صاحب رتلام



ہز ہائنس مہاراجہ صاحب الور



ہز ہائینس مہاراجہ پدکوٹی



ہز ہائینس مہاراجہ بنارس



ہز ہائینس مہاراجہ صاحب
جے پور



ہز ہائینس رانا پوربندر



ہز ہائینس مہاراجہ ٹھاکر صاحب بھاؤنگر



ہزہائنس راجہ رام سنگہ برادر مہاراجہ جموں



ہزہائنس مہاراجہ جموں



ہزہائنس مہاراجہ سیندھیا
گوالیار



ہزہائنس راجہ گڈھوال



ہزہائنس راجہ دین گوپال

فیل لارڈ کرزن مع ہمراہی لیڈی صاحبہ





ہزہائنس مہاراجہ

ہزہائنس سری مہاراؤ کچھ

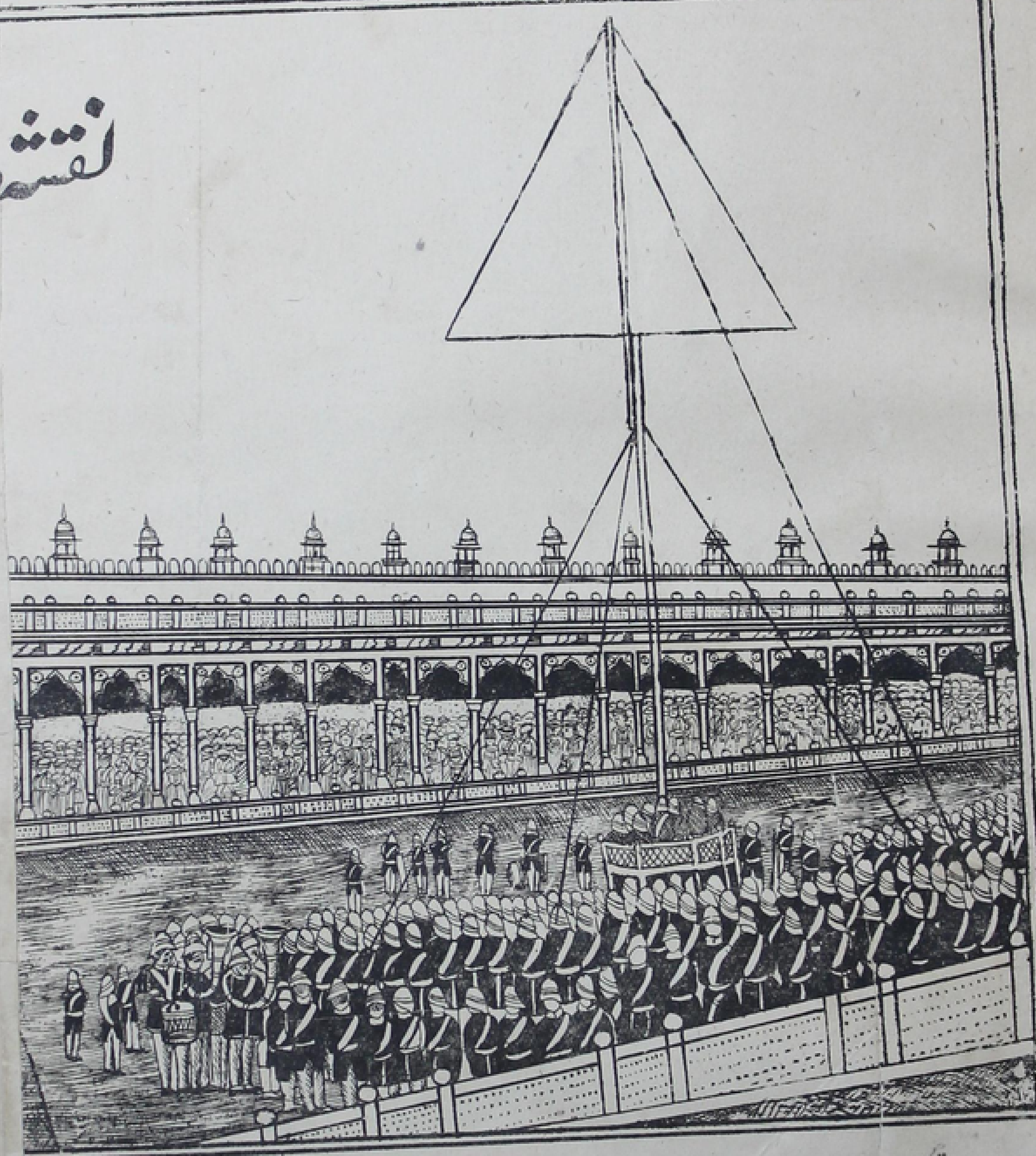


ہز ہائنس راجہ گڈھوال



ہز ہائنس راجہ [illegible]

نقشہ



ہز ہائنس سری مہاراؤ کچھ

ہز ہائنس مہاراجہ




ہزہائنس راجہ گنڈسوال

ہزہائنس راجہ دین گوپال



ہز ہائنس مہاراجہ صاحب جودھپور



ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بھرت پور

ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال



ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال



ہز ہائنس مہاراجہ



ہز ہائنس سری مہاراؤ کچھ



ہز ہائنس ٹھاکر نینی تال



ہز ہائنس نواب باندہ

ہز ہائینس نواب مرشد آباد



ہز ہائنس نواب مرشد آباد



ہز ہائینس دہرنگ دہرہ





ہزہائنس مہاراجہ صاحب نابھ



ہزہائنس مہاراجہ صاحب اجودھیا

ہزہائنس نواب صاحب بہاولپور



ہزہائنس نواب صاحب جاولپور



ہزہائنس مہاراجہ صاحب جیپور



ہزہائنس مہاراجہ صاحب اٹہ



ہز ہائنس مہاراجہ چرکھاری



ہز ہائنس مہاراجہ بیکانیر

ہز ہائنس راؤ علی پورہ



ہز ہائنس راؤ علی پورہ



ہز ہائنس ٹھاکر گونڈل



ہز ہائنس ٹھاکر موروی

کو اس ملک سے کچھ بھی دلاویزی ہے یا وہ اس ملک میں رہ چکا ہے اُس کو اس سے بہت ہی محبت ہوگی اور میرے خیالات اور بھی ہیں اور وہ افسوسناک ہیں کہ جب میں پہلے یہاں تھا تو مجھکو یہ خوش نصیبی حاصل تھی کہ میں نے تین وسیرایوں اور کمانڈر انچیفوں کی ماتحتی میں کام کیا۔ اب ہندوستان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے (زور سے نعرۂ خوشی) اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس بات کا اطمینان دلانے کی مجھکو بہت کم حاجت ہے کہ مجھکو ہر ایسے معاملہ میں ہمیشہ دلاویزی ہے جسکا ہز مجسٹی کی ہندوستانی سلطنت کی خوشی و خرمی و سرسبزی و عظمت و شان سے تعلق ہے (نعرۂ خوشی) یہاں میرے بہت سے برٹش و ہندوستانی دوست و احباب ہیں (نعرۂ خوشی) اُن کی تندرستی و ترقی کا نشاۂ میری رضامندی کا باعث ہے۔ مجھکو اس امر سے نہایت مسرت ہوئی کہ میں نے ہندوستانی فوج کو پھر معائنہ کیا (نعرۂ خوشی) آپ حضرات واقف ہونگے کہ میرا پہلا تعلق فوج بنگال سے تھا کیونکہ اُس زمانہ میں وہ اُس ڈویژن کی کمان میں تھی۔ اس کے بعد چار سال کے قریب تک میں کمان بمبئی پر رہا۔ لہذا مجھکو کسی ایک پریسیڈنسی سے نہیں بلکہ تمام ہندوستان سے دلچسپی ہے۔ بارہ برس اُدھر جب میں ہندوستان میں تھا تو تمام سرحدی فوج ہمارے آنزوے سمندر کے تعلقات کی حفاظت میں باری باری شریک ہوئی اور میں خوشی کے ساتھ خیال کرتا ہوں کہ جنوبی افریقہ یا چین یا سرحدات ہند پر جہاں کہیں فوج ہند کی حاجت ہوئی اس نے وہاں جاکر اپنی ناموری قایم رکھی اور میں باطمینان تمام کہتا ہوں کہ اور سلطنتوں کی تمام فوجیں ہندوستانی فوج کی عزت و توقیر کرتی ہیں (زور سے نعرۂ خوشی)۔

اگر کسی فوج کو میدان جنگ میں جانے کا موقع نہیں ملتا ہے تو اس میں خرابی پیدا ہوتی ہے خصوصاً ہندوستانی فوج سالہا سال ہندوستان ہی میں رہے تو اُس کے لیئے بڑا ہے۔

اب میں ڈچز کی طرف سے بیان کرتا ہوں کہ وہ ہندوستان میں دوبارہ آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئیں اور وہ اس امر پر بہت نازاں ہیں کہ وہ آج کی رسم میں موجود تھیں۔

اب میں اُس بیان کے متعلق جو یور اکسیلنسی نے میرے بھتیجے کی نسبت کیا ہے یہ کہتا ہوں کہ وہ اُس خوشی کی نہایت قدر و منزلت کرتے ہیں جو اُن کو ہندوستان میں آنے اور آپ کا مہمان ہونے سے ہوئی۔

اور میں اس نئے سال کے روز آپ یعنی لارڈ کرزن سے یہ کہتا ہوں کہ ہم سب آپ کی مہمان نوازی اور استقبال کے کسقدر ممنون و مشکور ہیں۔ اور آپ سب جنٹلمینوں کا شکریہ اس امر پر ادا کرتا ہوں کہ آپ سب نے کسطرح میرا جام تندرستی نوش کیا (زور سے نعرۂ خوشی)۔

فوجی ورزشیں

۲۔ جنوری کو ۲ بجے سہ پہر کے وقت احاطۂ دربار تاجپوشی میں فوجی ورزشیں دیکھنے کے لیئے جابجا تماشائی بیٹھے ہوئے تھے اور ڈیوک و ڈچز کنیاٹ بھی یہ ملاحظہ فرمانے کے لیئے موجود تھے۔ کہ کرنیل کلیری ہل انسپکٹر جنرل ورزشخانجات ہند نے جو پروگرام قایم کیا ہے دیکھیں اُس میں کیسی کیسی ورزشیں ہوتی ہیں۔ یوروپین اور ہندوستانی سپاہیوں نے ہر ورزش نہایت کامیابی اور خوبی سے کی اکثر خوشی کے نعرے مار گیئے۔ ہندوستانی رسالوں میں قطعۂ نیزہ بازی مندرجہ ذیل رسالوں کے گروہوں میں ہوئی اور اُنھوں نے مندرجہ تحت اسکور حاصل کیئے

پندرھواں بنگال لانسر رسالہ	۴۸ اسکور
تیرھواں بنگال رسالہ	۴۵ اسکور
دوسرا پنجاب رسالہ	۳۸ اسکور

پندرھواں بنگال لانسر رسالہ نے پیالہ جیتا۔ تیسرے رسالہ کا دوسرا درجہ تھا۔ پندرھویں سکھ رسالہ اور تونا ہارس رسالہ کے سواروں اور آٹھویں بنگال رسالہ کے سواروں نے گمذر ہلایا۔ گھوڑ چڑھے توپخانہ کی باری آئی بارڈی نے بینڈ باجہ کیساتھ نمائش کی

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کے ساتھ قواعد کی
نیزہ بازی کی ورزشوں سے تماشائی متحیر تعریف کے نعرے
بلند کر رہے تھے۔

گھوڑ چڑھے توپخانہ کے گولہ اندازوں نے باجوں کی
گتوں پر قواعد کی۔

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کی گتوں پر قابل
تعریف قواعد کی۔

اسکے بعد ورزشخانہ کے کلاسوں کے لوگوں نے
خاص خاص ورزشیں کیں جس سے معلوم ہوا کہ کیسے کیسے
حیرت انگیز قوی الجثہ لوگ تھے جن کے زبردست دست و پا
اور اعضا کو دیکھکر حیرت ہوتی تھی۔

ویسرائے اور زمانہ غدر کے مسن سپاہی

آج صبح کو زمانہ غدر کے مسن سپاہیوں کو حضور ویسرائے
کی چٹھی صادر ہونے سے افتخار حاصل ہوا جسمیں ہز اکسلنسی
نے اون کو ویسرائے ہیڈ کوارٹر میں ملاقی ہونے کے
لئے مدعو کیا تھا۔ یہہ لوگ کیمپ میں صف بستہ کئے
گئے۔ ان میں سے بعض معمولی کپڑے پہنے تھے بعض
وردیاں پہنے تھے۔ مگر سب تمغے لگائے تھے انہیں
سے کچھہ تمغے جنگ کریمیا کے اور کچھہ حفاظت و کمک
دہلی و لکھنؤ کے تھے ان سب کا ایک فوٹو لیا گیا اسکے
بعد یہ سب گاڑیوں پر سوار ہو کر ویسرائے کی قیامگاہ
پر گئے وہاں سبزہ زار کے گرد صف آرا کئے گئے
اوس وقت تصویر کھینچنے کے قابل صورت پیدا ہو گئی تھی۔
ان لوگوں میں ستائیس یوروپین اور تین سو ہندوستانی
تھے جو بہت سے تمغے لگائے ہوئے تھے لیڈی کرزن
اور اون کے مہمانوں نے شہ نشین پر سے اس کیفیت
کو ملاحظہ کیا۔

ہز اکسیلنسی مع ڈیوک آف کیناٹ باہر آئے اور
کرنیل کتری سے خوب ہاتھ ملایا۔ کرنیل کتری نے
ایڈرس پیش کیا۔

لارڈ کرزن نے اُس کے جواب میں فرمایا۔

"اس بہت بڑے دربار تاجپوشی کا ایک جزو ہے
جس کی پہلے آزمایش نہیں ہوئی تھی۔ اسپر بھی یہ کچھ کم لطف
کا نہیں ہے۔ ہز رایل ہائینس اور میں تم لوگوں کو آج یہاں
دیکھنا چاہتے تھے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ جب تم سب
مارچ کرتے ہوئے صحن دربار میں آئے تھے تو وہ کیفیت
ہم نے نہیں دیکھی تھی۔ یہہ بات نہایت موزوں اور مناسب
تھی کہ جو لوگ پینتالیس برس اوس سلطنت کے لئے
لڑے اور طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کی تھیں وہ اس
دربار میں شریک ہوں۔

میں نے سنا ہے کہ تمہارا استقبال نہایت گرمجوشی
سے کیا گیا تھا۔ یہہ ایسا پُر درد واقعہ ہے جس سے زیادہ
کبھی ہندوستان میں نہیں ہوا۔ تم کو اُس روز پر افتخار
کرنا تھا تم نے چاہا ہے کہ میں تمہارا ایڈرس شاہ کی
خدمت میں بھیجدوں میں اوسے ہز مجسٹی کے حضور میں
بھیجدوں گا اور مجھکو کامل یقین ہے کہ جتنے ایڈرس
اس موقعہ پر بھیجے گئے ہیں اون میں اس اڈریس کے پڑھنے
میں شاہ کو سب سے زیادہ مسرت ہوگی۔

کرنیل کتری نے عرض کیا کہ آپنے تمام بہادر پرانے
یوروپین یوریشین وہندوستانی سپاہیوں کیجانب
سے میں اون مہربانہ الفاظ اور اوس وعدہ پر یور اکسیلنسی کا
شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپنے فرمایا ہے کہ ہز مجسٹی شاہ
و شہنشاہ کے حضور میں ہمارا خیرخواہانہ آداب عرض کیا جائیگا
اور میں صحیح طور سے کہتا ہوں کہ اپنے شہنشاہ کے
اعزاز و ناموری سلطنت کے لئے ہم میں سے ہر شخص اپنی
جان جو اُسکے جسم میں باقی ہے دینے کو طیار ہے۔

اسکے بعد لارڈ کرزن و ڈیوک آف کیناٹ ہر شخص کے
پاس تشریف لیگئے اور ایک آدھ لفظ مہربانی آمیز فرمایا۔

ہز اکسیلنسی ایک اندھے اور ضعیف شخص اوڈین نامی
کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا افسوس ہے تم نے دربار
اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا۔

+ + + + + + + + + +

اس نے عرض کیا کہ ہاں صاحب آنکھوں سے تو میں نے دربار نہیں دیکھا مگر محسوس کر لیا تھا۔

ڈیوک آف کیناٹ نے کئی ہندوستانیوں کو پہچانا کہ وہ اون کی ماتحتی میں کام کرتے تھے اور اُن سے ہاتھ ملائے ڈیوک بآسانی ہندوستانی لہجہ میں باتیں کرتے تھے۔

آخر میں کرنیل کمتری نے کہا کہ لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کیناٹ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائیں یہہ نعرے بلند کئے گئے۔

پھر کہا شاہ وشہنشاہ کے لئے تین نعرے بلند کئے جائیں۔ یہ نعرے نہایت جوش کے ساتھ بلند کئے گئے اور ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ بلند کئے گئے۔

یہ کارروائی نہایت کیفیت کی تھی اس میں اکثر مسن سپاہی آبدیدہ ہوگئے تھے۔

لارڈ کرزن اخبار نویسون مین

آج صبحکو حضور ویسرائے حاضری نوش فرمانے کے بعد غیر معمولی طور سے اخبار نویسوں کے کیمپ کو تشریف لے گئے۔ انگلش اور ہندوستانی خاص خاص اخباروں کے قائم مقام ہز اکسلنسی کے روبرو پیش کئے گئے ہز اکسیلنسی نے دریافت فرمایا کہ اون کی سواریوں اور بڑے بڑے رسوم میں اون لوگوں کے سڑکوں پہ گزرتے اور ڈاک وتار برقی اور کیمپ میں اون کے ذاتی آرام کے لئے کیا کیا انتظام کیا گیا ہے۔

مسٹر بسنکوٹ سی۔ ایس۔ انچارج کیمپ ہذا نے اون لوگوں کے لئے نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے انتظام کیا تھا اور مشرس کلنر کمپنی نے اون کے کھانے کا بندوبست کیا تھا۔

اسکے بعد لارڈ کرزن ہندوستانی دیسی اخباروں کے کیمپ میں تشریف لے گئے + + + + + + +

آتشبازی دربار

یا ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کا مبارک دن

ناظرین۔ ہر چیز پر تین حالتیں گزرتی ہیں خواہ وہ ذی روح ہو یا غیر ذی روح انسان اور حیوان درخت اور مکان زمانہ کا اثر سب ہی پر محسوس ہوتا ہے۔ آغاز۔ شباب۔ اور انجام سے کوئی مستثنےٰ نہیں رہتا اسمیں کسیکی تخصیص نہیں بلکہ سب پر یکساں اثر کرتا ہے پھر ایسی حالت میں دہلی جیسے پرانے شہر کے چہرہ پر روحانیت کا پانی پھر جانا اور جوانی کے دم خم بھرنا تعجبات سے نہیں تو کیا ہے اس دربار مبارک کی طفیل جزاک اللہ خیراً ازسرِنو کایا پلٹ ہوگئی جتنے ٹوٹے پھوٹے مکان کھنڈر تھے ازسرنو تعمیر ہو کر انگریزی فیشن میں ڈریس ہوگئے کیل کانٹا درست رنگ، روغن سے چست اور اب اس شہر کے عین قلب میں جوش جوانی کے ولولے اٹھ رہے ہیں "شباب شباب" یعنی آج ایام دربار کا شباب ۲ جنوری شب برات گو کہ چاندنی چوک میں گیسو کی روشنی تھی مگر جیسی اُمید تھی ویسی نہ تھی جب لوگ جامع مسجد کے قریب پہنچے تو نہایت عمدہ کیفیت نظر آئی۔ قلعہ دیواروں اور مسجد پر روشنی کی قطاریں نہایت کیفیت دے رہی تھیں۔ شاہی دروازہ جامع مسجد کے زینوں پر کرسیاں اور بنچ لگے ہوئے تھے اور اُن پر سُرخ قند کا غلاف کیا ہوا تھا علاوہ موقع منظر پر یہ ہی عملدرآمد تھا۔ سرکاری طور پر مقابلہ کی سڑکوں اور وسیع قطعوں میں نشستگاہیں طیار کرائی گئیں۔ جابجا ٹکٹ لگے ہوئے تھے دو دو چار چار روپیہ کی تو کیا گنتی ہے ایک سیٹ دس روپیہ کو بھی سستی خیال کیجاتی تھی اور وہ بھی موقعہ پر ملتی تھی تماشائیوں کی بھیڑ اور سواریوں کی ریل پیل میں ہم وگمانکو بھی راستہ چلنا محال تھا۔ کہ اتنے میں حضور والیسرائے اور لیڈی کرزن و ڈیوک اینڈ ڈچز آف کیناٹ اور اُن کے ہمراہیان دس بجے پندرہ منٹ پر تشریف لائے اور اپنی جگہ پر رونق افروز ہوئے لیکن آتشبازی چھوٹنے میں ابھی دیر تھی اسلئے پندرہ منٹ انتظار کی تکلیف اُٹھانی پڑی لیکن ٹھیک دس بجے شروعات کر دیگئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

اول ایک سو ایک بم کے گولوں سے شاہی سلامی دیگئی۔ یہ گولے نہایت بلند چھوٹتے تھے اور آسمان پر پھٹنے کے بعد دیر تک روشنی قائم رہتی تھی مسٹرس سی۔ ٹی۔ براک کمپنی کی آتشبازی تو مشہور ہے۔ بہت سی قسم کی گیندوں کا مینہ برسایا گیا جسکے اندر مختلف رنگوں سے ہر مرتبہ زمین سے گیندیں اچھلتی تھیں۔ طرح طرح کے درخت دکھائے گئے جنکی روشنی تاروں کے مانند چمکتی تھی۔ لارڈ و لیڈی کرزن اور ڈیوک و ڈچز کیناٹ اور لارڈ کچنر کی خوبصورت تصویریں آتشبازی کے اندر دکھائی گئیں۔ وہ ایسی مشابہ تھیں کہ فوراً فوراً پہچان لی گئیں جسوقت آتشبازی چھوٹ چکی اور حضور وائسرائے سوار ہو گئے اُس وقت تمام روسا کی گاڑیوں کا جو میدان میں کھڑی تھیں نمبر آیا۔ تماشائیوں کی کثرت سے گاڑیوں کا نکلنا دشوار تھا۔

عطائے تمغہ جات

۳ جنوری۔ دہلی دربار کے متعلق آج ایک اور سرکاری رسم ادا کی گئی۔ جدید ممبروں کو عطائے تمغہ ستارہ ہند اور اور انڈین امپائر کی رسم تھی۔ وائسرائے نے اِن دونو تمغوں کے لئے بطور گرینڈ ماسٹر دربار کیا۔ اِس کے لئے دیوان عام منتخب ہوا تھا۔ اور کثیر التعداد تماشائیوں کے بیٹھنے کیلئے اُس کی مکانیت میں توسیع کر دیگئی تھی۔ ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ جو ہال میں نہایت خوبی کے ساتھ آیا تھا اِس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اُن میں سب سے آگے جے بی وُڈ متعلقہ سکرٹریٹ فارن آفس اور اُن کے بعد مسٹر جے لوئیس ڈین قائم مقام فارن سکریٹری اور پھر دونو تمغوں کے سکریٹری مسٹر ہیو بارنس۔ سی۔ ایس تھے۔

ہم فی الحال مسٹر بارنس اور دیگر لوگوں کا حال بیان کرینگے جو نسادہ سادہ تمغہ کمپانین کے ہیں گو اُن کو نائٹ کا اعزاز مِل چکا ہے۔

سکرٹری خوبصورت جُبہ پہنے اور ستارہ ہند کا تمغہ لگائے تھے اُنکے پیچھے مندرجہ ذیل کمپانین انڈین امپائر تھے۔

مسٹر جے۔ ایس ڈونلڈ — رائے بہادر نانک چند
مسٹر اے۔ جے ڈنلاپ — مسٹر کے کرشنا سوامی گرود
مسٹر اے پڈلر — آنریبل مسٹر ٹی۔ کاٹمن۔
مسٹر ای۔ ای۔ اسکاٹ — مسٹر ایف۔ ڈبلیو۔ بیٹمر
میجر ڈنلاپ اسمتھ — کرنیل بیل
رائے بہادر کیلاش چندر گھوس
لفٹنٹ کرنیل اے۔ ایم۔ کرافٹس
راجہ رتنا مدلیار — مونگ آنگینگ
حاجی جلال الدین — مدھیوا راؤ
دنپیت رائے — کپتان منچن
مسٹر ایف۔ جیکب — دیر چند دیپ چند
میجر ریزے — مسٹر بی۔ رابرٹسن
میجر بنی — لفٹنٹ کرنیل گملٹ
مسٹر اے۔ ایل۔ ٹکر — مسٹر ایس۔ پرسٹن
کمانڈر ہالینڈ
سردار میر اوصاف علی خاں۔
لفٹنٹ کرنیل اسکاٹ مانکرف۔
فریدوں جی کے تارہ پور والہ
آنریبل مسٹر سم — کپتان گڈرج
مسٹر ایچ۔ مارشن — آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ ہیوز
خان بہادر محمد یوسف — لفٹنٹ کرنیل میڈ
کے۔ رستم جی تھانہ والہ — مسٹر ڈی۔ ایف۔ کامیڈو۔
لفٹنٹ کرنیل میکی — میجر بکرم سنگھ
مسٹر پنی کوٹگ — کرنیل مین
مسٹر آر۔ ڈبلیو کارلال — صاحبزادہ محمد مجتبیار شاہ
مسٹر۔ سی۔ جی۔ ڈبلیو۔ ہیسٹنگنس
مسٹر۔ پی۔ ایم۔ کرشنا مورتی
بریگیڈیر جنرل ڈف — نوروزجی پشوتن جی
آنریبل مسٹر اے انیڈرسن۔
راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ
سرجن جنرل۔ فرنیکلن — سر پی۔ پلیفر

میجر ایلڈنگ — آنریبل مسٹر ایجرلی
گنگادھر راؤ مادھو چٹ نویس — مسٹر اے۔ سی ہینکن
آنریبل مسٹر اسپرنگ — آنریبل لفٹننٹ کرنیل سر جی مور
آنریبل مسٹر مہتا — مسٹر بی۔ ایس کیری
راؤ صاحب ٹھاکر بہادر سنگھ
دیوان گنپت رائے — مسٹر جی۔ اسکاٹ
آنریبل مسٹر ایس۔ ٹی وایٹ۔
مسٹر ایچ۔ ایچ۔ رسل — کرنیل ہنڈلی
خان بہادر۔ ایس۔ حافظ عبدالکریم
مسٹر ایچ۔ بی۔ ٹاڈ — مسٹر نیلر
رام کرشن گوپال بھنڈارکر — کرنیل۔ بی۔ اسکاٹ
نواب بہادر سید امیر حسن — کنور سری کلوبا
مسٹر۔ جی۔ واٹ — سردار سلطان جان
ریورینڈ۔ ای۔ لیفانٹ — راجہ بلونت سنگھ
رائے بہادر دولت رام — نواب میجر محمد علی بیگ
مسٹر رستم جی دھنجی بھائی مہتا
آنریبل رائے بہادر پی۔ آنندا چارلو
مسٹر جے۔ الییٹ
آنریبل رائے بہادر چنی لال بینی لال
مسٹر الیف ہاٹھیم — مسٹر آر۔ ایم۔ ڈبین
حافظ عبد الکریم — مسٹر ٹی۔ تھیو چٹی
آنریبل مسٹر بکلینڈ — حق نواز خاں
فضل بھائی وسرام — لفٹنٹ کرنیل فن
مسٹر۔ پی جی۔ لیٹس — نواب شیخ بہاء الدین
آنریبل سری نواس رگھبوا اینگار
مہاراجہ ہر بلبھ نراین سنگھ — قادر داد خاں
میجر۔ ڈیلی — آنریبل مسٹر فلر
میجر۔ ای۔ ای۔ ینگ ہسبنڈ — آنریبل مسٹر بکنگھم
کرنیل ایس۔ ایس۔ جیکب — مسٹر اے۔ ڈبلیو پال
لفٹنٹ کرنیل واکر — کرنیل نواب محمد اسلم خاں
کرنیل۔ سی۔ ڈبلیو۔ میور — کرنیل ڈرمینڈ

محمد حسن خاں — ہتو رام
غلام احمد۔
(اس کے بعد کمپانین اسٹار آف انڈیا کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے
آنریبل مسٹر جے۔ ولسن — مسٹر ایس۔ اسمے
مسٹر جے۔ اولر — مسٹر ای۔ این۔ بارکر
آنریبل مسٹر ای۔ ونٹر بائیم — آنریبل مسٹر ہیوٹ
آنریبل لفٹننٹ کرنیل ڈی رابرٹسن
یار محمد خاں
آنریبل مسٹر اے ڈبلیو کروک شینک
آنریبل راجہ تصدق رسول خاں
کاشی رام سروے — مسٹر ایچ اے اینڈرسن
مسٹر ایچ۔ ایف مول — آنریبل مسٹر نٹیتھ فریزر
لفٹنٹ کرنیل۔ ایچ۔ اے۔ ڈین
لفٹنٹ کرنیل بار
راؤ چھترپتی بہادر۔ جاگیردار علیپورہ
راجہ پیاری موہن مکرجی — کرنیل گرے
راجہ جگیشن واس بہادر — آنریبل مسٹر رابرٹس
بریگیڈیر جنرل رچرڈسن
آنریبل مسٹر لکی
آنریبل مسٹر مارٹنڈیل
سرجن جنرل سنکلیر — راجہ کرتی ساہ۔ مقام ٹیڑھی
آنریبل مسٹر ارنڈل — مسٹر ایل۔ ڈبلیو کنگ
آنریبل مسٹر لورڈلن — مسٹر ایم فنوکین
میجر سیکھن — کرنیل ملی
آنریبل مسٹر پولٹن — مسٹر جے۔ ایم میکفرسن
آنریبل مسٹر پڑ — آنریبل مسٹر ایٹبسن
سردار جیون سنگھ — آنریبل کرنیل ہیٹ
کرنیل سر سی اسکاٹ مانکرف
میجر جنرل بی۔ لوٹ
اس کے بعد نائٹ کمانڈر انڈین امپائر کے مندرجہ
ذیل اشخاص آئے۔
ہزاکسیلنسی سر۔ ای۔ گلہارڈ۔

مسٹر ایس۔ ڈبلیو مکلین — شہزادہ ارکاٹ
نوابصاحب بہادر لہارو
نوابصاحب جنجیرو — مہاراجہ صاحب اجودھیا
ٹھاکر صاحب لمری — نواب سر امام بخش خاں
کنور ہرنام سنگھ

مہاراجہ سر گنگا سنگھ مقام بیکانیر
بابا سر کھیم سنگھ بیدی — آنریبل سر ایم بھاونگری
مہاراجہ صاحب گدھور — راجہ صاحب پیپلی
راجہ سر اسے گوپال کرشن مقام وجھاگری
سردار نوروز خاں مقام خاران
سر جے ڈکس لاٹوش — مہاراو صاحب کوٹہ
سر جے۔ ایف پرائس — مہاراجہ صاحب کپورتھلہ
سر ای۔ سی بک — سر کیسری سنگھ بہادر سروہی
راجہ سر رام سنگھ مقام کشمیر — سلطان لاہج
سر ای۔ ایم ریواز — نواب صاحب جوناگڈھ
مہاراجہ صاحب دتیا — راجہ صاحب کوچن
ٹھاکر صاحب پالیتانہ — آنریبل سر ایف ڈائر

اِسکے بعد نایٹ گریٹ کمانڈر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے جنمیں ہر شخص کے پاس دو دو شخص حاضر باش تھے۔

آغا سر سلطان محمد شاہ — میجر جنرل گیسلی
مہاراجہ صاحب بُوندی — لارڈ ایمٹ ہل
مہاراجہ صاحب اورچھ — لارڈ نارتھ کوٹ
مہاراجہ صاحب بنارس — ٹھاکر صاحب مروی
ٹھاکر صاحب گونڈل — ٹھاکر صاحب کھیراپور
مہاراجہ صاحب قرولی — سر محمد خاں قلات
نواب صاحب ٹونک — مہاراجہ صاحب کوچ بہار
راؤ صاحب کچھ

اِسکے بعد ستارۂ ہند کے نائٹ کمانڈر مندرجہ ذیل آئے۔
کرنیل سر پرتاب سنگھ ایدر
کرنیل مہاراجہ صاحب سیندھیا گوالیار
مہاراجہ صاحب کولہاپور

میجر جنرل مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر
سر ولارا ما ورما بہادر۔ ٹراونکور
مہاراجہ صاحب جے پور
مہاراجہ صاحب اندور
گیکوار بڑودہ — نظام حیدرآباد

اِسکے بعد راناصاحب نابھ آگئے۔

اِس رسم کے متعلق قلعہ پھاٹکوں پر اور دیوان عام میں روشنی کی گئی۔ روشنی کی سلسلہ بندی نہایت کیفیت دے رہی تھی۔ دربار ہال میں ایک گارڈ آف آنر موجود تھا اور اندرون دیوان عام اور اُس کا متعلقہ مکان جو اصلی عمارت کی بجنسہ نقل ہے نہایت عمدگی کے ساتھ روشن کیا گیا تھا اور مقناطیسی روشنی خوب ہی مستعمل ہوئی تھی۔ سنگی محرابیں اور ستون نہایت ہی خوشنما معلوم ہو رہے تھے۔ اس کیفیت کو دیکھکر مصوّر کی نگاہ کسقدر محظوظ ہوتی ہوگی۔ حالانکہ دیوان عام دیوان خاص سے مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ اِس کمرے میں دو ہزار آدمی تھے جن میں سے بہت سی لیڈیاں تھیں اور وایسرائے کے نامور مہمان بھی نہایت نمودار تھے۔ قبل آغاز رسم ڈچز کیناٹ اور لیڈی کرزن داخل ہوئیں اور مسند پر جو کرسیاں گرینڈ ماسٹر اور ڈیوک آف کیناٹ کی کرسیوں سے کسی قدر پیچھے ہٹی ہوئی تھیں اون پر متمکن ہوئیں۔ پھر مختلف جلوس نہایت آہستہ آہستہ اُسی طرح آئے جسطرح ایسے درباروں میں آیا کرتے ہیں۔

تمغہ ستارۂ ہند کی رسم متعلقہ نصف گھنٹہ تک رہی یہ امر قابل غور و لحاظ ہے کہ گرینڈ ماسٹر ستارۂ ہند کا صرف ایک تمغہ راجہ سر راما ورما مقام کوچن کو مرحمت ہوا ہے اور سر چارلس ریواز اور سر جیمس ڈکس لاٹوش نے بطور چھوٹے درجہ کے نایٹ کمانڈروں کے اس میں بہت کارروائی کی اور راجہ کو تمغہ پہنانے کے لئے مسند کے پاس لے گئے۔ مسٹر ہیو بارنس کو بطور سکریٹری ایک اور مقام پر نایٹ کا درجہ عطا ہوا۔ اوہ کمپانین گروہ کے

ساتھ لائے گئے۔ یعنی کئی کئی شخص۔ اور دونوں تمغوں کے
اعطامیں ایسا ہی کیا گیا۔

اس کارروائی استار آف انڈیا کے گرینڈ ماسٹر لارڈ ڈیوک آف کیناٹ مع اپنے اپنے افسران اسٹاف اور ویٹر ہائنسیز راجہ صاحب نابھ اور مہاراجہ صاحب جے پور اور مہاراجہ صاحب ٹراونکور پوشاک پہنے کے کمرے کو یہاں سے روانہ ہوئے اور وہاں جاکر تمغۂ انڈین امپائر جبے اور دیگر علامات زیب تن کیں۔ پھر وہاں سے جلوس کے ساتھ ہال میں آئے اُس وقت بینڈ گرینڈ مارچ کی گت بجا رہا تھا۔ گرینڈ کمانڈر امپائر کے تین تمغے ہر ایک کو پورے رسوم کے ساتھ مرحمت ہوئے۔

پھر نائٹ کمانڈر کے تمغے کئی کئی آدمیوں کی جماعتوں کو دیے گئے۔ گرینڈ ماسٹر نے اس کام کو نہایت متانت سے انجام دیا۔ ہر شخص کو ہدایت کی اور کہا کہ اون کو کیسا اعزاز وافتخار عطا ہوا ہے۔ اِن تمغوں کے عطا کرنے میں نہایت عمدہ رسمیں ادا ہوئیں اور کبھی ہندوستان میں عطائے تمغہ جات کا اتنا بڑا دربار نہیں ہوا۔ تمام اعلیٰ درجہ کے لوگ موجود تھے مگر ان دونوں تمغوں کے ممبروں کے علاوہ روسا کی نشست کے لئے جگہ کافی نہ تھی۔

اس کے بعد ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کیناٹ آئے رائل اسٹاف کا ایک افسر اون کے آگے آگے تھا یہ اسٹار آف انڈیا کا جبہ و تمغہ پہنے تھے۔ دو پیج اون کے ہمراہ تھے یعنی رانا صاحب دھولپور اور ٹھاکر صاحب ڈیلواڑہ کا صاحبزادہ۔ ہز رائل ہائنس کے اسٹاف کے ممبر اُن کے پیچھے تھے۔

اس کے بعد ویسرائے آئے اُن کے پرسنل اسٹاف کے لوگ اُن کے آگے آگے تھے۔ ہز اکسیلنسی گرینڈ ماسٹر ستارۂ ہند کا جبہ پہنے تھے۔

میاں ہری سنگھ خلف سرامر سنگھ کشمیر اور صاحبزادہ حمید اللہ خاں خلف اصغر ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال اُن کے پیج تھے۔ جب یہ جلوس آگے بڑھا تو صحنچیوں میں سے

بینڈ نے گرینڈ مارچ کی گت بجائی۔ اور جب گرینڈ ماسٹر نے اپنے مقام پر نشست کی تو اُسنے دعائیہ گت بجائی۔

اِسکے بعد باضابطہ کارروائی شروع ہوئی۔ جن لوگوں کو تمغہ پہنایا گیا اُن کی فہرست درج ذیل ہے۔

گرینڈ ماسٹر ستارۂ ہند

راجہ صاحب کوچن

نائٹ کمانڈر ستارۂ ہند

راجہ صاحب سرمور	کرنیل بار
مسٹر ایبٹسن	ریرایڈمرل ڈرری
مسٹر ونٹر بائم	مسٹر ہنٹھ
کرنل ڈانلڈ رابرٹس	مسٹر فریزر
مسٹر بارنس	سر کالن اسکاٹ ناٹکرف
راجہ صاحب ٹیڑھی	کنور رنجیت سنگھ

کمپانین ستارۂ ہند

مسٹر بین	مسٹر لے
مسٹر ٹامسن	مسٹر فلر
سر ایڈورڈ لا	مسٹر سی اسٹورٹ بیلی
مسٹر کینیڈی	میجر جنرل ٹیلر
مسٹر ایپی	مسٹر میکفرسن
میجر ڈیلی	راجہ بہاری کپور
نواب فیاض علیخاں	سردار بدن سنگھ

گرینڈ کمانڈر انڈین امپائر

مہاراجہ صاحب سروہی	مہاراجہ صاحب ٹراونکور
مہاراجہ صاحب نابھ	نواب شہباز خاں مقام بگتی
جے۔ جی۔ اسکاٹ	راجہ صاحب چرکھاری
مہاراجہ صاحب دربھنگہ	مسٹر ٹامسن ہاپیم
کرنل جیکب	سر لارنس جنکنز
مسٹر ترکیل وائٹ	مسٹر پٹر
سر جن جنرل فرینکلن	مسٹر والٹر لارنس
مسٹر جان الیٹ	راجہ دھراج مقام شاہپور
گنگا دھر رام گنیش	رئیس کلاں سپراج

سردار غوث بخش ریسانی
مہاراجہ صاحب سون پرسا
مہاراجہ صاحب پیشکار کشن پرشاد
پورن نراین سنگھ کرشنا مودی

کمپانین انڈین امپائر

رائے بہادر سی۔ مدلیار — لفٹنٹ کرنیل ہیبٹ
مسٹر جان نیٹین — رائے بہادر پنڈت سکھ دیو پرشاد
میجر ہربرٹ شاورز — میجر پرسی کاکس
نولن بہاری سرکار — مسٹر فریڈرک میکلین
مسٹر الجرنن الیٹ — لفٹنٹ کرنیل ولیم لاک
لفٹنٹ کرنیل جان ہڈنگ — مسٹر ہنری بوتھم
مسٹر ایچ۔ این۔ رستم جی — نواب صاحب دیر
مہتر صاحب چترال — میر محمد ناظم خاں ہنزا
راجہ سکندر خاں۔ مقام ناگر — مسٹر کروک سینگ
مسٹر جان اوبرائن سانڈرسن
مسٹر ہنری وڈن — رائے بہادر شیام سندر لال
دیوان بہادر منشی بالمکند اس — مسٹر رابرٹ ہنڈرسن
سوبوا مقام سونگنی — نواب فتح علی خاں
مسٹر فریدون جی جمشید جی

اعزاز جشن تاجپوشی

مشتہر کیا جاتا ہے کہ منظوری گورنمنٹ ہز میجسٹی مندرجہ ذیل ہندوستانی شہزادوں اور رئیسوں کی سلامی میں مندرجہ ذیل اضافہ ہوا۔

مستقل

نواب صاحب جنجیرہ .... گیارہ توپ
سوبوا مقامات کنگ ٹنگ اور یونگنی۔ اور سیپا۔ نو ۹ توپ

ذاتی

شنکر راؤ چمناجی نیت ساچیو مقام کھور۔ نو ۹ توپ
مہارانا جسونت سنگھ جی ہری سنگھ جی مقام دانتا۔ نو ۹ توپ
نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ مقام لوہارو } نو ۹ توپ

آرڈر آف دی باتھ

نائیٹ گرینڈ کراس سول ڈویژن ہز ہائینس نواب نظام دکن۔
کمانڈران فوجی ڈویژن۔ میجر جنرل الجرنن ادر کرنل آرتھر جارج منیٹل ڈی۔ سی۔ سی۔ بی۔

استار آف انڈیا

نائیٹ گرینڈ کمانڈر۔ رائٹ آنریبل لارڈ جارج ہملٹن۔
" ہز ہائینس راجہ سر راما ورما مقام کوچین
نائیٹ کمانڈر۔ آنریبل مسٹر ڈنزل ابٹسن ممبر کونسل۔
" ریر ایڈمرل ڈرڈی فوج بحری۔ کمانڈر انچیف۔ بحری فوج ہز میجسٹی مقام شرقی ہند۔
" آنریبل مسٹر ہنری ونٹر بوتھم ممبر کونسل۔ گورنر مدراس۔
" آنریبل مسٹر جیمس مینٹھ ممبر کونسل بمبئی۔
" آنریبل لفٹنٹ کرنیل ڈانلڈ رابرٹسن ریذیڈنٹ میسور۔
" آنریبل اینڈرو ایچ۔ ایل فریزر چیف کمشنر ملک متوسط۔ پریسیڈنٹ پولیس کمیشن۔
" مسٹر ہیوٹ شکسپیر بارنس سکریٹری فارن ڈپارٹمنٹ
" سرجن جنرل ولیم ہوپر پریسیڈنٹ میڈیکل بورڈ انڈیا آفس۔
" کرنیل سکالن اسکاٹ مانکرف پریسیڈنٹ کمیشن آبپاشی ہند۔
" ہز ہائینس راجہ صاحب کرتی ساہ مقام ٹیہری گڑھوال۔
" کنور رنبیر سنگھ مقام پٹیالہ
کمپانین۔ آنریبل سر ایڈورڈ لا۔ ممبر کونسل۔ حضور گورنر جنرل۔
" آنریبل مسٹر چارلس اسٹورٹ بیلی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند۔
" آنریبل مسٹر ایڈورڈ گینڈی جج ہائی کورٹ بمبئی۔ ممبر کمیشن پولیس۔
" آنریبل۔ مسٹر گیبریل اسٹوکس چیف سکریٹری گورنمنٹ مدراس
" میجر جنرل ٹریور ٹیلر انسپکٹر جنرل توپخانجات ہند۔
" مسٹر ہارڈی ایڈمسن سی ایس جوڈیشل کمشنر بلندی برہما۔
" آنریبل مسٹر ڈبلیو ایچ۔ ایل۔ اپی قایم مقام چیف سکریٹری ممالک متحدہ۔
" آنریبل مسٹر ولیم چارلس میکفرسن قایم مقام سکریٹری گورنمنٹ بنگال
" کرنیل سینٹ جارج کاریٹ گور۔ رائل انجنیر سرویر۔
" لفٹنٹ کرنیل منٹگمری کمشنر ڈویژن راولپنڈی واقع پنجاب وممبر کمیشن پولیس

کمپانین - مسٹر رجنالڈ کریڈک سی - ایس - کمشنر ڈویژن جبلپور
" کرنیل ہجنین اسسٹنٹ فوجی سکریٹری معاملات ہند محکمہ جنگ
" میجر ہیوڈبلی ڈپٹی سکریٹری صیغہ فارن
" راجا بن بہاری کپور مقام بردوان
" نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخاں - مقام پہاسو ضلع بلند شہر
" سردار بدن سنگھ مقام مالودھ ضلع لدھیانہ
شاہنشاہ کا ارادہ تھا کہ ہزہائینس راجہ بجے سین بہادر مقام
منڈی کو نائٹ کمانڈر طبقہ اعلائے ستارہ ہند کا مقرر فرمائیں
مگر راجہ صاحب موصوف نے ۱۰ر دسمبر کو قضا کی -

انڈین امپائر

نائٹ گرینڈ کمانڈر - ہزہائینس مہاراجہ صاحب ٹراونکور جی سی آئی ای
" ہزہائینس راجہ صاحب مقام نابھہ - جی سی - ایس - آئی -
نائٹ کمانڈر - آنریبل سر ہنری لارنس جنکنس نائٹ چیف جسٹس بمبئی
" آنریبل مسٹر تھرکل وائیٹ چیف جج چیف کورٹ لیشبی برہما -
" آنریبل مسٹر چارلس پٹر فینانشل کمشنر پنجاب
" سرجن جنرل ونکلین ڈائرکٹر جنرل مڈیکل سروس ہندوستان
" آنریبل مسٹر فریڈرک نکلسن اول ممبر بورڈ ریونیو مدراس
" مسٹر آرتھر اٹن فینشا ڈائرکٹر جنرل پوسٹ آفس ہند
" مسٹر والٹر روپر لارنس پرائیویٹ سکریٹری حضور ویسرائے
" مسٹر جان الیٹ میٹریولاجیکل رپورٹر گورنمنٹ ہند
" راجہ دھیراج ناہر سنگھ مقام شاہپورہ ضلع راجپوتانہ
" گنگادھر راؤ گنیش عرف بالا صاحب بیو
" رئیس میراج اعلی شاخ واقع ملک جنوبی مرہٹہ -
" سردار غوث بخش رئیسانی رئیس اعظم سراون بلوچستان -
" مہاراجہ ہر بلبھ نراین سنگھ مقام سون برسا واقع بنگال -
" مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد وزیر ہزہائینس نظام حیدرآباد
" پورنایا نراین سنگھ راؤ کرشنا مورتی دیوان میسور
" مہاراجہ گودے نراین گجاپتی راؤ مقام وزیگا پاٹن -
کمپانین - کرنیل ڈی برتھ جنٹ سکریٹری صیغہ فوجی
" آنریبل مسٹر ہرتول چند رچٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب
" مسٹر فریڈرک مکلین ڈائرکٹر جنرل تار برقی -
" مسٹر والارڈ ڈی وئٹن چیف انجنیر و سکریٹری گورنمنٹ مدراس
" کرنیل واٹن ایجنٹ چیف انجنیر بنگال ناگپور ریلوے -
" مسٹر ایل جرنن ایٹ قایم مقام کمشنر اضلاع مقبوضہ حیدرآباد -
" لفٹنٹ کرنل کیمبال قایم مقام پولیٹکل رزیڈنٹ خلیج فارس
" مسٹر ہربرٹ کارنڈوف ڈپٹی سکریٹری صیغہ لیجیسلیٹو سابق قایم
مقام پرائیویٹ سکریٹری والیسرائے -
" لفٹنٹ کرنل ولیم لاک پرنسپل میو کالج اجمیر
" لفٹنٹ کرنل بامفرڈ پرنسپل مڈیکل کالج کلکتہ
" مسٹر ایڈورڈ ڈوگلس ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی
" مسٹر ہنری بوشمب ایڈیٹر اخبار مدراس میل و شریف مدراس -
" ہرجی بھائی مانک جی رستم جی شریف کلکتہ
" ہونیبڈ کمشنر سابق مجسٹریٹ و کلکٹر و چیرمین میونسپلیٹی پٹنہ
" مسٹر رابرٹ مینھن سابق انڈر سکریٹری ہوم ڈپارٹمنٹ و سکریٹری
کمیشن انڈین یونیورسٹی
" میجر الکاک انڈین مڈیکل سروس سپرنٹنڈنٹ عجائب خانہ ہند
" مسٹر آرتھر ہل اکزکیٹو انجنیر پریسیڈنسی بمبئی
" ڈگلس ڈانلڈ کمانیر سامانہ رئیفل پلٹن کوہاٹ
" جگدیش چندر بوس پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ
" نواب محمد شریف خان مقام دیر
" مہتر شجاع الملک مقام چترال
" میر محمد ناظم خاں میر ہنزہ
" راجہ سکندر خاں مقام ناگر
" مسٹر ولیم ڈکسن کروک شینگ سکریٹری و خزانچی بنک بنگال -
" مسٹر ٹی - جے - سینٹ اوڈیٹر اخبار ٹیمس آف انڈیا - بمبئی
" مسٹر جان ادبراین سانڈرسن پروپرائیٹر ڈیلی اخبار انگلشمین کلکتہ
" مسٹر ہنری ڈٹن ایجنٹ گریٹ انڈیا پنشولہ ریلوے -
" مسٹر سی - ایچ ولسن مینجر ہانگ کانگ شنگھائی بنکنگ کارپوریشن
و دوائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی رنگون
" خان بہادر مولوی خدا بخش مقام پٹنہ
" راؤ بہادر شیام سندر لال - دیوان کشنگڈھ راجپوتانہ
" رائے بہادر منشی بال مکند داس - دیوان بہادر ممبر کونسل ریاست الور
" لفٹنٹ کرنل جان ہاڈنگ کمانیر بہار لائیٹ ہارس -

کمپانیین۔ مسٹر رابرٹ ہیرٹ ہنڈرسن سپرنٹنڈنٹ باغات چائے کمپنی تارہ پور۔ مقام کچھار

〃 نواب حافظ محمد عبد اللہ خاں علی زئی مقام ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ آنریری کمانیر پانزدہم رسالہ بنگال

〃 ہوکن کیٔی۔ سوبوا مقام مونگنئی جنوبی ریاستہائے شان۔

〃 میر مہر اللہ خاں ریسانی ناظم مکران وقع بلوچستان

〃 نواب فتح علی خاں قزلباش مقام لاہور

〃 پنڈت گنگادھر شاستری پروفیسر سنسکرت کالج بنارس

〃 فریدون جی جمشید جی پرایوٹ سکریٹری ہز ہائنیس نظام دکن حیدرآباد

〃 مسٹر چارلس ہنری ولسیٹ پرسنل اسسٹنٹ ایجیٹن جنرل ہند

شاہ و شہنشاہ کا ارادہ تھا کہ سر جان وڈبرن کو بجلدوے خدمات ہندوستان نایٹ گرینڈ کمانڈر طبقہ انڈین امپایر مقرر فرمائیں۔ مگر سر جان نے ۲۰ نومبر کو کلکتہ میں بعہدہ لفٹننٹ گورنری بنگال انتقال کیا۔

شاہ و شہنشاہ کا ارادہ تھا کہ مسٹر چارلس ہل کو بجلدوے خدمات محکمہ جنگلات ہند کمپانیین انڈین امپائر کا اعزاز عطا کریں مگر اُنھوں نے ۷ نومبر کو بزمانہ رخصت انگلستان میں قضا کی اُس زمانہ میں یہ انسپکٹر جنرل جنگلات کے عہدہ پر تھے۔

ملک معظم نے مہربانی فرما کر مندرجۂ ذیل اشخاص کو نایٹ کا درجہ عطا فرمایا۔

〃 آنریبل جمیس اکیورتھ ڈیوس۔ سی۔ ایس۔ جج ہائی کورٹ مدراس

〃 آنریبل مسٹر ولیم اورنیس کلارک سی۔ ایس۔ چیف جج چیف کورٹ پنجاب

〃 آنریبل مسٹر مینگو ٹرنر پریسیڈنٹ چیمبر آف کامرس بنگال

〃 لفٹننٹ کرنیل کوپر کمانیر کانپور والنٹیر رایفل بلٹن

〃 لفٹننٹ کرنیل لیوریس واکر دوم پنجاب والنٹیر بلٹن

〃 ڈاکٹر جارج واٹ ریپورٹر بیداوار ہند متعلقہ گورنمنٹ ہند۔

〃 ہرکشن داس نروتم داس سابق شریف بمبئی

〃 مسٹر ولیم گاڈسل اوڈیٹر حسابات انڈیا آفس

تمغہ قیصر ہند

درجۂ اول۔ ہز اکسیلنسی لیڈی کرزن مقام کڈلسٹن۔

〃 پادری سیموئیل آلنٹ کیمبرج مشن دہلی

〃 مسٹر ایلبرٹ ایسٹن ڈپٹی کمشنر پرسٹ شمالی ہند

〃 لفٹننٹ کرنل ڈاسن پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ پہاڑی مقامات میواڑ

〃 کپتان جولی ڈی لاٹ بنیر ڈپٹی چیف انجنیر میسور۔

〃 مسٹر جیمیس ڈگلس مقام بمبئی

〃 پادری۔ جے۔ سی گریہیم کلیمپونگ بنگال

〃 پنڈت جوالا پرشاد مجسٹریٹ و کلکٹر جالون ممالک متحدہ

〃 مسٹر کلیرنس کرک پیٹرک بیرسٹر ایٹ لا ممبر مینوسپل کمیٹی دہلی

〃 لفٹننٹ کرنیل اسٹیل لاین سول سرجن سپرنٹنڈنٹ پاگلخانہ دہاروار

〃 مہربان جی کاؤس جی میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ رنگون

〃 مسٹر جان نسبٹ سابق کنسرویٹر جنگلات برہما۔

〃 میجر سمپل آر۔ اے۔ ایم۔ سی۔ ڈائرکٹر پاسیٹور انسٹیٹیوٹ کسولی

〃 پادری جے سیول منیجر سینٹ جوزف کالج ترچناپلی

〃 پادری ڈبلیو ڈوٹن پرنسپل اسلاف کالج ناگپور

درجہ دوم۔ مسٹر ایڈیمز والی بیوہ لفٹننٹ ایڈیمز والی انڈین میڈیکل سروس مرحوم

〃 پادری ایڈیم اینڈرو مشنری یونائیٹڈ فری چرچ اسکاٹلینڈ چنگلپٹ

〃 میر عزیز حسن آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل ڈسٹرکٹ بورڈ اٹاوہ

〃 بابو بیجناتھ گوئنکا ساہوکار اور زمیندار سنگیر

〃 مسٹر ایڈورڈ بلنکن ساپ آئی۔ سی۔ ایس۔ افسر بندوبست۔ رائے پور ملک متوسط۔

〃 راؤ بہادر جیٹا سنگھ کانسنگھ آنریری مجسٹریٹ حیدرآباد سندھ

〃 ٹھاکر درجن سنگھ ممبر کونسل ریاست الور

〃 مسٹر جارج ای گلسم ہیڈ ماسٹر لارنس سکول آبو

〃 ریورینڈ فادر اسٹین فرنیٹ سپرنٹنڈنٹ رومن کیتھلک جذامی خانہ رنگون۔

〃 پادری رابرٹ جونز ولشن مشن شیلانگ

〃 مس۔ ایف جانس۔ مشن چرچ اسکاٹلنڈ۔ گجرات۔

〃 مس ایلین مچل۔ امریکن بپٹسٹ مشن مولمین

〃 مس۔ ہچن زنانہ میڈیکل مشن پشاور

〃 مس مارگریٹ اوہارا کینیڈین پریسبیٹرین مقام دھار واقع وسط ہند۔

" ڈاکٹر نبل میڈیکل مشنری چرچ مشنری سوسائٹی بنوں۔
" بھائی رام سنگھ وائس پرنسپل میو اسکول صنعت لاہور۔
" سنتوکھ سنگھ کرمی مالگذار ضلع رائے پور ملک متوسط۔
" صغرا بی بی مقام بہار واقع پٹنہ۔
" محمد ظہور الحسن ممبر میونسپل بورڈ الہ آباد۔

خطاب مہاراجہ دھراج

زمیندار بردوان کو مہاراجہ دھراج کا موروثی خطاب عطا ہوا۔

مہاراجہ

راجہ سر رام چند بھنجد یو رئیس مور بھنج کو مہاراجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا

مہارانی

رانی وصنکوریا صاحبہ ریاست جروانی کو مہارانی کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔

نواب بہادر

نواب خواجہ سلیم اللہ رئیس ڈھاکہ کو نواب بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔

راجہ

راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مندرجہ ذیل اصحاب کو مرحمت ہوا ہے۔
راؤ بہادر چھترپتی۔سی ایس آئی۔جاگیر دار علی پورہ۔
راؤ بہادر ٹھاکر منگل سنگھ لاوہ
رائے جگندر نرائن رائے زمیندار لال گولہ مرشد آباد۔
لال رگھوراج سنگھ منکاپور ضلع گونڈہ۔

نواب

نواب کا خطاب مندرجہ ذیل اصحاب کو ملا ہے۔
خان بہادر سردار خیر بخش رئیس جرگہ مری۔بلوچستان۔
سردار قیصر خان رئیس جرگہ مگاسی۔بلوچستان۔

نواب بیگم

بسم اللہ بیگم صاحبہ زوجہ نواب غلام محمد غوث خان بہادر برادر پرنس ارکاٹ کو نواب بیگم کا خطاب مرحمت ہوا ہے۔

شمس العلماء

شمس العلماء کا خطاب مندرجہ ذیل اصحاب کو مرحمت ہوا ہے۔
خانصاحب مولوی سعادت حسین کلکتہ مدرسہ۔
مفتی مولوی عبد اللہ اورینٹل کالج لاہور۔
مولوی عبد الحکیم اورینٹل کالج لاہور۔

مہامہوپادھیا

پنڈت سیوا چندر اسرب بھوما بھٹ پارہ چوبیس پرگنہ کو مہامہوپادھیا کا خطاب ملا ہے۔

دیوان بہادر

دیوان بہادر کا خطاب مندرجہ ذیل اصحاب کو مرحمت ہوا ہے۔
اس سرا نیھم ایڈمنسٹریٹر جنرل افیشل ٹرسٹی مدراس اور کمشنر مدراس میونسپلیٹی۔
آر۔ایم۔آر۔راؤ بہادر ایم ملاونک راما ناپوئی اور گل قائم مقام ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنول۔
رائے بہادر سیٹھ کستور چند وگار۔بیکانیر۔

سردار بہادر

سردار بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے اصحاب ذیل کو ملا ہے۔

راے بہادر گوپال سنگھ نائیٹ کمانڈنٹ بھامو بٹالین برہما ملٹری پولیس۔

رسالدار پرتاپ سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

دیوان

دیوان کا خطاب رائے بہادر مہتا جگجیون جیون دیوان جیلیر کو مرحمت ہوا ہے۔

خان بہادر

خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مندرجہ ذیل اصحاب کو مرحمت ہوا ہے

خانصاحب دین محمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور ضلع لاہور۔

خانصاحب حاجی قلندر خاں گونڈاپور شمالی مغربی سرحدی صوبہ۔

حاجی محمد عبدالہادی بادشاہ صاحب کمشنر مدراس میونسپلیٹی

مولوی شمس الضحیٰ آنریری مجسٹریٹ صدر بنچ وایس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بیر بھوم۔

جان محمد نواز ولد غلام محمد داہر تعلقہ الور وضلع سکھر۔

اردشیر داراب جی دوبارو الامینڈ ہولڈر انبار گانوں ضلع تھانہ

چودھری امیر حسین خاں سہسپور ضلع بجنور۔

مولوی مجید بخت مجموعہ دار آنریری مجسٹریٹ ضلع سلہٹ۔

ہرمزجی مانک جی بھونڈی والا ٹھیکہ دار آبکاری بیتاجر نمک بمبئی

نوروزجی کاؤس جی کلیان والا اسسٹنٹ سرجن احمد آباد

اردشیر ونشاجی چنوئی۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر برار۔

راؤ بہادر

راؤ بہادر کا خطاب مندرجہ ذیل اصحاب کو مرحمت ہوا ہے۔

چوبے جگت راج جاگیردار پالدیو۔

راؤ صاحب بلونت راؤ بھسکالے چیرمین۔ میونسپلیٹی برہان پور۔

راؤ صاحب نربھے سنگھ منڈلوئی سوہاگ پور۔

بابو سنسار چند رسین ممبر جیپور اسٹیٹ کونسل۔

جلاگنی گوتھن درمانید و دیوان ریاست سندور۔

دیا بھائی ہرجیون داس ناناوتی اکونٹنٹ جنرل ریاست بڑودہ۔

لال جنار دھن سنگھ سکرٹری ہز ہائنس مہاراجہ صاحب ریوان

نیاملی صوبہ چاری کرشنا راؤ ڈسٹرکٹ جج بنگلور۔

لیٹو بلیپٹ ونکٹا کرشنا نیڈو گارو وایس پریسیڈنٹ گنتور

کھنڈو بھائی گلاب بھائی دسائی۔ سابق اگزکیٹو انجنیر محکمہ تعمیرات بمبئی۔

وودھول چندی رام سابق ڈپٹی کلکٹر ضلع تارکانا۔

بیدرام سچانند سابق اسسٹنٹ جج شکارپور۔

سی ہنومنتا گوڈ۔ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بلاری

اناجی اینگار کرشنا سوامی اینگار اسسٹنٹ کمشنر محکمہ آبکاری مدراس

وردسیٹی شیہ گری راؤ پنتولو گارو ہائی کورٹ وکیل کوکوناڈا۔

ایم۔ آر۔ ایم۔ رنگاچاریہ پروفیسر سنسکرت پریسیڈنسی کالج مدراس۔

مرلیشر رگھوبا تالیدے پوسٹل سپرنٹنڈنٹ بمبئی۔

پنڈت وشنو سداشیو باپت سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیلی گراف

نراین کیشو اسٹیشن ماسٹر گریٹ انڈین پننشولار ریلوے۔

راے بہادر

راے بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مندرجہ ذیل اصحاب کو مرحمت ہوا ہے۔

رائے صاحب بنمالی چکرپتی سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ گورنمنٹ انڈیا

رائے صاحب بھیک چند آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل کمیٹی کونسل کوئٹہ

صوبہ دار میجر ہر سنگھ تھاپا شمالی ریاست ہائے شان بٹالین برما ملٹری پولیس صوبہ دار میجر کہر سنگھ۔ رانا کانہیا یا قوت یہا

انسپکٹر ہری سنگھ انڈمان و نکوبار ملٹری پولیس

بابو جوگیش چندر متر سابق ڈسٹرکٹ و سشن جج ڈھاکہ

لالہ نند کشور انسپکٹر اسکولات جالندھر

لالہ موتی رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان

اننت لال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ممالک متوسط

بابو سیتاناتھ رائے۔ کلکتہ

بابو راجندر چندرا شاستری بنگال لیئبریری

ملسی بخت سنگھ ہاٹا۔ ملک متوسط

بابو سور جاکمار چودھری سپرنٹنڈنٹ محکمہ مال تجارت

بابو کدار ناتھ مکرجی ہوس ہولڈر و ایڈیکانگ اوفس گورنمنٹ ہوس۔

خان صاحب

خان صاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مندرجہ ذیل کو ملا ہے۔

مولوی محمد مجیب اللہ وائس چیرمین میونسپل بورڈ گورکھپور

محمد نعیم خاں کیلاس پور ضلع سہارن پور۔

حاجی ملا مشتاق جگی زئی ژوب۔ بلوچستان

منشی محبو عالم سپروائزر الہ آباد فیض آباد ریلوے۔

میر عالم قاضی سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہری پور ضلع ہزارہ۔ میر رحیم خاں جرگہ گیروہ بلوچستان۔

شیخ امام الدین سپرنٹنڈنٹ پولیس جموں

میر اکبر شاہ سابق تحصیلدار پشاور

پشوتن جی داراب جی انجن ڈریور گریٹ انڈین پننسولا ریلوے۔

راؤ صاحب

مندرجہ ذیل اصحاب کو راؤ صاحب کا خطاب مرحمت ہوا

گنپت راؤ گوری شنکر شاستری سابق ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر احمد آباد

گنیش ہری سگوے کر ممبر و ایس پریسیڈنٹ تعلقہ بورڈ کرجات نرال

آنند راؤ تکارام دلیش مکھ جیردل ضلع امراؤ وتی۔

رائے صاحب

رائے صاحب کا خطاب مندرجہ ذیل اصحاب کو عنایت ہوا ہے

بابو ہرن چندرا رکھیت۔ کلکتہ

ورشن سنگھ زمیندار ضلع پیلی بھیت

دینہ یال آنریری مجسٹریٹ و وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ لکھنؤ۔

لالہ رلا رام آنریری اسسٹنٹ اگزامینر پبلک ورکس اکونٹس۔ پنجاب

لالہ شیو پرشاد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ناردن انڈیا سالٹ ریونیو ڈیپارٹمنٹ۔

لالہ رادھا کشن ممبر میونسپل کمیٹی پشاور

لالہ گنجبہاری تھاپر سکریٹری لیئبریری لاہور

بابو سریندرا ناتھ گپتا آنریری اسسٹنٹ انجینر آسام

بابو چارو چندر امتر خزانچی و محاسب فارن ڈیپارٹمنٹ۔

بابو فنندرا موہن باسو ہیڈ کلرک میٹرولاجیکل آفس کلکتہ

لالہ جانکی پرشاد سپروائزر محکمہ تعمیرات شملہ

رکھی رام نائب لگذار ملہری ملک متوسط

تارک ناتھ گھوس سول اسسٹنٹ سرجن پرنس آف ویلز ہاسپٹل بنارس

بابو کیلاس چندرا داس سینر ہاسپٹل اسسٹنٹ سلہٹ

کمود بہاری ممنتو سول ہاسپٹل اسسٹنٹ بنگال پریسیڈنسی

بابو ڈرلبھ چند مجوعدار سابق اسسٹنٹ آڈیٹر سب انڈین ریلوے

بابو ہرچند سب انجینر کالکا شملہ ریلوے

منشی گوبند جیون خزانچی و میر منشی اول بنگال لانسر

فوج سے مراعات
بتقریب تاجپوشی

بکم جنوری ۱۹۰۳ء کے گزٹ کے پرچہ زاید میں مندرجہ ذیل اشتہار صیغہ فوج کے بابتے شائع ہوا تھا

ویسرائے و گورنر جنرل شاہ و شہنشاہ کی تاجپوشی کے متعلق نہایت مسرت کے ساتھ مندرجۂ ذیل مراعات کی اطلاع دیتے ہیں۔

ہز میجسٹی شاہ و شہنشاہ نے پسند فرمایا ہے کہ انڈین اسٹاف کور کا لقب موقوف کیا جائے اور اُس کے افسران اسٹاف کو افسران فوج ہند کے تسمیہ سے موسوم کیا جائے۔

ہز میجسٹی نے مہربانی فرماکر حکم صادر فرمایا ہے کہ محدود تعداد ہندوستانی افسران فوج ہند کی سالانہ بحیثیت افسران اردلی حضور مقرر ہوگی۔ یہ انتظام ۱۹۰۳ء سے شروع ہوگا۔ ان ہندوستانی افسروں کا تقرر اس قاعدے سے ہوگا۔

(۱) چھ افسر سالانہ مقرر ہونگے۔ ہر افسر کو ایک بیٹمین ملیگا وہ ایک فصل یعنے اپریل سے اگست تک لندن میں رہینگے ہر سال اور افسر منتخب ہوکر اُن کی بدلی ہوا کریگی نصف ہندوستانی افسر رسالوں سے اور نصف فوج پیدل و توپخانہ و سفرمینا سے مقرر ہونگے۔

(۲) ایوان بکنگھم کے حوالی میں ان کو رہنے کی جگہ دیجائیگی

(۳) یہ افسر اسسٹنٹ فوجی سکتری معاملات فوج ہند کے زیر اہتمام و نگرانی و خاص حکم حاضر باش ایکویری ہونگے

(۴) یہ سب اس خاص ملازمت میں پلٹن کی وردی اور ایک خاص ایگولٹ پہنینگے۔

کپتان کا آنریری درجہ اُن تمام رسالدار میجران اور صوبہ دار میجروں کو دیا جائیگا جن کے پاس اول درجہ کے طبقۂ برٹش انڈیا کا تمغہ ہے۔

اور لفٹننٹ کا درجہ اُن ہندوستانی افسروں کو دیا جائیگا جنکے پاس اول درجہ کے طبقۂ برٹش انڈیا کا تمغہ ہے۔

اور لفٹننٹ کا درجہ اُن ہندوستانی افسروں کو دیا جائیگا جنکے پاس یہ تمغہ ہوگا۔

ہندوستانی فوجکی خدمات کی قدر و منزلت کی علامت کے طور پر ہزمیجسٹی کو بہت ہی بڑا خیال ہے اور تمغہ برٹش انڈیا میں پچاس اضافے ہونگے یعنی دس درجہ اول اور چالیس درجہ دوم کے اور یہ تمغے بروقت فوتی یا ترقی لے لیئے جائینگے اور امپیریل سروس فوجکی خدمات کی قدر و منزلت کے طور پر دس اول درجے کے اور بیس دوم درجے کے برٹش انڈیا کے تمغے قرار دیئے جائینگے یہ پنشن یافتہ اشخاص کو بھی مل سکیں گے۔ انکا ملنا اعزازی ہوگا ان کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے کوئی الاؤنس نہوگا اور جن لوگوں کو الاؤنس مل رہا ہے وہ مادام الحیات لے سکیں گے۔ یہ تمغہ ویسا ہی ہوگا جیسا گارڈ فوج کے افسران کو دیا جاتا ہے۔

دفعداروں اور حوالداروں کو ایک زاید حسن خدمات کا تمغہ پچیس روپیہ انعام کے دیا جائیگا اور اُسکا یہ قاعدہ ہوگا

ہر رسالہ ہر سفرمینا پلٹن اور بٹالین فوج پیدل اور لوکل پلٹن کو ایک تمغہ اور تینوں باڈیگارڈوں اور فوج عدن کو ایک تمغہ اور پنجاب کی سرحدی فوج کی چاروں باٹریوں اور سرحدی قلعہ کی باٹریوں کو دو تمغے اور دیگر چھ ہندوستانی کوہی توپخانوں کو تین تمغے اور حیدرآباد کنٹنجنٹ کی چار باٹریوں کو ایک تمغہ اور ہر ایک کوہی توپخانے کے ہندوستانی دارابیوں کو ایک تمغہ ملیگا اور عہدہ داران و سپاہیان ہندوستانی فوجکو طولانی ملازمت اور نیک چال چلن کے تمغے ملینگے۔ اُن کے ساتھ مذکورۂ بالا طریقہ سے پچیس ۲۵ روپیہ کا انعام ہوگا فقط فرق یہ ہے کہ ہر رسالہ اور ہر سفرمینا پلٹن اور بٹالین فوج پیدل کو دو تمغے اور تمام ہندوستانی باٹریوں کے خچر سوار اور شاہی گھوڑ چڑھے توپخانے اور جنگی توپخانے اور کارتوس پہنچانے والے کالم کو چار تمغے اور انعام اور پلٹن اور بحری سرنگ

لگانے والے خلاصیوں اور سرہنگوں اور ٹنڈیلوں کو ایک تمغہ
اور تمام گورہ اور ہندوستانی پلٹنوں کو نقدروپیہ انعاماً عطا کیا
جائیگا اور وہ حسب رائے افسر کمانیر عطا کیا جائیگا۔

شاہی گھوڑ چڑھا توپخانہ	لعہ
شاہی جنگی توپخانہ	لعہ
شاہی توپخانہ قلعہ جات	معہ
کوہی باٹری	عہ
بھاری کوہی باٹریاں	عہ
گورہ کے رسالے	سعا
گورہ کی پلٹنیں	ا ا معہ
سفر مینا یورپین سپاہی فی نفر	عدہ
ہندوستانی کوہی باٹری	عہ
سرحدی قلعوں کی باٹریاں	صعہ
حیدرآباد کنٹنجنٹ کی جنگی باٹریاں	صعہ
ہندوستانی درابی برٹش کوہی توپخانہ	صعہ
باڈیگارڈ	سعہ
ہندوستانی رسالہ	ماعہ
پلٹن گارڈ	ما
ہندوستانی بٹالین	ما
دیولی و ارنپورہ رنگر سوار	للعہ
مالوہ بھیل پلٹن	ماعہ
فوج عدن	عدعہ
گارد نیپال	عدعہ
مذکورہ بالا پلٹنوں کے علاوہ	ما
سفر مینا کمپنیاں	للعہ
پہاڑی باٹریوں کے ہندوستانی درابی	صعہ
بحری سرنگ لگانیوالے خلاصیوں کی پلٹن	صعہ
حفاظت ساحل کے خلاصی	لعہ
ہیڈکوارٹر کے کارتوس بہم پہنچانیوالے کام کے درابی۔ فی گروہ	معہ
معمولی کالم کارتوس رسانی کے درابی فی گروہ	صہ

ہندوستانی سرنگ لگانیوالی کمپنی کے برٹش
نان کمیشنڈ افسر فی کس

ہندوستانی کوہی توپخانہ کی عمدہ خدمات کے لحاظ سے
چھ باٹریوں کا ایک حلقہ قایم ہوکر مندرجہ مراعات کیجائینگی
جو پنجاب کے سرحدی کوہی توپخانہ کو حاصل ہیں۔

(۱) صوبہ دار میجر کا درجہ اور تنخواہ چھ باٹریوں کے بڑے
صوبہ دار کو اور دیگر منتخب بڑے ٹرمپٹر کو ٹرمپٹر میجری کا عہدہ
اور تنخواہ ملے گی۔

(۲) برٹش افسروں کو ہر سال رعایتی رخصت بجائے
ساٹھ روز کے نوّے روز کی ملا کرے گی درحالیکہ وہ ڈیرہ
اسمٰعیلخاں و بنّوں اور توچی میں تعینات ہوں۔

اس موقع ہمایوں پر بطور مراسم شاہانہ برٹش ہندوستانی
فوج کے قیدی یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو رہا کر دیئے جائینگے۔
یا ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف کے حکم سے اُن کی میعاد میں
تخفیف کر دی جائے گی۔

مندرجہ ذیل اشخاص کو ہندوستانی فوج میں ترقی ہوئی
اور تمغہ برٹش انڈیا عطا ہوا۔

صوبہ دار شیر سنگھ کوہی توپخانہ لاہور۔ صوبہ دار میجر
رسالدار راجندر راؤ مہاڈک
متعلقہ بستم بمبئی رسالہ } رسالدار میجر
جمعدار عجیب خاں متعلقہ نہم بنگال رسالہ۔ رسالدار
جمعدار دھنگری یازدہم بنگال رسالہ ″
جمعدار گلنواز متعلقہ یازدہم بنگال رسالہ صوبہ دار یا رسالدار
جمعدار میر ہدایت علی اول لانسر رسالہ کنٹنجنٹ حیدرآباد ″
کہر سنگھ باڈیگارڈ گورنر جنرل۔ ″
بھاؤ ساونت متعلقہ ہوم بمبئی پلٹن ″
بنّا متعلقہ میرواڑہ بٹالین ″
گنگا دین مادل برہمن پلٹن ″

اس کے بعد ہندوستانی فوج کے افسروں میں اوّل درجہ
تمغہ برٹش انڈیا اور دوم درجہ کے تمغہ میں چالیس تقیاں فی کس
مندرجہ ذیل امپیریل سروس پلٹنوں کے کمانیروں

کو برٹش انڈیا کا درجہ اول تمغہ اور سردار بہادر کا خطاب مرحمت ہوا

بھوپال لانسر	پٹیالہ پلٹن
جیند پلٹن	جودھپور لانسر
الور پلٹن	پٹیالہ لانسر
کمانیر پلٹن کپورتھلہ	کمانیر باربرداری گوالیار

کمانیر لانسر رسالہ میسور

اسسٹنٹ کمانیر سفر مینا پلٹن مالیر کوٹلہ

ایجٹین جنرل فوج کشمیر

لفٹنٹ کرنل بھگوان سنگھ کشمیری پلٹن کو دوم درجہ کا تمغہ اور سردار بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔

شاہ و شہنشاہ نے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب نابھہ کو چودھویں سکھ پلٹن کے آنریری کپتان کا درجہ عطا کیا۔

ہز ہائینس مہاراجہ کوٹہ کو دیولی رگلر فوج میں آنریری میجر کا درجہ مرحمت ہوا۔

محکمہ فارن میں ایک اور اعلان بھی شائع ہوا ہے۔ جسمیں اور اعزازوں کی بہت بڑی فہرست ہے اور بیان ہے کہ ویسرائے و گورنر جنرل نے نامور خدمات کے اعزاز میں یہ مراعات منظور فرمائی ہیں۔

آنریبل سر وی شنم بھشیام اینگر جج ہائیکورٹ مدراس کو پانچہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کا ایک علاقہ عنایت ہوا۔

بعداؤ مادھوراؤ پونتیس درجہ اول کے سردار دکن کو تیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی کا علاقہ بخش گیا۔

مسٹر جے پی۔ واربرٹن سابق ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب کو نہر چناب کی بیس مربع اراضیات کا نذرانہ معاف ہوا۔

رائے بہادر دولت رام سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس ڈویژن شملہ کو نہر جہلم پہ پندرہ مربع اراضی کا نذرانہ معاف کیا گیا۔

خان بہادر احمد یار خاں وزیر جام لسبیلا کو نہر جہلم پر پندرہ مربع اراضی کا نذرانہ معاف۔

خان بہادر قاضی جلال الدین خان پولٹیکل منسٹر خان قلات کو بمیں حیات موضع سربلا وارضمشن میں ایکہزار دوسو پچاس روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر عطا ہوئی۔

قیدیوں کی رہائی

گورنر جنرل باجلاس کونسل کی پیشگاہ سے حکم صادر ہوا تھا کہ بطور علامت مراحم شاہی تمام جیلخانجات ہندو جزائر انڈمان سے قیدی رہا کیئے جائیں جسکا عمل درآمد یکم جنوری کو موقع دربار پر کیا گیا۔ عام لوکل گورنمنٹوں سے چاہا گیا تھا کہ وہ اُس روز دس فیصدی قیدی رہا کریں بشرطیکہ زمانۂ قید میں اُن کا چال وچلن اچھا رہا ہو اور اُن کی رہائی سے خونی وارداتیں یا پیشہ ور جرائم نہ ہوں۔

اِس حکم کے بموجب نو ہزار ایکسو تئیس (۹۱۲۳) مجرم رہا ہوئے۔ اُن برمیوں کے بارہ میں خاص لحاظ کیا گیا ہے جو برھما کو ملک میں شریک کرنے کے بعد ڈاکہ زنی وغیرہ جرائم میں قید ہوئے ہیں اور ایسے اکیوستائیس قیدی رہا ہوگئے۔

مذکورہ بالا مراعات کے علاوہ ہز اکسیلنسی ویسرائے نے مراحم مزید فرماکر حکم دیا ہے۔

ایک ہزار دوسو اٹھائیس قیدی عورتیں رہا کیجائیں جنکا جرم سنگین نہو۔

(۲) چار ہزار نوسو وہ قیدی رہا کیئے جائیں جنکی میعاد قید ایک ماہ یا اس سے کم ہو اور وہ صف قید بھگت چکے ہوں

(۳) دوسو چہتر ایسے قیدی رہا کیئے جائیں جن کی میعاد سزا چھ مہینے سے زیادہ نہو اور جنھوں نے گرانی کی وجہ سے کم وبیش جُرم کیئے۔

گورنر جنرل نے باجلاس کونسل یہ بھی حکم دیا۔ کہ انڈمان سے تین سو باون قیدی بالکل رہا کردیئے جائیں اور جرم ڈاکہ زنی کے سزا یافتہ اکتیس قیدی شرطیہ رہا کیئے جائیں۔

پس اِس صورت میں جشن تاجپوشی ہز مجسٹی ہے پورٹ بلیر میں چارسو قیدیوں کے سر سید رہا کیئے گیئے۔

گورنر جنرل نے باجلاس کونسل ہندوستانی جیلخانوں کے اُن قیدیوں کی نسبت جو جہان حفاظت عام یا نقل ہا زیر

ہو سکتے حکم کیا ہے کہ جیلخانہ میں اُن کے برتاؤ کے موافق
اُن کی میعاد قید میں تخفیف کیجاوے یعنی ایک ایک سال
میں ایک ایک مہینا گھٹا دیا جاوے۔

رپورٹ بلیر کے قیدیوں کے ساتھ ایسی رعایت کیجائے
کہ اُن کے ساتھ سختی میں تخفیف ہو اور وہ اپنے نیک
چال چلن سے اور بھی مراعات حاصل کر سکیں۔

گورنر جنرل باجلاس کونسل نے حکم دیا ہے کہ اجرائے
ڈگری کی علت میں جو لوگ عدالت دیوانی کے قیدی
ہیں اور اُنپر سو روپیہ سے زیادہ مطالبہ نہو اور مفلوک ہیں
تو وہ رہا کر دیئے جائیں اور اُن کا زر مطالبہ گورنمنٹ ادا کر گئی

پس اس صورت میں برٹش ہند سے مع انڈمان
سولہ ہزار ایک سو اٹھاسی قیدی رہا ہوئے +

جلسۂ رقص و سرود

ہوا اَبر ہے ساقی قرابۂ مے لا۔ !!!
خموش بیٹھ نہ مطرب سرود در نے لا !!!

۷ جنوری شب کیا تھی صفحۂ عالم پر اپنی تاریخی یادگار کے لئے ایک بےمثل نمونہ تھی۔ ناظرین خیال کرینگے ایسی کیا اعجوبہ بات تھی اور کیا دُنیا میں ناچ کود نہیں ہوتے کم و بیش علی قدر حیثیت خوشیوں کے مواقع پر ہوا ہی کرتے ہیں۔ یہ شاہی جشن تھا اسمیں ذرا زیادہ دھوم دھام ہوگی! نہیں نہیں! حضرات یہ بات نہیں جو آپکے دل میں جاگزین ہو گئی ہے بلکہ وہاں ارباب طرب کا تو نام و نشان تک نہ تھا۔ اور یہاں ہندوستانی طرز معاشرت کی ہوا تک چھو نہ گئی تھی۔ بلکہ ایک نہایت پاکیزہ اور مہذب طریقہ اور شائستہ عنوان کا جلسہ اور زشاہدان انگریزی کے کسب فن کا امتحان تھا۔

ہمیں بڑے فخر کے ساتھ بیان کرنے کا یہ موقعہ ہے کہ شہر دہلی کے ملجا و ماوا قلعہ معلےٰ جو ہنگام تنزل شاہی سے برہنہ حالت میں مسکن زاغ و بوم ہو رہے تھے پچاس سال کے بعد اُن کے بھی دن پھر گئے اور اس جلسہ مبارک کے جبر تقدم میں قلعہ مبارک کو بھی میزبانی کا خلعت فاخرہ عطا کیا گیا۔ جابجا سے مرمت شکست و ریخت اور رنگ و روغن کے علاوہ بعض مواقع پر مستعار عمارات تعمیر کی گئیں بالخصوص دیوان عام کی مصنوعی عمارت اور اس کی حیرت انگیز کیفیت دیکھنے والوں کو مدت تک یاد رہے گی۔

وہاں کا انتظام ملٹری کے ہاتھوں میں تھا۔ چہار جانب سے خوشی اور مسرت کے سوا اور کوئی بات سُننے میں نہیں آتی تھی۔ جلسہ میں نہایت کامیابی ہوئی۔ لیڈیوں کی نفیس پوشاکوں کا بیان کرنا غیر ممکن ہے یہ جان لینا چاہیئے کہ یورپین زیبائش اور قومی طرز دلربائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا تھا جو بہر حال اسوقت کے مناسب حال بھی تھا۔

جنابہ لیڈی کرزن صاحبہ کی طاؤسی حاشیہ کی پوشاک جسکو دہلی کے چیدہ دستکاروں نے تیار کیا تھا نہایت ہی دلفریب تھی۔ اُسپر زری کے کام کی چمک دمک نظر کو خیرہ کیئے دیتی تھی۔ اور ہز رائل ہائنس ڈچیز آف کیناٹ سفید رنگ کی پُر زر پوشاک زیب تن کئے تھیں اُن کی پوشاک کی آب و تاب بھی بےمثل تھی۔ ڈچیز مالبرو حسین کی نیلگوں اور جواہر نگار پوشاک اس رات کے سمے اور برقی روشنی میں اپنے دماغ کو عرش ہفتم پر تولتی تھی ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است۔ ہمین است

سوسائٹی لندن کی بہت سی اعلیٰ درجہ کی لیڈیاں بھی ایک سے ایک بڑھکر لباس پہنے تھیں اور کمرۂ رقص میں اکثر سفید اور صوفیانہ رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور چونکہ یہاں اکثر اشخاص وردیاں پہنے ہوئے تھے اس سے اُن کی پوشاکوں کا لطف اور بھی دوبالا ہو گیا تھا ہر فوجی شاخ کے لوگ یہاں موجود تھے بہت سے لوگ تمغے لگائے ہوئے تھے اور کلاسپوں کی بھی بہت سی قطاریں تھیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ جن پلٹنوں نے فی الحال جنوبی افریقہ میں جنگ و جدل کی تھی وہ اب ہندوستان میں تعینات ہیں جو

مارچ پاسٹ کا جلوس

۷ رجنوری - آج احاطۂ دربار میں پھر وہی دھوم دھام اور تزک و احتشام کی باتیں نظر آنیوالی ہیں جبکا سین ہم مشتاقان دربار کو پہلے دکھا چکے ہیں لیکن اسمیں کچھ فرق ہوگا جو ناظرین کو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔

آج روساء کے ہمراہیوں اور اہل عملہ کا مارچ پاسٹ (آخری معائنہ) ہے تاکہ لوگ اُن عجیب و غریب لوگوں کو اچھی طرح دیکھ سکیں جو جلوسی مواقع پر ہندوستانی روساء کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ آج اس احاطہ میں گوکہ ویسی کشمکش تو نہ تھی جیسی کہ دربار والے دن تھی تاہم دس ہزار آدمی جمع ہوگئے ہونگے۔ اسوقت لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن اور ڈیوک و ڈچز کینہاٹ صاحبان مع اپنے اپنے پرسنل اسٹاف کے تشریف لائے اور مسند پر نشست فرمائی۔ ساڑھے دس بجے سے موجودہ سرکاری بینڈ مختلف گتیں بجایا کیا۔ اور بروقت تشریف آوری حضور محتشم الیہ فوراً دعائیہ گت بجائی گئی۔ اسکے چند منٹ بعد ہمراہیان و اہل عملہ روساء لہریئے کے طریقے سے اسطرح آگے بڑھنے لگے کہ مسند اُن کے دستِ چپ کی طرف تھی۔ اِس کا دورہ کرکے چلے گئے۔ میجر ڈنلاپ اسمتھ نے اِن کی جمعیت کا انتظام کیا تھا اور بریگیڈیر جنرل اسٹوارٹ بٹین نے تین ہزار امپیریل سروس فوج کے باہر کے رستوں کے انتظام اور اس رقبہ کے وسطی حصہ کی پہرہ چوکی کے لئے مقرر کیا تھا۔ اُن کا انتظام کامل تھا۔

روساء کے ہمراہیوں اور اہل عملہ کی قواعد میں درجہ کا لحاظ نہیں رکھا گیا کیونکہ جو ریاستیں فاصلہ پر مقیم ہیں اُن کے لوگ اس خیال سے کہ اچھے وقت پر واپس چلے جائیں وقت سے پہلے آگئے تھے اور اس امر کی اطلاع دیدیگئی تھی کہ ہر رئیس کے اہل عملہ کا جلوس ویسا ہی ہوگا جیسا ہر تقریب اور تہوار میں اُسکے دارالصدر میں ہوا کرتا ہے یہ لوگ مندرجہ ذیل انتظام کے ساتھ گذرے۔

ریاستہائے بمبئی — ریاست میسور
ریاست بڑودہ — وسط ہند
ریاست راجپوتانہ — ریاستہائے ممالک متحدہ
ریاست کشمیر و برہما

یہ سب چالیس ریاستوں کی طرف سے تھے۔ سب سے پہلے ریاست کولھاپور کے لوگ تھے آگے کے ہاتھی کی سونڈ اور مستک سُرخ و سبز رنگوں سے رنگی تھی۔ یہ لوگ صحن میں آئے اُن کے ہاتھی کے ہودہ پر سُنہرا نشان تھا اور رگلر لانسر کے سوار دُنکی وردیاں سُرخ رنگ کی تھیں اور پیدل فوجکی سبز وردیاں اور سُرخ پگڑیاں تھیں۔ یوروپین باجوں کا بینڈ مارچ کی گت بجاتا جاتا تھا اُن کو دیکھکر سب تماشائیوں نے خوشی کا نعرہ مارا۔

دو بجے تک یہی کیفیت رہی۔ صحن دربار میں خوشی کے نعرہ پر نعرہ تھا اکثر مرتبہ ایسا غل و شور ہوتا تھا کہ کان پڑی آواز نہ سُنائی دیتی تھی۔ مگر جب ہاتھی اور کوتل گھوڑے اور اُونٹ اور رسالے - پیدل پلٹنیں۔ اور برچھی دار اور عصا بردار اور سواریوں کے دَوڑھے اور گارد کے سپاہی اور گاڑیاں اور رتھ اور حیرت انگیز سواریاں جنمیں ہاتھی جُڑے ہوئے تھے گُذریں، اور بینڈ باجوں سے دلکش گتیں سُننے میں آئیں تو تماشائیوں نے بیساختہ نعرے بلند کیئے۔ جسقدر ہاتھی سامنے سے گُزرے گو اُنکی تعداد سَو سے کم تھی مگر اسوقت سرسری نگاہ میں بے تعداد معلوم ہوتے تھے اُنپر نہایت عمدہ جھُولیں پڑی ہوئی تھیں بہت سے ہاتھی جب مسند کے قریب سے گُزرے تو اکثر نے سلام کا اشارہ کیا اور دَتیا کے ایک فیلبان نے ہاتھی کو صرف اُس کے پچھلے پاؤں سے کھڑا کر دیا یہ کارروائی بڑی دلچسپ تھی جسپر سب نے تعریف کے نعرے بلند کیئے۔

ریاست ریوان کی ایک گاڑی کی صورت بیل کے پہیے کی مانند تھی اسپر شوخ اور سُنہری رنگ بھرا ہوا تھا۔

اسمیں دو ہاتھی جُتتے ہوئے تھے - لیکن جب چار ہاتھیوں کی ایک گاڑی آئی تو اسکی عظمت کے آگے اُسکی شان ہیچ تھی اِس کی ساخت مشرقی گنبد کی طرح تھی اور اس کی کھڑکیوں میں شوخ رنگ کے پردے پڑے ہوئے تھے - اِن پردوں میں جو اہل عملہ بیٹھے ہوئے تھے اُنھوں نے سلام کیا -

جیساکہ اُوپر بیان ہوچکا ہے پہلے ریاست کولھاپور کے لوگ آئے - اِنکے بعد ریاست کچھی کے لوگ تھے ان کو کڑیوں کا زرہ بکتر پہنے ہوئے دیکھکر عوام نے نعرے بلند کیئے انکے بعد راجپوتانہ کے لوگ آئے - یہ سب تو اپنی اپنی وضع سے تھے ہی لیکن چار شخص بڑے ہی حیرت دلانیوالے تھے - یہ آدمی اسٹلٹیوں (یہ لمبی لمبی لکڑیاں ہوتی ہیں جن میں پاؤں ٹکانے کی جگہ ہوتی ہے اور اُنپر چلنا ایک طرحکی قلاورزی ہے) پر سوار آئے جو تلواروں اور ڈھالوں سے مسلح بھی تھے - اِس نظارہ سے بڑی دلچسپی ہوئی -

اب عرب اور افریقہ کے رنگرُ سپاہی آئے جو اپنی زنگارنگ پوشاکوں اور پگڑیوں کے تصویر کھینچنے کے قابل تھے بڑودھکی سونے چاندی کی توپیں معہ پہیوں کے تھیں اور اُن میں خوبصورت بیل جُڑے ہوئے تھے -

بھوپال کا سبز نشان محمود تھا - دتیا کا ایک ہاتھی زرہ بکتر پہنے اور آہنی ہودہ کسے ہوئے آیا یہ ہاتھی بڑا جنگجو معلوم ہوتا تھا - ریوان کا ایک شخص زرہ بکتر پہنے ہوئے - اور کشن گڑھ کے سوار جو اپنے گھوڑوں کے زینوں پر کھڑے تھے اور سوزنی کے انگرکھے گھٹنوں تک پہنے اور پٹیالہ کے رنگرُ سپاہی عمدہ عمدہ وردیاں پہنے تھے اور بیشمار باڈیگارڈ جو طرح طرح کی شوخ رنگوں کی وردیاں پہنے ہوئے تھے - سب کے سب وبروی گزرے نشان و پھریرے اور ریاستوں کے ماہی مراتب ڈھول بجاتی ہوئی اُن کے روبرو سے گزرنے والوں اور دیکھنے والوں میں سکوت کا عالم تھا - اکثروں نے اتفاق خاموشی کو گدگدایا بھندایا اور شہسواری کے فن نمایاں کئے گئے - انھیں کے دو کرتبی شخص نہایت عمدہ تھے جنھوں نے اپنے گھوڑوں کو اسقدر الف کیا کہ عمودی صورت پیدا

ہوگئی تھی - اسی طرح ریاست شان - برہما - لداخ وغیرہ کے آدمی آئے - اورازاں جملہ کوڑکے تانگے جو بھبوت ملے روبرو سے گزرے انہیں ہر شخص ڈھال تلوار یا چھری گتکے سے پٹہ بازی کے فن دکھاتا ہوا گزرا -

منجملہ اور عجیب وغریب ہیئت والے لوگوں کے نابھکا ایک سفید ڈاڑھی والا بونا - اور کشمیر کے دو دیونما شخص تھے جنکا قد قریب آٹھ فیٹ کے تھا اور اتنے آدمیونکی بھیڑ میں صرف انھیں پر آنکھ جمتی تھی - گوکہ یہ سب سے اخیر میں آئے تھے مگر اِن کے بعد آنیوالا گلگٹ اور یاسین کا گروہ تھا -

اب ویسرائی گروہ بھی رخصت ہوا - اور جو لوگ صحن دربار میں بیٹھے ہوئے تھے بتدریج چلنے شروع ہوئے اور اپنے اپنے کیمپوں کو گئے -

اِس تمام جلوس میں سب طرح کامیابی ہوئی صرف ایک مرتبہ ذراسی دقت پیش آئی تھی کہ ایک گاڑی کی سبزہ جوڑی میں سے ایک گھوڑا کچھ بھڑکا اور چار پانچ منٹ تک راستہ بند رہا مگر کوئی حادثہ نہیں ہوا -

ناظرین ہم نے سارا جلوس دیکھا اور مفصل کیفیت جو ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزری فروعات کو نظر انداز کرکے اصلی واقعات قلمبند کردیئے - کوئی بات قابل نکتہ چینی نسبت انتظام وانصرام مہمات کے نظر نہ آئی جہاں پر لاکھوں آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ اور مختلف اوضاع وطبائع کے آدمیوں کا یکجائی قیام وہاں ہر طرح امن وامان وصحت وتندرستی کا قایم رہنا چشم بد دُور شاہی اقبالمندی نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمارے حضور شہنشاہ ظل الٰہی کا سایہ عاطفت قدیم قایم رہے اور حضور پرنور دا ئسرائے جن کے عدل و معدلت نوشیروانی کا ایک زمانہ مداح ہے اور بالخصوص اہل دہلی باشندگان پایگاہ قدیم کو نہایت ہی صدق دل سے احسان مند ہونا چاہیئے جن کے وطن مالوفہ کی آبروافزائی اور ملک کو فائدہ رسانی کی غرض سے حضور ممدوح نے جنگل میں منگل کردکھایا - اور حضور ڈیوک آف کیناٹ اور دیگر مہمانان سرکاری وعالیجناب لارڈ کچنر بہادر مدظلہ بھی

جنکے طفیل وبرکت سے یہ دن یہاں کی رعایا کو نصیب ہوا اُسی قدر شکریہ کے مستحق ہیں جو ایک وفادار رعایا کی زبان سے ادا ہو سکتا ہے اور یہ شعر نذر کیا جاتا ہے ؎

الٰہی در جہاں باشی بہ اقبال
جواں بخت وجواں دولت جواں سال

ناظرین اب ہمیں اس تمام سین وسینری کا نتیجہ نکالنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس تاریخ کے پڑھنے والے یہ اعتراض ضرور کرینگے کہ مولف نے اپنی رائے درج نہیں کی اور ایک واقعات نویس کا فرض اہم بھی ہے کہ وہ کسی واقع کے درج کرنے کے بعد اپنی رائے ضرور لکھے تاکہ پبلک کو اُس کی عمیق نظری اور تجربہ کاری کا حال معلوم ہو جاوے۔

جب ہم نے اس ساری سینری کی ظاہری حالت پر غور کیا تو ہمارے تجربہ سے ہمارے ذہن میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اسوقت ایک عالم انگریزی برقی روشنی کا گرویدہ ہو رہا ہے اور پرانے فیشن کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی نظروں میں حقیر ہوتی جاتی ہے پرانے سامان میں بھی کچھ نہ کچھ نیا پن ضرور ہے اور جو لوگ محض پرانے ہی فیشن کے عاشق ہو رہے ہیں وہ مضمحل اور بوسیدہ حالت میں نظر آتے ہیں اور جہاں کہیں تازہ گیس بھر لی گئی ہے وہاں ہر طرح توانائی اور خندہ روئی اور آنا ومنشی کی ہوا چل رہی ہے وہی رغبت سے دیکھے جاتے ہیں۔ افلاس کا اثر درجہ ادنےٰ سے عالم بالا تک ابر مطیر کی طرح بلا امتیاز سب کو فیضیاب کر رہا ہے۔ امیروں کے بشروں سے فرخندگی اور سجالی نے عناں توجہ پھیر لی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چوب کرم خوردہ پر روغن ہو باوجود اسقدر اژدہام وجم غفیر کے خرید وفروخت کا بازار اس قدر نہ تھا جیسی کہ اُمید تھی۔ بعض عالی حوصلہ امرا نے حوصلہ مندی بھی دکھائی اور غربا ومساکین کو فیض بھی پہنچایا لیکن یہ معدودے چند مثالیں تھیں اور وہ بھی کچھ دبی ہوئی سی روسا کو اسبات کا بڑا افسوس رہا کہ جو لاکھوں روپیہ صرف سے ڈیرے لیے خیموں کی آراستگی صرف وبسرائے ہند کے ملاحظہ کے لئے کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی یعنی حضور محتشم کو بازدید کی ملاقات کی فرصت نہیں ملی

کیمپوں کے حالات

اے ناظرین سارے دربار شہنشاہی کے حالات آپ کے گوش گزار کر دیئے لیکن دیگر حالات جنکو ہم نے مصلحۃً آخر میں بیان کرنے کیلئے چھوڑ دیا تھا (وہ اس خیال سے کہ تاریخ کے آخری حصہ کی دلچسپی میں کمی نہ واقع ہو) اب آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس دربار میں جو کہ بے تعداد مہمانوں کے قیام کے لئے لاکھوں ایکڑ اراضی کام میں لائی گئی وہ چوہتر کیمپوں پر منقسم تھی جسکی کامل تفصیل اور تشریح اُن کیمپ ہائے کی ذیل میں درج کی جاتی ہے

سنٹرل کیمپ

نمبر ۱ سے ۴۸ تک

۱۔ ڈائرکٹر جنرل تعمیرات جنگی۔ ڈائرکٹر جنرل رسد باربرداری ڈائرکٹر جنرل آرڈیننس۔
۲۔ ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی
۳۔ ہز اکسیلنسی حضور والیسرائے۔
۴۔ ہز اکسیلنسی گورنر مدراس۔
۵۔ لفٹنٹ گورنر بنگال
۶۔ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ
۷۔ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان
۸۔ کیمپ وزیٹران۔ نمبر ۳
۹۔ لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بمبئی۔
۱۰۔ ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف
۱۱۔ لفٹنٹ گورنر پنجاب
۱۲۔ لفٹنٹ گورنر برھما
۱۳۔ مسقط۔ گرجاگھر
۱۴۔ رزیڈینٹ بڑودہ
۱۵۔ ایجنٹ گورنر جنرل سرحدات شمالی ومغربی
۱۶۔ لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ افواج دربار
۱۷۔ لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ مدراس
۱۸۔ لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ بنگال
۱۹۔ لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ پنجاب۔

۲۰- ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار برقی۔
۲۱- ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات۔
۲۲- چیف کمشنر آسام
۲۳- چیف کمشنر ممالک متوسط۔
۲۴- رزیڈنٹ حیدر آباد۔
۲۵- رزیڈنٹ میسور۔
۲۶- ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ۔
۲۷- ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند۔
۲۸- جنرل اسپتال افواج دیسی۔
۲۹- ✚ وٹرنری فیلڈ اسپتال۔
۳۰- مطابع اخبارات انگریزی وکانسل۔
۳۱- پولیس کمپ نمبر ۱۔
۳۲- مطابع اخبارات ہندوستانی۔
۳۳- برقی روشنی کا کارخانہ۔
۳۴- سنٹرل تار گھر۔
۳۵- سنٹرل ڈاکخانہ۔
۳۶- ہندوستانی جنگ آزمودہ سپاہی۔
۳۷- امپریل کیڈٹ رسالہ۔
۳۸- سول وٹرنری شفاخانہ
۳۸- الف۔ یورپین جنگ آزمودہ سپاہی۔

سول لین

نمبر ۳۹- سے نمبر ۴۱- تک

۳۹- نمبر ۳- رسالہ بنگال۔
۴۰- گورنمنٹ ہند۔
۴۱- پولیس کمپ نمبر ۲۔

شہر

نمبر ۴۲- سے نمبر ۴۸- تک

۴۲- نیشنل بنک۔
۴۳- بنک بنگال۔
۴۴- ڈفرن برج (دہلی)
۴۵- سنٹرل اسٹیشن پولیس شہر۔
۴۶- سول اسپتال۔
۴۷- اسپتال امراض ساریہ۔
۴۸- دہلی بنک۔

کمپ فوج پیدل

نمبر ۴۹ سے نمبر ۷۰- تک

۴۹- چرچ انسٹیٹیوٹ
۵۰- بازار سامان رسد وبار برداری۔
۵۱- سنٹرل پولیس اسٹیشن۔
۵۲- دودھ وغیرہ کا کارخانہ۔
۵۳- گھوڑوں کا کمپ۔
۵۴- باڈیگارڈ مدراس۔
۵۵- باڈیگارڈ ویسرائے
۵۶- مویشیان کارخانہ دودھ دہی وغیرہ۔
۵۷- باڈیگارڈ بمبئی۔
۵۸- کمیٹی انتظامی۔
۵۹- والنیٹران۔
۶۰- دوسری ڈویژن کا اسٹاف۔
۶۱- پہلے بریگیڈ کا اسٹاف۔
۶۲- دوسرے بریگیڈ کا اسٹاف۔
۶۳- تیسرے بریگیڈ کا اسٹاف۔
۶۴- پہلے ڈویژن کا اسٹاف۔
۶۵- پانچویں بریگیڈ کا اسٹاف۔
۶۶- آٹھویں بریگیڈ کا اسٹاف۔
۶۷- چوتھے بریگیڈ کا اسٹاف۔
۶۸- سپاہیوں کی سرائے۔
۶۹- محکمہ آرڈیننس
۷۰- سامان رسد اور بار برداری کی سنٹرل ڈپو۔

کمپ ڈویژن رسالہ

نمبر ۷۱- سے نمبر ۷۴- تک

۷۱- ✚ وٹرنری فیلڈ ہاسپٹل۔
۷۲- ڈویژن رسالہ کا اسٹاف۔

۴۳۔ رسالہ ترپ کا اسٹاف۔
۴۴۔ سپاہیوں کی سرائے کی شاخ۔

روسائے ہند کا حیرت انگیز جلوس

اگرچہ اس جلوس کی مختصر کیفیت صفحہ ۴۵ پر درج ہو چکی ہے مگر اسجگہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے پورا فوٹو اوتارا گیا ہے یہ جلسہ ۷ جنوری کو احاطہ دربار میں منعقد ہوا تھا جسکے اندر بیالیس ہندوستانی اور برہما کے رؤسا کا جلوس مع اُنکے عملہ کے ہیجکو ویسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ کے سامنے سے گذرا۔ یہ جلوس نہایت پُرلطف تھا اسکے گذرنے میں اڑھائی گھنٹہ صرف ہوئے۔

سب سے پہلے ریاستہائے صوبہ بمبئی کے لوگ تھے انہیں سب سے اول ریاست کولھاپور کا جلوس حسب ذیل تھا۔

ریگولر سوار	بیس
سرخ وردی کے پیدل	اکیسو بیس

اسکے بعد ریاست کچھ بھج کے لوگ اس زینت سے تھے

ہاتھی مع نشان۔	ایک
پیدل سپاہی مع بینڈ۔	ترانوے

انکے پاس خمدار تلواریں تھیں جنکے مخملی میان تھے اور گول گینڈے کی ڈھالیں تھیں جو نہایت شفاف ہتیں۔

اونٹ	بارہ

انپر باجہ والے۔ نشان بردار اور زنبوردار تھے ہر اونٹ پر دو دو آدمی سوار تھے ان کی پوشش سُرخ تھی باجہ والے چھوٹے چھوٹے ٹرمپٹ اور بڑے بڑے بل کھائے ہوئے نرسنگھے اور لمبی لمبی تریاں بجاتے تھے جو سب چاندی کی تھیں۔

ریگولر باڈی گارڈ	چودہ سپاہی۔

انکے پاس لمبی لمبی بھج کی بندوقیں تھیں انکے کمربندیں نقرئی باروددان نقرئی گولیوں کے توسدان اور نقرئی قبضہ کی چھریاں لگی ہوئی تہیں۔

نہایت ہی عمدہ آراستہ کوتل گھوڑے اور نشان بردار۔	پانچ
کڑیوں کے زرہ بکتر پہنے ہوئے سپاہی۔	بیس۔

انیں بعض بعض سپاہی کنوبس کے جوتے پہنے ہوئے تھے۔ ایک نہایت خوبصورت اور عمدہ آراستہ رتھ تھا جسمیں بیل جتے ہوئے تھے اور اُن کے سینگ سونے سے منڈھے ہوئے تھے۔

چار مسلح سپاہی اسٹلٹ (یعنی بالسنون) پر تھے۔ یہ اسٹلٹ رنگین اور پندرہ فیٹ بلند تھے۔

دو پالکیاں تھیں جنکو کہار اُٹھائے ہوئے تھے اور انکے ساتھ مشعلچی بھی تھے۔

عرب گارد کے سپاہی بتیس تھے ان کے آگے آگے ایک مسن شخص تھا جسکی ڈاڑھی سُرخ مخضب تھی اور سونے کی کمانی کی عینک لگائے ہوئے تھا۔ ان کے پاس چھوٹی چھوٹی ڈھالیں تھیں۔ یہ گاتے ہوئے گذرے تھے۔

ہاتھی۔	تین
باجہ والے۔	دس
اونٹ مع نشان۔	دس
مسلح گارد۔	ایک
اردلی کے سپاہی	ستر

یہ مسلح تھے اور ان کے پاس نشان اور ماہی مراتب تھے اور نقرئی عصائے ہوئے تھے۔

ہاتھی۔	پانچ۔
باڈیگارڈ کے سپاہی	پینتالیس۔

ریاست خیرپور کا جلوس اس طرح تھا۔

ہاتھی۔	ایک
باجہ والے۔	بیس

ریگولر پیدل سپاہی جو مثل ریگولر سپاہیوں کے تھے۔ ترپن گھوڑچڑھے ریگولر سپاہی جنکے غرارہ دار پاجامہ تھے۔ اکتیس سلطان شحر و مکلا کا عملہ حسب ذیل تھا۔

ریگولر سپاہی	چھیالیس
حبشی اور باجہ والے	اُنتالیس

یہ لوگ نہایت ہی سیاہ تھے اور ان کی وردی سُرخ و زرد تھی۔ اِن کے پاس لمبی لمبی دمشقی بندوقیں اور نقرئی کپیاں تھیں

آگے آگے سبز و سُرخ نشان لئے ہوئے لوگ تھے۔ پٹہ بازی
کرتے ہوئے اور باجہ والے بانسلیاں بجاتے ہوئے جاتے
تھے۔ موٹے موٹے انگلش بوٹ پہنے تھے۔

باجہ والے اور نشان بردار — اٹھائیس

برچھوں کی انیو پر سبز مخملی غلاف چڑھا ہوا تھا۔

پیادہ سپاہی مع عرب باجہ والوں کے — چھیالیس

یہ نقارہ و نیز گاتے اور چھریاں ہاتھوں میں لئے ہوئے
اور پینترے بدلتے ہوئے جاتے تھے۔

گھوڑچڑھے ریگولر سپاہی۔ — بارہ

اسکے بعد میسور کا جلوس تھا۔ اسکے بعد ایک سونیکی
توپ چاندی کے پھڑ پہیوں پر اور چاندی کی توپ سونے کے
پھڑ پہیوں پر تھی جو بڑودہ کی تھیں۔

وسط ہند کی ریاستوں میں سے سب سے پہلے گوالیار
کا عملہ اس طرح تہا۔

سوار و باڈی گارڈ۔ — اڑتالیس

چوبدار اردلی اور برچھے والے — سینتیس

یہ برچھے والے گھوڑوں پر سوار تھے۔ انکے ساتھ ایک ایک
اردلی تھا جو انکو چھتریاں لگائے ہوئے تھا۔

کوتل گھوڑے — دو۔

ہاتھی — پندرہ جنپر بیس آدمی تھے

اسکے بعد اندور یعنے ہلکر کے لوگ تھے۔ ایک تختہ پر
روشنائی سے لفظ ہلکر لکھا ہوا تھا جو سب کے آگے آگے تھا۔

سوار۔

کوتل گھوڑے — بارہ

یہ نہایت ہی خوبصورت سبزہ عربی گھوڑے تھے۔

پیادہ سپاہی اور سواری کے آگے آگے چلنے والے اور گارڈ۔ ترپن
انکے ساتھ ایک بینڈ باجہ تھا جنکے لوگ سُرخ پوربین کوٹ
سفید پتلون پہنے ہوئے تھے اور واشنگٹن پوسٹ کی گت
بجاتے تھے۔

ہاتھی۔ — چھ۔

پالکیاں۔ — دو۔

بیلون کی گاڑی — ایک

اور بھوپال کا عملہ حسب ذیل تھا۔

باڈیگارڈ سوار — تیئس

ان کی برچھیوں میں اودے اور سبز پھریرے تھے
انکے ساتھ بانسلیوں کا بینڈ باجہ تھا۔ بینڈ کی آواز مثل بیگ پایپ
کے تھی اور ڈھول تھے جنکو ہاتھوں اور لکڑیوں سے بجاتے تھے۔

ریگولر سوار۔ — پچپن۔

انکی زرد و سبز وردیاں تھیں۔

باجہ والے — چالیس

باجہ انگریزی تھا۔

ہاتھی۔ — دو۔

گھوڑے۔ — چار۔

سونٹے بردار۔ — دو۔

سونٹے مثل چھوٹے چھوٹی چھتریوں کے اور پیتل کے
تھے اور جھالر کے گرد چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں تھیں۔ ان پر شیر
اور سنگھ کی تصویر تھی۔

ریاست ریوان کے حسب ذیل لوگ تھے۔

ہاتھی مع نشان ریاست — تین

انپر نقارہ بھی تھے۔ ایک ہاتھی پر بانسلی کا بینڈ تھا۔

اونٹ — چار

ریگولر سوار نیلی اور سبز وردی پہنے ہوئے تھے۔ ایکسو اسی
ریگولر سپاہی ہلکی نیلی وردیاں پہنے ہوئے جن کی سُرخ
گوٹ تھی — دو سو۔

ریاست کے چنڈول و کھپال۔ — چار

انکے اردلی اور سونٹے بردار۔ — ایکسو بائیس۔

ایک کھپال چاندی کا مثل ڈبی لگائے بیٹھے ہوئے
جانور کے تھا اور دور سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک بڑا
شیر ہے۔ اُس کی پشت پر کرسی تھی۔ اس کی آنکھوں سے
غصہ ٹپک رہا تھا اور اس کی دُم اس طرح اُٹھی تھی کہ اسمیں
چاندی کی چھتری لگائی جاتی تھی۔

ایک گاڑی تھی جسمیں دو ہاتھی جُتے ہوئے تھے اسکی

صورت مثل حریے بنک گاڑی کے تھی - اسکے پہیئے چھ چھ فیٹ بلند تھے -

دو جلوسی گاڑیاں تھیں جنمیں گھوڑے جتے ہوئے تھے اور پوسٹلین کی وردیوں میں نقرئی بوتام تھے -

ہاتھی مع ایک بچہ کے - دس

ایک ہاتھی کے ہودے پر ایک شخص آہنی خاردار زرہ بکتر پہنے ہوئے تھا اس کی صورت سپاہی کے مانند تھی - آٹھ گھوڑوں پر امرا اور رؤسا سوار تھے -

ایک شخص دو مسی ظروف لئے تھا جو بانس کی بہنگی میں تھے انمیں جمنا کا پانی بھرا ہوا تھا

اسکے بعد ریاست اوربچھا کے لوگ حسب ذیل تھے -

ریگولر سوار - بیس

ہاتھی زرہ بکتر کی جھول پہنے ہوئے - ایک

گھوڑے مع نشان و نقارہ - دو -

نشان پر ہنومان کی تصویر بنی ہوئی تھی -

ریاست کے بھاٹ - دو -

جو تاریخی واقعات ریاست یاد دلاتے جاتے تھے -

ریگولر سوار - بیس

باجہ والے تیس

یہ اپنی لاری کی گت بجاتے جاتے تھے -

پیادہ سپاہی - ایکسواکتیس

ہاتھی مع نشان و ماہی مراتب - پانچ

انمیں ایک ماہی مراتب میں سونے کا اژدہے کا سر تھا -

باجہ والے ہاتھی پر - سات

یہہ ڈھول اور جھانجھ بجاتے جاتے تھے -

پالکی - ایک -

سوار - دس -

اونٹ - تین -

کوتل گھوڑے - بارہ -

نیزہ بردار اردلی - سونٹے بردار - بیاسی

ہاتھی - دو -

اونٹ مع نقارہ - ایک

اسکے بعد ریاست کی سواریاں تھیں -

ریاست دتیا کا عملہ اس ترتیب سے تھا -

ہاتھی - ایک

جو زرہ بکتر کی جھول پہنے ہوئے تھا اسپر ریاست کا نشان تاریخی اور اودا تھا -

ریگولر سوار اور کوتل گھوڑے - چھ

یہ سوار مرزائیوں پر زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے -

پالکیاں تین

کہار بائیس

سپاہی - اردلی - باجہ والے سترہ

باجہ والے جان پیل کی گت بجا رہے تھے -

ہاتھی - سات

انمیں سے سب سے بڑے ہاتھی نے ویسرائے کو سونڈ سے سلام کیا اور مثل گھوڑے کے الف ہو کر تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا -

شتر سوار - دس

گاڑی - ایک

ریاست دھار کے لوگ اس طرح تھے -

سپاہی - چوالیس

انکی صورت مثل غدر کے سپاہیوں کے تھی - ان کے سرخ کوٹ سفید سفید گول ٹوپیاں اور گردن کی حفاظت کیلئے کپڑے کے فلیپ لگے تھے -

اردلی - گیارہ

ہاتھی - دو -

مہاوت وغیرہ - چھہ -

گارد کے سپاہی اور نرسنگھے پھونکنے والے - چودہ

ریگولر سوار - پندرہ

ریاست سمتھر کا جلوس حسب ذیل تھا -

شتر سوار - پانچ -

ہاتھی مع نشان ریاست - ایک -

گھوڑے — تین
باجے والے — پندرہ
سپاہی — پچاس
اردلی — ستائیس
ہاتھی — سات
باڈی گارڈ سوار سینتیس۔ یہ ڈوورکی رنگی ہوئی وردی پہنے تھے۔

ریاست چرکھاری کے لوگ۔

شتر سوار مع نقارہ۔ — سات
باجہ والے — دو
سوار باڈیگارڈ سبز وردی پہنے ہوئے۔ — تینتیس۔
کوتل گھوڑے — پانچ۔
پالکی — ایک۔
کہار — دس۔
باجے والے۔ — تیئس۔
مغربی طرز کا بینڈ۔ ایک یہ ایسی گت بجاتا تھا کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔
سپاہی۔ ایک سو بیالیس۔ انکے پاس لمبی لمبی سونے کے کام کی بندوقیں تھیں۔
باجے والے۔ چھ۔ یہ گاتے اور ستار بجاتے جاتے تھے۔
ہاتھی۔ آٹھ۔ ان کی مستکیں نیلی تھیں۔
اردلی سپاہی۔ — چھ۔

ریاست راجگڑھ کے لوگ اس طرح تھے۔

گھوڑے سوار نقارچی۔ — ایک
ریگلر سوار۔ — سترہ۔
سپاہی۔ — بیس
کوتل گھوڑے — پانچ
سونٹے بردار۔ دس۔ انکے سونٹوں پر مچھلی اور کوہ بنا ہوا اور زرق برق جھولوں والے ہاتھیوں پر سوار تھے۔
اردلی سپاہی۔ — چار

ریاست نرسنگھ گڑھ کا عملہ

سوار مع نقارہ و نوبت و نشان برنگ سُرخ۔ — تین۔
مسلح سپاہی۔ سونٹے بردار۔ — پینتیس۔
شتر سوار۔ — تین۔
راجپوت گارڈ — چھ
ہاتھی۔ — دو۔
سوار باڈیگارڈ۔ — بیس

راجپوتانہ کی ریاستوں میں سب سے آگے ریاست جے پور کا جلوس تھا۔

ہاتھی۔ ایک۔ اسپر ایک نشان تھا جسپر سفید۔ سبز۔ زرد سُرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں۔
سوار۔ دو۔ ا نکے گھوڑوں پر نرسول اور نقارہ تھے۔
آراستہ کوتل گھوڑے۔ — چھ۔
سونٹے بردار۔ ڈھال لگائے ہوئے۔ — دس۔
ہاتھی۔ — تین
زرہ بکتر پہنے ہوئے سوار۔ ساٹھ۔ ان کی برچھیوں میں سفید و سُرخ جھنڈیاں تھیں اور انکے بوٹ کانپور کے بنے ہوئے تھے۔

ریاست جودھپور۔

آراستہ گھوڑے۔ — بارہ

ریاست بوندی

ہاتھی۔ ایک۔ اسپر زرد رنگ کا نشان ریاست تھا۔
بینڈ والے۔ — بیس۔
مسلح اردلی۔ ایک سو پچاس۔ ان کی وردیاں سبز و سُرخ شوخ رنگ کی تھیں۔
امرا اور دس سوار مع اردلیوں کے۔ — پندرہ
سوار مع نشان و نقارہ۔ — دو۔
باجہ والے مع جھنڈیوں کے۔ — بارہ
ایک سو ے پاس رئیس کے واسطے گنگا جل رکھا ہوا
آراستہ گھوڑے — آٹھ
مسلح — تیس
مہاراجہ کا خاص ہاتھی۔ ایک۔ اسکی حفاظت پچیس مسلح سپاہی کرتے تھے

برچھی دار سپاہی۔ نو۔
لور۔ چار۔
انکے تازئین آٹھ
سوار۔ چالیس۔
ہاتھی مع نشان۔ دو۔
ہاتھی۔ ایک

ریاست بیکانیر

ہاتھی مع نشان ریاست۔ ایک۔
سوار و نشان ریاست۔ ایک۔
سوار۔ تین۔ انپر دھونسہ اور ٹرمپٹ تھے۔ ہر سوار کی خواہش تھی کہ اپنے نقارہ کی آواز دوسرے پر غالب رکھے۔
پالکیاں۔ دو۔
ہاتھی مع نشان۔ دو۔ اِن کی جھولیں سبک تھیں جنکے اندر سے گدا نظر آتا تھا۔
بیلون کا رتھ۔ ایک۔
کوتل گھوڑے۔ دس۔
سونٹے بردار۔ پچیس۔
باجے والے۔ پنتیس۔ یہ نہایت عمدہ گت بجاتے تھے۔
ہاتھی۔ دو۔
سوار عمدہ وردیوں میں۔ اکیس۔
ریگلر سوار سبز نیزہ لئے ہوئے۔ پچاس۔
شتر سوار مع زرہ بکتر۔ پچاس۔
یہ زرہ بکتر اچھے نہ تھے بوسیدہ فرسودہ تھے اور آنکھ اور ناک کی جگہ سے اکثر ٹیڑھی تھیں۔
اردلی۔ تیس

ریاست کوٹہ کا جلوس

جلوسی ہاتھی۔ ایک۔
سوار مع نشان و نقارہ۔ دو۔
ریگلر سوار نارنجی وردی میں۔ بتیس۔
باڈیگارڈ کے سوار۔ پینتالیس۔
شتر سوار مع زنبورک۔ گیارہ۔

ناگاہ سپاہی۔ پندرہ۔
یہ سب قریب برہنہ تھے اور جسم پر زرد رنگ ملے ہوئے تھے اور مثل شیر کے اُنکے جسم پر دھاریاں تھیں۔ اِنمیں سے دو باہم پٹہ بازیاں کرتے جاتے تھے۔ چند کے پاس چھڑی گنگے تھے۔ بعض کے پاس تلواریں تھیں جو اپنے مقابل والیکے پاؤں پر مارتے تھے اور وہ تڑپ کر زد سے بچ جاتا تھا۔
اردلی اور باجہ والے۔ ایک سو پینالیس۔
یہ بیگ پائپ بجاتے تھے۔
کوتل گھوڑے۔ تین۔
ہاتھی۔ ایک۔
یہ سونڈ سے چونر جھلتا جاتا تھا۔
پالکی۔ ایک۔
مسلح رؤسا۔ بارہ۔
ریگلر سوار۔ دس۔
ان کی برچھیوں پر سیاہ پھندنے تھے۔
انکے بعد ریاست بھرتپور کے لوگ تھے۔
پھر کشن گڑھ کا عملہ آیا جو اس ترتیب سے تھا۔
شتر سوار۔ دو۔
مسلح سوار۔ باون۔
رؤسا سوار۔ چار۔
بعض اپنے گھوڑوں کو گدگداتے پھنداتے جاتے اور بعض اپنے گھوڑوں کے زینوں پر کھڑے تھے۔
کوتل گھوڑے۔ دو۔
باجہ والے اور سونٹے بردار۔ اٹھارہ۔
باجہ والوں کے آگے آگے جو شخص تھا وہ ٹوئیڈ کے کپڑے پہنے تھا اور سونٹے نقرئی تھے۔
ریگلر سپاہی پیلی وردی میں۔ ساٹھ۔
انکے لمبے لمبے بھورے رنگ کے لبادے اور کنٹوپ تھے۔ ان کے پاس گینڈے کی ڈھالیں تھیں۔

ریاست الور کا عملہ

ہاتھی مع نشان سبز و زرد و سفید و ماہی مراتب۔ دو۔

مسلح شتر سوار۔ اکیس۔
ان کی سُرخ اور نیلی وردیاں تھیں۔
آراستہ گھوڑے۔ پندرہ
ایک شخص سفید گھوڑے پر سوار تھا اسکے پٹھے اور دُم سُرخ تھی۔ یہ گھوڑا خوب اُچھلتا جاتا تھا اور ایک شترغہ گھوڑا ویسرائے کے سامنے سے گذرا جو صرف دو پچھلے پاؤں سے چلتا تھا۔
سپاہی۔ اکتیس۔
یہ بندوقیں۔ سبز برچھیاں اور سونٹے لئے ہوئے تھے۔
گاڑی۔ ایک
جسمیں ہاتھی جُتے ہوئے تھے اور اس کی صورت سرکس کے خیمے کی طرح تھی۔
مسلح سوار۔ دس۔
یہ زرہ بکتر پہنے اور برچھیاں اور چمڑے کی ڈھالیں لئے ہوئے تھے۔
ہاتھی۔ چار۔

ریاست ٹونک کے لوگ

باجہ والے۔ پانچ
رنگیر سوار۔ اکاون
باجہ والے۔ تیس
سپاہی۔ ایک سو بیس
یہ خاکی وردیاں پہنے اور عمدہ عمدہ ریفل سے مسلح تھے۔
ہاتھی۔ چار۔
ریگولر سوار۔ بیس۔

ریاست دھولپور کا عملہ

اس ریاست کے لوگ ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح اور ریشمی کپڑوں پر زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے۔
اسکے بعد سروہی کے اور اسکے بعد جھالاوار کے لوگ تھے۔
ہاتھی مع نشان۔ ایک
اسپر جو لوگ سوار تھے وہ بانسلیاں بجا رہے تھے۔

آراستہ گھوڑے۔ بارہ۔
باجہ والے۔ اٹھائیس
مگر باجہ محض نمائشی تھا کیونکہ بجتا نہ تھا۔
ریگولر سپاہی۔ ساٹھ
نشان بردار اور گرنیڈیر سپاہی۔ چودہ۔
جلوسی ہاتھی ایک
مہاوت وغیرہ بائیس
گارڈ وار دلی۔ سولہ
ہاتھی مع ماہی مراتب۔ ایک
ریگولر سوار۔ پچیس

ریاست شاہ پور کے لوگ

ہاتھی مع نشان ونقارہ۔ دو۔
سوار مع نشان وغیرہ۔ دو۔
مسلح ریگولر سوار۔ بائیس۔
یہ زرہ بکتر پہنے اور گینڈے کی ڈھالیں لئے ہوئے تھے۔
اردلی کے سپاہی۔ پندرہ۔
کوتل گھوڑے دو۔
پیادہ سپاہی مع ماہی مراتب ریاست۔ تیئیس۔
اسکے بعد شان کے لوگ آئے جو بڑی بڑی گھاس کی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے اور گھنٹہ بجاتے جاتے تھے۔ ان کے خدمتگار چھتریاں لئے ہوئے تھے۔ کچھ اور لوگ پانوں اور تمباکو کے ڈبہ اور چاندان لئے ہوئے تھے۔
اسکے بعد ممالک متحدہ کی ریاستوں کے لوگ آئے۔

بنارس کا عملہ اس طرح تھا۔

سوار سُرخ و زرد وردیاں پہنے ہوئے۔ اکاون
باجہ والے۔ تیس
یہ چھوٹی بانسلیاں بجاتے جاتے تھے۔
پیادہ سپاہی سُرخ و زرد وردیوں میں۔ ایکسونین
ریگولر سپاہی۔ پچہتر
یہ سونٹوں۔ کاربینوں۔ گرنیڈ اور بندوقوں سے مسلح تھے۔

ریگولر سوار۔ دس۔

شتر سوار۔ نو۔

اِن اونٹوں کے پاؤں میں گھنگھرو تھے۔

عمدہ اور آراستہ ہاتھی۔ تیرہ۔

ریاست ٹہری گڑھوال کے عملہ کے لوگ۔

پیادہ سپاہی۔ پچاس۔

ریاستہاے پنجاب میں لوہارو کا عملہ اس طرح تھا۔

پیادہ سپاہی مع بندوقوں سونٹوں اور برچھیوں کے۔ پندرہ۔

بیلون کارتھ۔ ایک۔

ریاست مالیر کوٹلہ

پیادہ سبز وردی ہیں۔ تیس۔

یہ سونٹوں۔ برچھیوں اور بندوقوں سے مسلح تھے۔

کوتل گھوڑے۔ آٹھ۔

جلوسی گاڑی۔ ایک۔

ریاست فرید کوٹ

پیادہ سپاہی مع سونٹوں اور برچھیوں کے۔ آٹھ۔

جلوسی گاڑی۔ ایک

اسکے گھوڑے سنہری۔ سبز اور سرخ سازہ سے خوب آراستہ تھے

اونٹ گاڑی۔ ایک۔

یہ کیمپ بھر میں زیادہ نمودار تھی۔

باڈیگارڈ سوار۔ پندرہ۔

ہاتھی۔ دو۔

ریاست نابھہ

شتر سوار۔ چھ۔

اسکے پاس سبز رنگ کی بندوقیں تھیں۔

باڈیگارڈ کے سوار۔ پچیس۔

اسپر چھوٹی سرخ جھنڈیاں اور نقارہ تھے۔

آراستہ گھوڑے۔ پانچ۔

انمیں سے ایک گھوڑا احاطہ دربار میں چھوٹ گیا تھا۔

پالکیاں۔۔ دو۔

پیادہ سپاہی سونٹے برچھے اور چھتریاں لئے ہوئے۔ ستائیس۔

ہاتھی مع نشان ریاست۔ ایک

ہاتھی مع ہودہ۔ چھ۔

انمیں سے ایک کے دانتوں میں جھاڑ لگا ہوا تھا۔

جلوسی گاڑی۔ ایک۔

باز۔ دو۔

تازی کتّے۔ چھ

بیلون کارتھ۔ ایک۔

اسکے اندر دو مسلح جنگ آور جوان بیٹھے تھے۔

اڑھائی فیٹ کا بونا آدمی۔ ایک

ریاست جھیند

سوار مع نشان و نوبت۔ چار۔

باجے والے۔ پانچ

پیادہ سپاہی۔ اٹھائیس۔

انکے پاس سونٹے برچھیاں اور ماہی مراتب تھے۔

پالکیاں۔ دو۔

کوتل گھوڑے۔ پانچ۔

ہاتھی۔ چھ۔

جلوسی نقرئی گاڑی۔ ایک

باڈیگارڈ کے سوار۔ اکیس۔

اکالی چھ۔

یہ مذہبی سپاہی ہیں۔ ایک مالا جپتا جاتا تھا اس مالے کے دانے سیب کے برابر تھے۔ دوسرے کے پاس چکر تھے۔

ریاست پٹیالہ کے عملہ کے آگے آگے سکھوں کا گرو تھا۔ یہ نہایت اونچی پگڑی ایک زرکار نیلے کپڑے کی باندھے ہوئے تھا۔ اور چھوٹے ٹٹو پر سوار اور مسلح تھا۔ ٹٹو جہانگیریاں پہنے ہوئے تھا۔

ہاتھی مع نشان و نوبت۔ دو۔

ہاتھی۔ ایک

اسپر سکھوں کا گرنتھ صاحب تھا۔ یہ کتاب ایک زردوزی کام کی گدی پر رکھی ہوئی تھی۔

باجے والے۔ پانچ۔

پیادہ سپاہی مع سونٹوں برچھیوں اور بندوقوں کے۔ اڑتالیس

مشعلچی آٹھ

پالکیاں۔ چار۔

پیادہ سپاہی مع عصا وماہی مراتب۔ چھ۔

عمدہ آراستہ گھوڑے۔ آٹھ۔

ان کے زین پوشوں سے سنہری گچھے لٹک رہے تھے۔

سوار۔ دو۔

یہ رئیس کا قالین اور سنگار میز لئے ہوئے تھے۔

سونٹے بردار سوار۔ آٹھ۔

باجہ والے۔ چھ۔

چاندی کی گاڑی۔ ایک

نرسنگھے بجانے والے۔ دو۔

باڈیگارڈ سوار سبز وردیوں میں۔ پچیس۔

جلوسی بروہم گاڑی۔ ایک۔

اسکی لالٹینیں چاندی کی اور ربڑ کے ہال تھے۔

ہاتھی۔ پانچ۔

سب سے آخر میں ریاست کشمیر کا عملہ تھا۔

باجہ والے۔ چھبیس۔

انکے ساتھ شیطانی ناچ والے لوگ چہرے لگائے ہوئے تھے بعض چہرے اژدہے بعض شیر کے بعض کتوں کے تھے یہ راستہ بھر کودتے اچھلتے اور چھریاں ہاتھوں میں لئے ہوئے جاتے تھے۔

پیادہ سپاہی مع بندوقوں۔ عصا اور برچھیوں کے۔ آرسٹھ

مسلح سوار زرہ بکتر میں۔ پچیس۔

آراستہ گھوڑے۔ آٹھ۔

گلگٹ اور یاسین کے سوار۔ پینتیس۔

ہاتھی۔ آٹھ۔

دیوزاد۔ دو۔

انمیں ایک کا قد سات فیٹ آٹھ انچ اور دوسرے کا قد آٹھ فیٹ کا تھا۔ انکے کاندھوں پر بندوقیں رکھی تھیں انکے منہ کھلے ہوئے تھے مگر پانوں کمزور معلوم ہوتے تھے۔ گویہ ابھی نوجوان تھے۔ ان کو دیکھکر رحم معلوم ہوتا تھا۔

قواعد دربار دہلی

۸۔ جنوری کو صبح کیوقت تمام فوج مجتمعہ کیمپ کی قواعد ہوئی چونکہ موسم نہایت اچھا تھا اور کچھ کچھ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اسوجہ سے قواعد نہایت کامیابی کیساتھ ہوئی اور دو تین دن ہوئے بارش جو ہوئی تھی اس سے گرد و غبار بالکل دبگیا تھا گو کسیقدر گرد و غبار اڑا مگر سلامی کے نشان کے قریب میدان صاف تھا اور فوجی نقل و حرکت اچھی طرح نظر آتی تھی اور احتیاطاً قواعد مارچ پاسٹ کے بعد نہایت وسیع میدان میں چھڑکاؤ بھی کردیا گیا تھا اور اسٹینڈ کے روبرو جہاں تماشائی موجود تھے بہشتیوں کا ایک چھوٹا سا غول چھڑکاؤ کر رہا تھا۔ خاص خاص ہندوستانی رئیسوں۔ سول افسروں۔ ویسرائے کے مہمانوں اور عام مہمانوں کے جو مختلف مذاہب و اقوام کے تھے کئی ہزار تماشائی تھے اور خاص ہندوستانی تماشائی بکثرت تھے حالانکہ قواعد کا میدان کئی میل تک تھا۔

مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہوگا کہ تیس ہزار فوج کے قریب تھی اسمیں حفاظت میدان کی فوج شامل نہیں ہے۔

امپیریل سروس فوج۔ چار ہزار چار سو بیس۔

والنٹیر فوج۔ آٹھ سو ساٹھ۔

یہ قائم مقامی فوج سب قسم کی فوج میں سے تھی اور چاروں کمانوں کی فوج بھی موجود تھی۔

فوج پنجاب بکثرت تھی۔

اسکے بعد فوج بنگال۔

ہر قسم کی برٹش فوج نہایت ہی عمدہ تھی کیونکہ اس فوجمیں بیشتر سپاہی موسم برداشتہ تھے جنمیں سے اکثر جنگ جنوبی افریقہ میں موجود تھے یہ تمغے لگائے ہوئے تھے جنمیں چھ چھ سات سات کلاسپ تھے یہ اس امر کی شہادت تھی کہ یہ لوگ کس قدر جنگوں میں شریک ہوچکے ہیں۔

ہندوستانی فوجی حالت بھی نہایت عمدہ تھی اور وہ اس قابل تھی کہ ہر مقام پر بھیجی جاسکتی تھی۔

امپیریل سروس فوج سے ظاہر تھا کہ چند سال کے عرصہ میں کسقدر اسمیں ترقی ہوئی ہے اور اب یہ فوج کس کس عمدگی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہے۔

والنیٹر فوج کا ایک چھوٹا سا منتخب گروہ تھا اور اُنھوں نے اپنی اپنی پلٹنوں کی ناموری خوب قائم کی تھی۔

اِن تمہیدی بیانات کے بعد اب میں قواعد کی کیفیت بیان کرتا ہوں۔

نو بجے کے بعد تماشائی آنا شروع ہوئے اُنھوں نے دیکھا کہ کئی سو گز کے فاصلہ پر فوج صف آرا ہے اور اس کی صف بندی ایسی دور تک ہے کہ دوربین کے بغیر فاصلہ کی فوج شناخت نہیں ہوسکتی اُسوقت ہوا بالکل صاف تھی اور برچھوں کی بیرقین اڑنا اور انیاں چمکنا نہایت اچھا معلوم ہوتا تھا بہت سی بٹالینوں کی سُرخ وردیاں رئفل پلٹن کی کاہی وردیوں اور اور پلٹنوں کی خاکی وردیوں کے مقابلہ میں نہایت لطف دیتی تھیں۔ اسکے چپ و راست ہزارہا سفید رنگ کے ساتھ پگڑیوں کے شوخ و سُرخ رنگ کیفیت دکھا رہے تھے اسٹینڈ کے روبرو اور قریب توپخانہ تھا اسمیں مختلف قسم کی توپیں تھیں خچر و پیچدار توپیں تھیں پھر بھاری بھاری توپیں تھیں جنمیں بیل جتے ہوئے تھے اور گھوڑچڑھے توپخانے بھی موجود تھے۔

دس بجے کے بعد کمانڈر انچیف لارڈ کچنر نے مع فوجی ہیڈکوارٹر اور پرسنل اسٹاف پریڈ پر آکر فوج کی کمان لی۔ اُنکو رپورٹ کیگئی کہ سب فوج اپنے اپنے مقام پر طیار رہے۔

اِسکے بعد ڈچز آف کیناٹ اور لیڈی کرزن تشریف لائیں ان کی گاڑیاں نشان سلامی کے بائیں جانب کھڑی کی گئیں۔

ساڑھے دس بجے صف فوج کے میسرہ سے لارڈ کرزن کی سلامی کی اول توپ سر ہوئی اور چند منٹ کے بعد لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کیناٹ اور گرینڈ ڈیوک ہسی اور میجر جنرل سر ایڈمنڈ ایلس بریگیڈیر جنرل کامنسٹر اور کرنل بارنگ آگئے۔

ویسرائے کے باڈیگارڈ اور امپیریل کیڈٹ رسالہ کا گارڈ ہمراہ تھا۔ ویسرائے سادہ سادہ پوشاک پہنے تھے لمبا فراک کوٹ تھا۔ اسپر ایک ستارہ آویزاں تھا جس سے اُنکا ذی۔ ایم۔ ایس۔ آئی۔ کا درجہ ظاہر تھا۔

ڈیوک آف کیناٹ فیلڈ مارشل کی پوری وردی پہنے تھے۔

قومی دعائیہ گت بجائی گئی اور ویسرائے اور ہز رائل ہائنس اپنے گھوڑوں کو روک کر نشان سلامی کے روبرو کھڑے ہوگئے اور جنرل اوکو مع جاپانی اسٹاف افسر کے ایک چھوٹے سے گروہ کے شریک ہوئے اور قواعد کو نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھا۔

بس فوراً ہی فوجی نقل و حرکت شروع ہوئی اور چونکہ فوج نے مارچ پاسٹ کی قواعد کے قبل ہی اپنا رُخ بدلدیا تھا سو جبسے دو ایک منٹ کے لئے پردہ گرد و غبار میں پنہاں ہوگئی مگر دو ایک منٹ کے بعد گرد اُڑ گئی اور ہوا اچھی چلنے لگی تو فوج نمودار ہوئی اور لوگ گرمجوشی کے ساتھ اسکو دیکھنے لگے ہم لوگ یہاں منتظر ہی تھے کہ زمانہ غدر کے بہت سے مُسن سپاہی آئے اور احاطہ میں انکو سامنے جگہ دیگئی اُن کو دیکھکر لوگوں نے تعریف کا نعرہ مارا اور پھر مارچ پاسٹ میں جو افسر آگے آگے تھے وہ میسرہ کی طرف نظر آئے یہ میجر کوپر ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل تھے۔ دو ہندوستانی ایڈیکانگ یعنے رسالدار عجب خاں اور رسالدار میجر شیر سنگھ تھے۔

اسکے بعد چاروں کمانوں کے لفٹنٹ جنرل کا ایڈیکانگ اور ایڈیکانگ کمانڈر انچیف ان کے بعد تھے۔

زاں بعد میجر مار کر آئے۔

اسکے بعد اسٹاف افسر آئے۔

اسکے بعد خود کمانڈر انچیف تشریف لائے جب وہ سامنے سے گزرے تو ان کو دیکھکر لوگوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔

ویسرائے کی معمولی سلامی کے بعد لارڈ کچنر دست راست کی طرف گھوم کر ڈیوک آف کیناٹ کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور میجر ایف۔ اے میکسول ڈی۔ سی بطور ایڈیکانگ حاضر باش اسٹاف افسر بائیں جانب بیٹھے تاکہ فوج کے لئے جگہ ہو اور وہ مارچ پاسٹ کے قاعدہ کیساتھ روبرو سے گزرنے لگی۔

رسالہ کے ڈویژن کو زیر کمان میجر جنرل اے۔ بی۔ کومب کو

ذاتی طور سے اعزازی درجہ دیا گیا تھا اور اُن کے بینڈ باجے نہایت عمدگی سے بج رہے تھے۔

پہلے گھوڑ چڑھے توپخانہ کی ڈی ۔ ایچ اور آئی باٹریاں صف بصف گزریں۔

اسکے بعد اول بریگیڈ رسالہ زیر کمان کرنل لٹل گزرا جسمیں چوتھا ڈریگون گارڈ اور پندرھواں ہوزار اور چوتھا رسالہ بمبئی اور نواں بنگال لانسر رسالہ تھا۔

یہ رسالے صف بصف ہو کر گزرے گو سوار اور گھوڑے کسی قدر گرد آلود ہوگئے تھے مگر نیلی اور سُنہری اور سُرخ اور سفید و سبز و کاہی وردیاں نہایت ہی لطف دے رہی تھیں۔

دوسرا بریگیڈ جو کرنل جے ۔ سی گارڈن کے زیر کمان تھا اسمیں نواں لانسر رسالہ اور آٹھویں اور گیارھویں اور اُنیسویں بنگال لانسر رسالے تھے۔

میجر جنرل بیٹین کرنل سنہم لانسر رسالہ آجکل ہندوستان میں آئے ہوئے ہیں وہ اپنے پُرانے رسالہ کے ہمراہ تھے۔ لوگوں نے انکو دیکھکر خوشی کے نعرے مارے۔

تیسرا بریگیڈ ۔ بریگیڈیر جنرل رچرڈسن کے زیر کمان تھا اور رسالہ گائڈ اور پانچویں پنجاب رسالہ اور سنٹرل انڈیا ہارس رسالہ اور اٹھارھویں بنگال لانسر رسالہ اور اول و دوم پنجاب رسالہ اور دسویں اور چودھویں بنگال کے سوار بھی انکے زیر کمان تھے۔ پس اس صورت سے نہایت قابل تعریف تھی۔ گیارھویں بنگال رسالہ کے سوار نہایت عمدہ تھے جنکے نیزے گیارہ گیارہ فیٹ کے لمبے تھے۔

اٹھارھویں رسالے کے کُرتے سُرخ رنگ کے تھے۔

رسالہ گائڈ کی وردی عمدہ تھی۔

نواں بنگال لانسر رسالہ بھی ایسا ہی تھا۔

سرحدی فوج کے تمام رسالے یادرکھنے کے قابل تھے۔

برٹش رسالے نہایت ہی اچھے معلوم ہوتے تھے ان کا برتاؤ نہایت متکبرانہ تھا۔

چوتھے بریگیڈ میں جسکے کمانیر بریگیڈیر جنرل ہٹوراٹ ہڈسن تھے امپریل سروس فوج کے رسالوں کے اسکواڈرن ہمنے دیکھے جو اٹھ ہندوستانی فوج کے رسالوں سے آئے تھے۔ ریاستہائے الور و بھوپال و گوالیار و حیدرآباد و جودھپور و میسور و پٹیالہ و رامپور کے تھے۔ یہ نہایت اچھے اچھے جوان تھے اور ان کی وردیاں نہایت چست اور عمدہ تھیں۔ سفید وردی جودھپور کی اور سبز اور سُنہری وردی الور کی نیلی اور سُرخ وردی گوالیار کی تھی۔

نوجوان رئیس الور اپنے رسالہ کی سرغنائی پر تھے۔

پٹیالہ کے لانسر رسالے کے آنے پر زور سے تعریف کا نعرہ بلند ہوا کیونکہ اسکواڈرن کے آگے آگے نہایت کمسن مہاراجہ سفید رنگ کے ٹانگن پر تھے مگر از سرتاپا سپاہانہ آثار ظاہر تھے۔ اس کمسن مہاراجہ نے ویسرائے کو جو سلامی دی وہ اس تمام قواعد کی سلامی میں نہایت عمدہ تھی۔

رسالہ کے بعد شاہی توپخانہ آیا بریگیڈیر جنرل ڈبلیو ایچ تمام باٹریوں کی کمان پر تھے۔

تین بریگیڈیر جنرل حسب ذیل تھے۔

اول زیر کمان لفٹنٹ کرنل رینسفرڈ۔ جسمیں تیرھویں اور سترھویں اور اُنسترھویں باٹریاں تھیں اور اٹھتیسویں باٹری میں چوبیسویں و چونتیسویں و بہترھویں باٹریاں زیرکمان لفٹنٹ کرنل کارٹر تھیں اور اُنتیسویں باٹری میں چھیالیسویں اور اکانویں و چودانویں باٹریاں زیر کمان کرنل ڈاکنسن تھیں۔

گولہ اندازوں نے نہایت خوبی کے ساتھ باٹریوں کی صفوں میں فرق نہیں آنے دیا۔

اِسکے بعد اکھترویں اور بہترویں باٹریاں آئیں جسکی لمبی لمبی اُنتالیس پنی توپیں میجر ٹھیگری کے زیر کمان تھیں ان میں گھوڑوں کی جوڑیاں جڑی ہوئی تھیں اور اون پر ہندوستانی دارابی تھے۔ یہ ہندوستان میں ایک غیر معمولی بات ہے۔

کوہی توپخانہ کے دو بریگیڈ ڈویژن زیر کمان لفٹنٹ کرنل گز آئے۔

برٹش توپخانہ کی چھٹی اور ساتویں باٹریاں اور پشاور و کوئٹہ و کشمیر کی باٹریاں ہندوستانی باٹریوں میں تھیں سب کی تعریف کی گئی کیونکہ سب لوگ کوہی توپخانوں کے اوصاف سُن چکے تھے۔ پانچ اور چھ انچ کی توپوں کے

دو بریگیڈ ڈویژن اور وہ بھاری بھاری توپیں جو جنگی توپوں کے ساتھ مستعمل ہوں گی اُن کی کمان لفٹنٹ کرنل ہیریسن کرتے تھے اور میجر گریم کو اکانوے اور ایک سو چار باٹریوں کا چارج تھا اور میجر ملنز کو بیالیسویں اور اکانوے باٹریوں کا چارج تھا ان توپوں میں سے ہر توپ میں سولہ بیل جُڑے ہوئے تھے اور ہندوستانی دارابی جووں پر بیٹھے تھے اور اپنے چابکوں سے سلامی دینے کیلئے داہنی طرف رُخ کئے تھے۔

افسوس ہے کہ جس زمانہ میں اسلحہ بندی ازسرنو ہو رہی ہے جب بھی دو قسموں کی توپوں اور بیلوں کا استعمال ہو تاہم یہ امر قابل تسکین ہے کہ بھاری بھاری باٹریاں ہیں جو جلد تر فراہم ہو سکتی ہیں۔

میں نے سُنا ہے کہ اب بیلوں کے بجائے گھوڑے مستعمل ہوا کرینگے لہذا جہاں تک جلد ایسا ہو اُسی قدر بہتر ہے۔

اسکے بعد سفرمینا کے سپاہی نظر آئے اسمیں پانٹون (پل کے پیپے) کا سکشن اور غبارہ کا سکشن دیکھکر دلچسپی پیدا ہوئی یہ سکشن اس ملک میں مارچ پاسٹ کی قواعد میں اول ہی مرتبہ دیکھا گیا۔ لفٹنٹ کرنل بارٹن اس کی کمان پر تھے اور دوم اور اول و سوم کمپنی مدراس اور سرمور مالیر کوٹلہ کی امپیریل سروس کمپنیاں اسمیں شریک تھیں اور ایک سو چھتر والنٹیر سوار تھے۔ لفٹنٹ کرنل گرے اسکے کمانیر اور کمپنیاں ہنگمن(؟) ڈیجیٹین(؟) تھے یہ بہار و کانپور و وادی سرما و کلکتہ و بمبئی و اودھ و پنجاب و آسام کے سواروں میں سے منتخب کئے گئے تھے اور گھوڑ چڑھی والنٹیر پلٹنوں کے سپاہی شمال بنگال اور ڈیرہ دون اور چھوٹا ناگپور کے تھے۔ یہ سب بہت عمدہ تھے اور انکو دیکھکر تعریف کے نعرے بلند کئے گئے۔ ریگلر فوج کے سپاہی ٹٹوؤں پر سوار رو برو سے گزرے ریفل بندوقیں اِن کے ہاتھوں میں تھیں۔ یہ بہت سے یورپین اور ہندوستانی پلٹنوں میں سے لئے گئے تھے۔ یہ اپنے اپنے ٹٹوؤں پر خوب سوار تھے۔

آخر میں بیکانیر شتر سواروں کا رسالہ آیا یہ مہاراجہ کے زیر کمان تھا جو گھوڑے پر سوار تھے۔ یہ نہایت ہی وجیہ ہیں

اِن سواروں کو دیکھکر ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ انکی تعداد اور زیادہ ہو جائے۔

بینڈ باجہ میں گلالو کی گت بج رہی تھی اس گت پر گھوڑ چڑھے سپاہی رو برو سے گزرے یکایک یہ بند ہوئے اور پیدل فوج سامنے سے نظر آئی۔ یہ وہ فوج ہے جس سے جنگ میں فتحمندیاں ہوا کرتی ہیں اور سوار اور توپخانے صرف نمائشی تھے۔

ان کی ترتیب یہ تھی

اول ڈویژن۔ بریگیڈیر جنرل سرجے ولف مرے۔ اسمیں اول بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل ہلوڈن اور سوتھ ویلز بارڈرر پلٹن اور ولشن پلٹن اور چوتھی راجپوت پلٹن اور بتیسویں پانیر پلٹن اور دوسرا بریگیڈ زیر کمان کرنل ڈسلو تھا جسمیں گارڈن ہائیلینڈر پلٹن اور ستائیسویں بلوچی پلٹن اور تیئیسویں پانیر پلٹن تھی اور تیسرا بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل سرجے ولکاکس تھا جسمیں رائل آئرش ریفل پلٹن اور اول بٹالین اور تیسری گورکھا پلٹن اور چھٹی جاٹ پلٹن اور تیرھویں راجپوت پلٹن تھی اور ساتواں بریگیڈ زیر کمان کرنل مکرے تھا جسمیں نارتھمپٹن شائر پلٹن اور پندرھویں سکھ پلٹن اور چونتیسویں پانیر پلٹن تھی۔

دوسرا ڈویژن فوج پیدل زیر کمان میجر جنرل سر الفرڈ گیسلی تھا جسمیں چوتھا بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل ایبٹ تھا اسمیں بڈفرڈ شائر پلٹن اور بیسویں پنجاب پلٹن اور تیسویں ڈوگرا پلٹن تھی اور پانچواں بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل لیچ تھا جس میں دوم کنگز ریفل پلٹن اور دوم ریفل پلٹن اور دوسری گورکھا پلٹن اور اُنتالیسویں گڑھوال ریفل پلٹن تھی اور چھٹا بریگیڈ زیر کمان لفٹنٹ کرنل پیرسن تھا جسمیں یارک شائر پلٹن اور شمالی اسٹیفرڈ شائر پلٹن اور اٹھائیسویں مدراس پلٹن اور حیدرآباد کنٹنجنٹ کی چوتھی پلٹن اور سرحدی بٹالین تھی اور آٹھویں بریگیڈ زیر کمان بریگیڈیر جنرل مور ہالینکس تھا جسمیں والنٹیر کنٹنجنٹ اور اٹھائیسویں پنجاب پلٹن اور الور بھرتپور و جیند و کپورتھلہ و کشمیر و نابھہ و پٹیالہ کی امپیریل سروس پلٹنیں تھیں +

بیس ہزار پیدل فوج کا مارچ پاسٹ نہایت ہی عمدہ اور نفشدل ہونیوالا تھا اور بیشک آمیں ایسی ایسی عمدہ بٹالینیں تھیں جینسے زیادہ عمدہ ہندوستان بھر میں نہیں ہیں۔ ہائیلینڈر پلٹنوں کو تو تماشایئوں نے نہایت ہی پسند کیا اور جب پُرانی بیانوے یعنی گارڈن ہائیلینڈر پلٹن اور اُسکے بعد آرگائیل سدرلینڈ پلٹنیں سامنے سے گزریں تو اُنمیں ایک سے ایک ایسا عمدہ جوان تھا کہ بیان سے باہر ہے یہ نہایت عمدہ طریقے سے قدم اُٹھاتی تھیں انکو دیکھکر جو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے تھے وہ درست وبجا تھے ان دونوں پلٹنوں نے بڑی بڑی ناموریاں حاصل کی ہیں اور جیسے لوگ اب انمیں ہیں شاید ایسے پہلے نہ تھے اور ویلش بٹالین اور بڈفرڈ پلٹن اور ریفل پلٹن اور یارک شائر پلٹن اور اسٹیفرڈشائر پلٹن ایک سے ایک عمدہ تھی۔ اسکے بعد ہم لوگوں کو ریزرڈ پلٹن کا خیال پیدا ہوا ہندوستانی پلٹن میں ایک سے ایک عمدہ سپاہی تھا۔ پندرھویں سکھ پلٹن کے سپاہی نہایت ہی قدآور اور عمدہ تھے اور گورکھے اور گڑھوالی سپاہی بھی ایک سے ایک اچھا تھا۔

ستائیسویں بلوچی پلٹن جو زہوب کی نیم وردی پہنے ہوئے تھی اور اڑتیسویں ڈوگرا پلٹن نے نہایت ناموری حاصل کی ہے اور امپیریل سروس فوج میں سے سکھ اور ڈوگرا بڑی متوسط پلٹنیں تھیں گمرالوار اور بھرتپور کی پلٹنوں نے بھی مارچ پاسٹ کی قواعد نہایت خوبی کے ساتھ کی۔ جب نابھہ بٹالین آئی تو معلوم ہوا کہ بزرگوار رئیس خود بنفس نفیس گھوڑے پر سوار آگے آگے ہیں اُسوقت بڑے شد ومد کے ساتھ خوشی کا نعرہ مارا گیا یہ نعرہ اس بزرگوار رئیس کو دیکھکر بلند کیا گیا تھا کہ گو یہ بظاہر ضعیف و مُسن ہے مگر دل کا جوان اور خیر خواہ ہے۔ فاصلہ کی فوج کو اس نعرۂ خوشی پر حیرت ہوئی ہوگی مگر ہم لوگ جو قریب تھے جانتے تھے کہ ایکایسے رئیس کا اعزاز کیا جارہا ہے جو اسکا مستحق ہے اور جو شخص ریاست پھلکیان سے واقف ہے وہ اس امر سے بھی خوب واقف ہوگا اس رئیس نے خاموشی کے ساتھ آکر خوبی کے ساتھ سلامی دی اور پھر نشان سلامی کے پاس ویسرائی گروہ میں آکر شریک ہوا اور ویسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ اور لارڈ کچنر نے اِسنے نہایت اچھی طرحسے ملاقات کی شاید راجہ صاحب نابھا ایسی قواعد پھر نہ دیکھیں اور اس طرح اپنے لوگوں کے آگے آگے گھوڑے پر سوار ہوکر نہ چلیں اور نشان سلامی کے نیچے ایسا بڑا مجمع نہو اور سالہا سال تک اُن کو اس دربار کی کیفیت یاد رہے کہ برٹش گورنمنٹ سے کس طرح اظہار خیر خواہی کیا گیا۔

اسکے بعد پُر کیفیت ریویو کی قواعد ہوئی۔ سوار اور توپخانے نہایت عمدگی سے دُلکی گزرے اور پھر ابتدائی مقام پر صف بستہ ہوئے۔ کُل پانچ صفیں تھیں یہ ایک مقررہ فاصلہ پر سے نہایت خوبی کے ساتھ پوئی آگے بڑھے۔ انکی قدمبازی نہایت عمدہ تھی اور لانسر کا صف بصف حملہ نہایت خوب تھا۔ جیسے ہی بگل بجا اُسیوقت سب گھوڑے ایک مقام پر جیسے کھڑے ہوگئے۔ پھر رسالہ برسالہ بائیں جانب گھومے اور آناً فاناً میں میدان صاف ہوگیا۔ علیٰ ہٰذالقیاس چار مرتبہ ایسی ہی کارروائی ہوئی پھر گھوڑچڑھے اور جنگی توپخانے گھوڑے دوڑاتے ہوئے آگے بڑھے گھوڑوں پر ان کو اُسوقت سب طرح کا قابو تھا۔

بس اس طرح قواعد ختم ہوئی اور پیدل فوج اُن سڑکوں پر گئی جو کیمپ ویسرائے کو گئی ہیں۔ اکتیس توپوں کی شلک سلامی سر ہوئی اور قومی دعائیہ گت بجائی گئی اور ویسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ مع اپنے اپنے گارڈوں کے یہاں سے رخصت ہوئے۔

یہ قواعد کچھ کم تین گھنٹے رہی اور اُس کے ذمہ داروں کو کامیابی پر مبارکباد دینا چاہیئے رسوم دربار کا یہ آخر حصہ تھا حالانکہ ویسرائے اور شاہی گروہ کی باضابطہ روانگی شنبہ کے روز ہوئی۔

پریڈ پر واقعی فوج انتیس ہزار چھ سو سولہ تھی اور ایک سو چوبیس توپیں اور آٹھ ہزار ایکسو چھیانوے گھوڑے اور دو سو چھتر خچر اور چار سو چوہتر بیل اور سات سو چوہتر برٹش افسر اور نو ہزار نو سو چالیس برٹش وارنٹ افسر و نان کمیشنڈ افسر اور اٹھارہ ہزار نو سو دو ہندوستانی افسر و سپاہی تھے + + + +

مہمانان دربار اور جلسہ پولو

۹ - جنوری کی صبح کو چونکہ کوئی سرکاری کام درپیش نہ تھا لہذا اکثر رؤسائے ہند نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر کیمپ کی سیر کی اور اپنے احباب سے رخصت ہوئے۔ کثیر التعداد مہمان یہاں سے روانہ ہوئے اور صوبہ کے کیمپ برخاست ہو چکے ہیں - سرکاری پروگرام میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی لہذا ویسرائے کل اثنائے سفر کلکتہ میں دورہ پر روانہ ہوئے اور اسیوقت ڈیوک اور ڈچز کیناٹ بھی سوار ہوئے۔

سہ پہر کو میدان پولو میں بتعداد کثیر مجمع جمع ہوا شامیانہ اور اسٹینڈ کے نیچے لوگ بھرے ہوئے تھے ہزارہا برٹش سپاہی اور ہندوستانی تماشائی گردو پیش استادہ تھے راجپوتانہ کے رؤسا اور پولٹیکل افسروں نے ایٹ ہوم کا جلسہ دیا تھا اور بہت لوگوں کو مدعو کیا تھا - ویسرائے کے کیمپ کی سڑکوں پر زرہ بکتر پہنے ہوئے سواروں شتر سواروں اور رؤسا کے متعلقین دورویہ صف بستہ تھے - تین بجے سہ پہر کو گلگت اور ہنزا کی پارٹیوں میں پولو کی بازی ہوئی - یہہ نہایت پر لطف منظر تھا کیونکہ اکثر کھیلنے والے ہلکے کپڑے پہنے ہوئے بلکہ اکثر برہنہ سر چھوٹے چھوٹے ٹٹوؤں پر سوار تھے ایک بہت وسیع قطعہ اراضی تختیوں سے محاط کیا گیا تھا اور دو پتھر لگے ہوئے تھے جنپر چونا پھرا تھا اور یہی گول قرار دیے گئے تھے - ہر جانب سات سات کھیلنے والے تھے سب نے گیند کھیلنے میں نہایت ہوشیاری ظاہر کی جو ہاتھ سے پھینکے جاتے اور معلق گیند لکڑی کے آلے سے مارے جاتے تھے اس تختہ دار میدان سے ہمالیہ کے مواضعات کے میدانوں کا لطف آتا تھا جہاں روزانہ شام کو موسم گرما میں پولو کھیلا جاتا ہے - اسکے بعد منی پور کے گروہ نے نہایت عمدگی اور پھرتی کے کرتب کئے فی الحقیقت ایک نہایت لطف خیز سماں تھا کیونکہ اکثر لوگوں کو گیند مارنے کا پورا اطمینان تھا اور گیند نہایت سیدھا جاتا تھا یہ نہایت شوخ رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور اپنے پاؤں کی کامل حفاظت گھٹنوں سے گٹوں تک انھوں نے کی تھی - اوّل اوّل منی پوریوں کے گیند کھیلنے سے ہمپر ظاہر ہوا کہ پولو کا مقصد کیا ہے اور اپنی قومی بازیاں جو انھوں نے کھیلی تھیں وہ نہایت دلچسپ تھیں - ٹٹوؤں پر سوار ہو کر انھوں نے یہ کھیل کھیلے تھے انکے ٹٹو نہایت عمدہ اور اچھی چلت پھرت کے تھے یہ بازی نہایت اطمینان اور سرگرمی کیساتھ ختم ہوئی -

ساڑھے تین بجے کے بعد سے دو مختلف مقامات نہایت دلچسپ ہو گئے تھے کیونکہ یہاں انٹرنیشنل پولو کی آخری اور فٹ بال کی قطعی بازیاں تھیں - فٹ بال کے دیکھنے کو بہت سے برٹش سپاہی جمع ہوئے تھے اور وقتاً فوقتاً نعرے بلند ہوتے تھے جب گارڈن پلٹن اور رائل آئرش لیل پلٹن کے لوگ جیتنے کی کوشش کر رہے تھے - نصف وقت مقررہ تک کسیکا کوئی گول نہیں ہوا مگر دوسرے نصف وقت میں گارڈن پلٹن کے سپاہیوں نے تین گول کئے -

اوّل اول پولو کی نسبت خیال تھا کہ الور اور جودھپور دونوں برابر رہینگے مگر الور کے گروہ کا اسکور بڑھ گیا اور وہ باسانی بازی جیت گیا -

ویسرائے اور لیڈی کرزن اور ڈیوک اور ڈچز کیناٹ اور انکی پارٹی پویلین کی چھت کے اوپر سے تماشہ ملاحظہ کرتے رہے اختتام بازی کے وقت وہ وہاں سے اترے اور ایک ممتاز نشستگاہ میں تشریف لائے جہاں جلوسی کرسیاں رکھی گئی تھیں - اور سامنے نقرئی پیالے اور انواع واقسام کے انعامات میز پر رکھے تھے جو ان بازیوں کے فاتحوں کو تقسیم ہونے کے لئے تھے ویسرائے نے ایک مختصر تقریر کی اور بیان کیا کہ مجھے ان انعامات کی تقسیم سے نہایت مسرت ہوئی اور انھوں نے مقابل گروہوں کو مبارکباد دی کہ ان بازیوں میں برابر دوستی واتحاد قائم رہا -

اسکے بعد ڈچز کیناٹ نے انعامات تقسیم کئے مندرجہ ذیل انعامات ذیل کی پارٹیوں نے حاصل کئے -

الور پارٹی - انٹرنیشنل پولو کپ -

پونا ہارس۔ ہندوستانی فوجی کیمپ۔
اور گھوڑے پھندانے میں پانچواں ڈریگون گارڈ جیتا۔
بازی میں پندرھواں بنگال لانسرز رسالہ کامیاب ہوا
فٹ بال میں گارڈن ہائیلینڈر فتحیاب ہوئے۔
ہاکی میں تینتیسویں پنجاب پلٹن بازی لیگئی۔
سارجنٹ کالنس کانپور والنٹیر سواروں نے نیو کومب کا انعام حاصل کیا جو عمدہ سے عمدہ والنٹیر سواروں یا گھوڑچڑھے سپاہیوں کے لئے مخصوص تھا۔
اور جو فوجی لوگ بازیوں میں اوّل رہے اُن کو لفٹنٹ کرنیل کلیری ہل نے تدریجاً طلب اور پیش کیا۔
جب تقسیم انعام ختم ہوئی تو بحیثیت سرپرست ویسرائے کے لئے تین نعرہ خوشی مارے گئے راجپوتانہ کے رؤسا اور پولیٹکل افسروں کی مہماننوازی قابل توصیف تھی اور تمام تماشائی مہمان نہایت مسرور و مداح تھے۔
آج شام کو ڈیوک ڈچز کیناٹ نے کمانڈر انچیف کے ساتھ دعوت نوش کی بعدہ ویسرائے شامیانہ میں تشریف لیگئے جہاں ویسرائے نے ہندوستانی رؤسا کو ایوننگ پارٹی دی تھی۔
اسکے بعد عطائے تمغہ کا ایک دربار منعقد ہوا اسمیں ویسرائے نے ہزمجسٹی شاہ انگلستان و شہنشاہ ہندوستان کے خاص حکم سے ہز ہائنس نظام کو جی۔سی۔بی کا تمغہ اور میجر جنرل سی۔سی ایجرٹن اور میجر جنرل ای ایل ایسٹ کو کے سی بی کے تمغے عطا کئے اور آنریبل مسٹر ولیم اولس کلارک۔ آنریبل مسٹر نینگو کارنش ٹرنر۔ لفٹنٹ کرنیل جیمس لوئس واکر سی آئی ای۔ ڈاکٹر جارج وہاٹ سی آئی ای۔ ہرکشن داس نروتم داس کو نائٹ ہڈ کے اعزاز مرحمت فرمائے۔ ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کیناٹ نے حسب الحکم ہزمجسٹی شاہ و شہنشاہ ہزہائنس مہاراجہ سر ساہو چھترپتی والی کولھاپور کو جی سی ایس دی او کا تمغہ اور اُن رؤسا کو طلائی تمغہ جات عطا کئے جو ہندوستان سے جشن تاجپوشی انگلستان میں شریک ہوئے تھے۔ اس موقعپر والیان ملک اعلیٰ افسروں اور نامور مہمانوں کا نہایت خوبصورت مجمع تھا اور دربار دہلی کی یہی آخری رسم تھی

+ + + + + + + + +

انیسوی صدی کا جشن تاجپوشی

فی الواقع دہلی میں اعلیٰ حضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی تقریب تاجپوشی میں جو عظیم الشان دربار منعقد ہوا وہ درحقیقت ایک ایسا شاہی جشن تھا جو ہندوستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگا یوں تو گزشتہ زمانہ میں بھی اس قسم کی تقریبات میں بڑے بڑے جشن ہوئے ہونگے مگر یہ دھوم دھام اور یہ شان و شوکت اور کثرت کبھی نہوئی ہوگی یہ سچ ہے کہ مغلیہ دربار اپنے خاص کروفر اور تزک و احتشام کے لئے مشہور ہیں مگر جہانتک خیال ہے اون کی تقریبات میں رؤسا و امرا کا ایسا مجمع اور یہ کثرت شاید ہی ہوئی ہو اس دربار میں ایک سو گیارہ والیان ریاست اور راجے مہاراجے اور نواب و شاہزادے موجود تھے اسکے علاوہ مضافات اور ملحقات ہند سے مشاہیر اور اکابر کی ایک تعداد کثیر مدعو ہوئی تھی ممالک غیر کے مہمانوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں تھی بلاد یورپ کے اکثر امرا تشریف لائے تھے عرب برہما۔ سیام۔ جاپان کے قائمقام بھی تشریف رکھتے تھے یہ ایک ایسا منظر تھا جو صرف مشرقی ہی نظروں میں چکاچوند نہ پیدا کرسکا بلکہ یورپین نگاہیں بھی ان کی بوقلمونی سے متاثر اور متحیر رہیں برٹش سلطنت کی برکات امن و امان نے ایک عجیب و غریب حالت پیدا کی ہے کسی زمانہ میں جو قطعہ کف دست میدان اور نبردگاہ تھا جہاں سوا سو برس پہلے کی خونریز جنگیں وقوع میں آئی تھیں اب وہی میدان بزمگاہ کا کام دے رہا تھا طرفہ یہ ہے کہ اس مشہور میدان ہی کی قلب ماہیت نہیں ہوئی بلکہ اسوقت دربار دہلی میں جو والیان ملک مجتمع ہوئے ان کے متقدمین بھی باہم ہمیشہ لڑا بھڑا کرتے تھے اب انکی اولاد ایک جشن طرب خیز میں اس طرح شریک ہوئی گویا اُن جھگڑوں کا کوئی وجود ہی نہ تھا اور ایک امن و امان کے زمانہ میں جسقدر باہمی ارتباط و التیام پیدا ہوسکتا ہے وہ سب موجود تھا اور ان باتوں سے ثابت ہے کہ یہہ دربار

کیسا شاندار اور عظیم الشان ہے جسمیں مختلف قوم اور ملت کے لوگ ایک مقام پر اسلیئے فراہم ہوئے تھے کہ اپنے قیصر ہند کی تاجپوشی کی خوشی منائیں اور ان کی عظمت کو تسلیم کریں مشرق اور مغرب کی قربت نے ہمارے مُلک کے لوگوں کے توہمات کو بہت کچھہ ڈھیلا کر دیا ہے اور یہہ بات اُن سابق دعوتوں سے ظاہر ہوتی ہے جنمیں مختلف مذاہب کے مہمان ذیشان شریک ہوئے ہیں اس دربار میں ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ مشرقی اور مغربی دونوں رنگ جمع تھے یہ بات اس جلوسی کارروائی میں مشاہدہ ہوئی جو لارڈ کرزن کے داخلہ کیوقت عمل میں آئی تھی ہاتھیونکا جلوس محض مشرقی خصوصیات سے متعلق ہے جسنے اس تقریب کی رونق کو دوبالا کر دیا تھا بیان ہوا ہے کہ غدر کے بعد سے دہلی میں ہاتھی نہیں آئے اور جن لوگوں نے اس پر آشوب زمانہ کے بعد پردہ دنیا پر قدم رکھا ہے وہ اس بھاری بھرکم جانور کو بڑے تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ اس دربار میں بہت سی باتیں ایسی ہوئی ہیں جو ہمارے اہل مُلک نے کبھی نہ دیکھی ہونگی دربار کے روز جسطرح نقیب نے شاہی خطاب اور القاب کا اعلان کیا وہ کیا کم حیرت افزا ہے یہ دلچسپ کارروائی موجودین دربار کے بہت کچھ نقش دل ہوئی ہوگی اور توپ اژدہان کی گرج اور بینڈ باجوں کی سُریلی گونج عجیب لُطف پیدا کر رہی تھی جس سے ایک شہنشاہی سطوت و جلال نمایاں تھا نوے یا سو باجوں کا ایک ساتھ نغمہ سرائی کرنا ایک نئی بات تھی روشنی اور آتشبازی بھی اس جدید قسم کی تھی جو کبھی پہلے دیکھنے میں نہ آئی - نمایشگاہ نے اس دربار میں ایک خاص دلچسپی اور دلاویزی پیدا کی تھی بہر حال یہ دربار قیصری دربار سے اپنی تمام باتوں میں اعلیٰ و افضل رہا اور لارڈ کرزن نے جس شاہانہ پیمانہ پر اس کا اہتمام و انتظام فرمایا اور اسمیں جو نمایاں کامیابی ہوئی ہے اُس سے ان کی عالیدماغی اور بلند نظری بدرجۂ اتم ثابت ہے اور سلطنت ہند اُنپر جسقدر ناز کرے زیبا ہے ۔ اب ہم بھی تہِ دل سے شہنشاہ ہند و حضور لارڈ کرزن صاحبکو مبارکباد دیتے ہیں اور قطعہ تہنیت پیش کرتے ہیں

از نتیجہ فکر جناب لالہ
لچھمن پرشاد صاحب

قطعہ تاریخ یادگار دربار دہلی
۱۹۰۳ء

المتخلص بہ صدر
لکھنوی

کر نہیں سکتا سطول جشن دہلی کی صفت ۱۹۰۳ء
جشن یہہ ہے یادگار خسرو عالی وقار ۱۹۰۳ء
جشن یہ ہے بعد مہاراجہ ہشر اُس طرح ۱۹۰۳ء
میں نے وہ اشعار پاک اے ظل سبحانی لکھے ۱۹۰۳ء
ضمن مولود سلیم و مدحت اکبر کے بعد ۱۹۰۳ء
کس سے آخر داد چاہوں اسکی میں تیرے سوا ۱۹۰۳ء
ہے دعائے صدر روز افزوں رہے شان و شرف ۱۹۰۳ء

مختصر لکھ کر دکھا ہے مدح گو لطف زبان ۱۹۰۳ء
دیکھکر جمشید جس کو بول اُٹھے حیرت سے ہاں ۱۹۰۳ء
آج دہلی کی ہے جس سے عظمت اصلی عیاں ۱۹۰۳ء
دنگ ہو جنکے نظارے سے ہر اک پیر و جواں ۱۹۰۳ء
کی یہ صنعت کس نے گو ہے دلپسند خسرواں ۱۹۰۳ء
تجھسا ہے ممدوح باہمت نہ مجھسا مدح خواں ۱۹۰۳ء
ہوں نگہباں حضرت جیسے مدام و جاوداں ۱۹۰۳ء

تمام شد

الف

میور پریس دہلی کے بیش بہا اور نادر الوجود تحفے قابل دید

قرآن مجید قلم جلی

قرآن مجید قلم جلی خاص مطبوعہ میور پریس دہلی جسکی ثانی آجتک تمام ہندوستان میں کوئی قرآن مجید طبع نہیں ہوا ہر صفحہ اس کا طول میں ۲۲ انچ اور عرض میں ۱۶ انچ ہر سطر کے نیچے دو ترجمے ایک اردو مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا۔ دوسرا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کا۔ حاشیہ اولین پر تفسیر عزیزی فارسی اور تفسیر حسینی اردو۔ اور حاشیہ دوئم پر شان نزول۔ اختلاف قرات۔ حل لغات خواص سورہ وغیرہ۔ غرضکہ وہ جملہ مراتب جنکی ضرورت بروقت تلاوت ہر ایک صاحب کو ہوتی ہے موجود ہیں صحت میں ایسا انتخاب کہ سوا ایک زیر و زبر کی غلطی کے لئے ایک روپیہ انعام مقرر کیا گیا ہے۔ چھپائی کی عمدگی۔ خط کی پاکیزگی۔ درمیان سطور کے رنگ حنا کی لطافت مشتاقان کلام الہی کی نظروں کو ایک نظر دیکھنے کے ساتھ دل و جان سے شیدا بنا دیتی ہے۔ اس مصحف بے بہا کا ہر ایک پارہ جدا جدا رکھا گیا ہے تاکہ کم استطاعت سے لوگ بھی اس نعمت عظمی کی زیارت سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ شایقان کلام الہی نے جو ایک مرتبہ سالم قرآن مجید لینے کی طاقت نہ رکھتے تھے بڑے شوق کے ساتھ ایک ایک یا دو دو پارہ ماہواری طلب کر کے اپنے کاشانہ کو منور بنایا ہے +

اسوقت بہت کم جلدیں مطبع میں باقی ہیں شایقین جہانتک جلد ہو سکے خریداری میں پیشدستی کو کام فرمائیں ورنہ کچھ عرصہ بعد اس نادر الوجود تحفہ کا ایک ورق بھی ایک ایک روپیہ پر دستیاب نہ ہوگا +

شرح ہدیہ مندرجہ ذیل ہے

کاغذ ولایتی سفید چکنا فی پارہ مع محصول ڈاک ایک روپیہ۔ سالم بلا جلد ۳۰ روپے۔ مع جلد چرمی مطلا کار ۳۵

قرآن مجید صنعتی الف

مع تفسیر اتقان اردو۔ تقطیع طول میں ۱۲ انچ اور عرض میں ۱۰ انچ۔ یوں تو آپکے ملاحظہ سے صدہا طرح کے مصاحف گذرے ہونگے مگر اس خوبی و صنعت کا قرآن مجید شاید آپنے آجتک نہ دیکھا ہوگا جس کے اندر اول سے آخر تک صنعت یہ کھائی گئی ہے کہ ہر سطر کے شروع میں الف ہی لایا گیا ہے مثلاً کسی سطر کے الف پر سوئی سے نشان لگایا جاوے تو اس کے اخیر تک وہ نشان الف ہی پر لگیگا۔ غرضکہ یہ بیش بہا تحفہ قابل دید اور لائق تلاوت ہر خاص و عام ہے۔ ہدیہ دو روپیہ دو آنے مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مجلد چرمی مطلا کار تین روپیہ دو آنے مع محصول ڈاک مقرر ہے۔

لاجواب حمائل شریف ہفت منزل

(ہفت رنگ خاص مطبوعہ میور پریس دہلی)

یہ وہ نادر و لاجواب حمائل شریف ہے کہ جسکی ثانی آجتک ہندوستان سے لیکر مصر و ایران تک بھی کوئی حمائل شریف طبع نہیں ہوئی تھی۔ مختصر کیفیت اس لاجواب تحفہ کی یہ ہے کہ تقطیع میں پیسہ والے کارڈ کے برابر ہے۔ قلم حمائل شریف جلی۔ متن میں ایک ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر خواص سورہ اور اسباب النزول جدید جو آجتک طبع نہیں ہوا۔ اعلیٰ درجہ کی خوشخط صحت میں انتخاب کاغذ ولایتی۔ ساتوں منزلیں جدا جدا ہر منزل مختلف گل و بوٹوں رنگین سے آراستہ۔ ہر صفحہ پر جدول سرخ درمیان میں رنگ حنا۔ غرضکہ بالکل قلمی حمائل شریف کا نمونہ ہے + یوں تو آپ نے بھی بہت سی وضع کی حمائل شریف ملاحظہ کی ہونگی مگر اس نادر الوجود تحفہ کی ایک نظر زیارت کرینگے تو بھی آپ دل و جان سے اسکے شیدا نظر آئینگے +

ہدیہ حمائل شریف بمقابلہ اسکی خوبیوں کے کچھ بھی نہیں پہلے ہدیہ ۸ روپیہ تھا مگر اب رمضان شریف سے مجلد چرمی مطلا کار کے لئے صرف پانچ روپیہ اور بلا جلد چار روپیہ کر دیا ہے +

لاجواب تحفہ یعنی حمائل شریف

صنعتی عکسی فی صفحہ چھ ماشہ وزن کی

یہ نادر الوجود و نایاب تحفہ ہے کہ شاید پہلے اس سے کبھی آپکی نظر سے نہ گذرا ہوگا۔ چاہے بچوں کے گلے میں ڈال دیجئے چاہے بازو پر باندھ لیجئے چاہے گھڑی کی زنجیر کے ساتھ لٹکا لیں رکھئے۔ اس تمام و کمال صنعت اور خوبی کا اظہار ایک نظر ملاحظہ کے بعد ہو سکتا ہے۔ کامل حمائل شریف مع زیر و زبر تقطیع میں صرف دو پیسے والے ٹکٹ کے برابر وزن میں مع جلد صرف ۶ ماشہ جسکے چاروں طرف طلائی کام کیا ہوا ہے ایک نفیس ڈبیا گلٹ کے اندر محفوظ ہے۔ ملاحظہ کے لئے آلہ گلاس بھی ڈبیہ میں لگا ہوا ہے ہدیہ مع محصول دو روپے چار آنے ۴/۲ صہ

اعظم التفاسیر اردو

یہ وہ لاجواب تفسیر ہے جسکو تمام عالم نے مان لیا ہے کہ آجتک ایسی کوئی تفسیر عام فہم زبان اردو میں طبع نہیں ہوئی۔ گویا تمام جہان کی تفسیروں کا عطر اسکو کہنا بجا ہوگا گو اسوقت تک لاتعداد قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں مگر ایسی کوئی تفسیر جسکی زبان اردو سلیس ہو آپکی نظر سے نہ گذری ہوگی کہ جس طرز اور ڈھنگ کی یہ اعظم التفاسیر طبع ہوئی ہے۔ اس تفسیر کے ملاحظہ سے منتہی بجائے خود اور مبتدی بجائے خود فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لاجواب تفسیر کے اندر التزام کیا گیا ہے کہ ہر ایک شخص کو علم تفسیر کی ضروری چیزوں میں سے کسی ایسی چیز کی حاجت باقی نہیں رہ سکتی جو اسکے اندر موجود نہ ہو اس کے اندر اول ہر ایک آیت قرآن مجید بخط نسخ تحریر ہوئی ہے جسکے نیچے دو ترجمے ایک اردو دوسرا فارسی لکھا گیا ہے دوم لغات کی تحقیق سوم ہر ایک آیت کی ترکیب نحوی۔ چہارم ہر ایک آیۃ کا شان نزول صحیح صحیح روایتوں سے بیان کیا گیا ہے پنجم ہر ایک متعلق علم ششم ہر ایک اختلاف قرأت و شرح مفردات اور ربط آیات ہفتم تفسیر بالتصریح جو بڑی کوشش سے بہم پہنچی ہے۔ یہ کامیاب تفسیر سات بڑی جلدوں میں اختتام ہوئی ہے ہر ایک حصہ کی قیمت دو روپیہ دو آنہ ۲/۲ بلا جلد مقرر ہے +

تمام فرمائشیں میور پریس دہلی بنام منشی بلاقیداس کے نام ہونی چاہئیں

تفسیر عمدۃ البیان

اس تفسیر کے اندر تمام آیات کریمات کے مختلف روایات و حکایات لکھی گئی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ۔

تفسیر مطلع البدر

اس تفسیر کے اندر قریب ڈھائی سو کے مختلف روایتیں اور ہدایتیں روزمرہ کی ایسی لکھی گئی ہیں کہ جنکا دیکھنا اور پڑھنا ہر ایک شیعہ اور پر فرض ہے۔ قیمت اکروپیہ عہ

پارہ ہائے قرآن مجید

پارہ الم قلم جلی مع ایک ترجمہ تقطیع کلاں جسکے ہر پارہ کے اول و آخر سرخ بیل کاغذ نہایت دبیز لایق تلاوت روسا و امراؤں کے فی پارہ آٹھ آنے ۸ر

رسالہ فیض الرحمن فی آداب القرآن

یہ وہ رسالہ ہے کہ جسکو ہر ایک صاحب ایمان کو ہر وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے جسمیں تلاوت قرآن مجید کے طریقے اور آداب و دیگر مسائل قابل دید درج ہوئے ہیں ۸ر

زاد الحج اس کتاب میں کل حالات مقامات حج کے معاون اور امورات درج ہوئے ہیں جنکا ذکر کرنا وقت حج حرام ہے ۔ ۴ر

مجموعہ قصائد مشتمل قصائد ضروری وکتا عمدروز مرہ مع طریق عمل ۔ ۴ر

مجموعہ غزلہائے نعتیہ جس میں اول سے آخر تک غزلہائے نعتیہ منتخب و چیدہ لایق دید درج ہیں ۸ر

مسلمانی کی چالیس باتیں اسکا دیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے ۔ ۲ر

مثنوی خوف حق یہ کتاب نظم میں قابل دید ہے

واقعہ تعب خیز کئی سو قطعات تاریخی حضرت شیخ محمد ابراہیم ذوق کی وفات حسرت آیات کا مجموعہ

خواص سورہ قرآن مجید کہ فلاں سورہ کا پڑھنا فلاں کام کیواسطے مفید ہے ۔ ۱ر

زمانہ حال کا فوٹو (یا قوم کا مرثیہ) اسلام کی ترقی و تنزل کا حال نظم میں ۔ ۱ر

مجموعہ وظایف جسمیں وہ وظائف جو روزمرہ پڑھنے میں آتے ہیں درج ہوئے ہیں ۴ر

کتب اردو امامیہ

انوار الاعجاز مصنفہ میر مہدی صاحب مجروح دہلوی جسمیں معجزات چہاردہ معصوم علیہم السلام مع سال ولادت و دفن و تعداد اولاد و ازواج کمال شرح و بسط کے ساتھ درج ہوئے ہیں ۔ عہ

مدائح الائمہ منظوم ۔ یہ کتاب بھی حضرت مجروح دہلوی کی طبع رسا کا نتیجہ ہے ۔ ۴ر

کتب لغت و بولچال انگریزی

دانش افزا جس سے روزمرہ کی بولچال کے لفظوں میں اردو سے انگریزی کی بخوبی مہارت ہوتی ہے ۔ ۶ر

رہنمائے انگریزی بطور خالق باری کے انگریزی سے اردو میں بنائی گئی ہے جسکے دیکھنے سے گفتگو کرنے میں مہارت ہو جاتی ہے ۔ ۴ر

گنجینۂ لغات معروف بہ معلم ہفت زبان ۔ اس کتاب میں اردو فارسی ۔ انگریزی کے الفاظ اور محاورات بالمقابل درج ہیں ۔ عہ

معلم انگلش یہ کتاب مبتدیوں اور منتہیوں دونوں کے واسطے نہایت مفید ہے اس میں ۵ زبانیں ہیں ۔ اردو ۔ ہندی ۔ ناگری ۔ رومن ۔ انگریزی ۔ ہر فقرہ ہر زبان میں درج ہے اور اس کی انگریزی بامحاورہ اس کے آگے لکھی ہے ۔ ۸ر

اتالیق انگریزی ۔ اس کتاب کے دس حصے ہیں ۔ ہر ایک حصہ کی قیمت ۶ر ہے ۔ اس کتاب کے آگے پھر کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی یعنے ہر شخص اردو سے زبان انگریزی میں بول چال تحریر خط و کتابت کی پوری لیاقت حاصل کر سکتا ہے ۔ ۶ر معلم ہفت زبان ۸ر

گانے کی کتابیں

اندر سبھا امانت ۱ر اندر سبھا مدار یلال ۱ر

پہیلی نامہ خسرو جس میں سر سے پیر تک تمام پہیلیاں درج ہیں ۔ ۴ر

ترانہ دلکش

(طرح طرح کے گانوں کی کتاب)

کوئی شوقین مزاج اس سے خالی نہ رہنا چاہیے ہر قسم کے راگ و راگنی ۔ دُھرپد ۔ ترانے ۔ چترنگ بھجن ٹھمریاں ۔ بابل ۔ ساون ۔ جھولا ۔ بارہ ماسہ غزلیات نادرہ کا مجموعہ ہے ۔ قیمت ۸ر

نغمہ دلفریب ۔ جس میں وہ وہ غزلیں درج ہیں جنکو ارباب نشاط بڑے ناز و نخرہ سے گایا کرتے ہیں ۔ ۸ر

نغمہ بلبل چہک ۔ جس میں غزلیات ٹھمری وغیرہ نادر طوائفوں کے گانے کی درج ہیں ۔ ۲ر

رسالہ ہارمونیم ۔ ہارمونیم بجانیکی ترکیب میں ۸ر

کتب ظرافت

برات عاشقاں یہ نئے رنگ کی کتاب ایک عجیب پیرایہ میں لکھی گئی ہے جسکو دیکھکر انسان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے ۔ ۱ر

رسالہ ظرافت ۔ حصہ اول ۔ اس رسالہ کی ظرافت کو دیکھکر انسان کی طبیعت کیسی غم و فکر میں اگر بے اختیار باغ باغ نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ ۔ ۸ر

مسخرہ (رسالہ ظرافت کا دوسرا حصہ) ہنستے ہنستے پیٹ میں بل ڈالنے ہوں تو اسکو ملاحظہ کیجیے ۔ سو بھانڈوں کا ایک بھانڈ اور سو نقالوں کا ایک نقال بنا ہوا ہے ۔ ۸ر

سلطان خرد کی عدالت ہولی کا قطعی فیصلہ

اس رسالہ میں مذاق کے پیرایہ میں تہذیب اور بدتہذیبی کا فرق اور طوائفوں اور نقالوں کی صحبت کا نقصان اس خوبی کے ساتھ دکھایا ہے کہ بے اختیار دل پھڑک جاتا ہے ۔ ۲ر

گلستان لطایف ۔ لطایف بیربر و اکبر و دیگر لطایف کا ایک نادر مجموعہ ۔ ۸ر

کتب قصہ جات

فسانہ نتائج المعانی

یہ نئی وضع کا فسانہ زبان اردو میں قابل دید چھپا ہے جسکے اندر شاہی زمانہ کی وہ وہ سچی خسانے لکھے گئے ہیں جنکے دیکھنے سے انسان کا دل خواہ کیسا ہی رنج و فکر میں ہو باغ باغ ہو جاتا ہے اور عقل و فہم زیادہ ہوتی ہے اس کتاب کے پانچ باب ہیں ہر ایک باب کے فسانے نئے رنگ ڈھنگ کے لکھے گئے ہیں اور خاتمہ پر وہ لطایف اور ظرایف تحریر ہوئے ہیں جنکو زندہ دل اپنے بادشاہوں کے سامنے کہکر نقل کرتے تھے ۔ ۸ر

قصہ ممتاز باتصویر چاہیے ۸ر یہ وہ نادر قصہ ہے جسکو حکیم احسن اللہ خاں صاحب وزیر اعظم بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے ترتیب دیا شہزادہ ممتاز کا باپ سے بگاڑ ہونا اور طرح طرح کی تکالیف اٹھا کر جس کام کیواسطے کمر ہمت باندھی تھی اسکا انجام دینا اور بادشاہ کا خجالت اٹھانا ۔ عہ

قصہ حیرت افزا ۔ حالات کشف و کرامات

حضرت سعدی شیرازی ہیں لایق دید کتاب ہے۔ ۸ر

فسانہ روپ بسنت

یہ لاجواب قصہ قابل دید اور رقت انگیز ہے۔ ۲ر

قصہ مہتاب بیگم

ایک ہندوستانی والی ملک کی طرز معاشرت۔ انداز حکومت۔ دربار کی کیفیت۔ محل کے حالات۔ اعمال کی فطرت۔ زمانہ کا انقلاب۔ جہالت کا اثر۔ عشق کے مصائب۔ جنگ کی تکالیف علم کا نتیجہ۔ ستم کا ثمرہ۔ بہت خوش اسلوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ ۱۲ر

حکایت بلقیس ار — حکایت زن ڈلہ ا

حکایت حکیم جالینوس ار — خدنگ عشق ار

داستان امیر حمزہ عہ

رسالہ دلکشا دجہاں

مشتمل بر واقعات نادرہ روایات عجیبہ جو خاص دہلی کے درباروں اور بادشاہوں کے گزرے ہیں۔ لایق دید کتاب ہے۔ آخر میں ڈھائی سو لطیفے بیربل و ملاں دوپیازہ کے درج ہیں۔ عہ

سوانحات عمری

سوانح عمری نورتن اکبری

جس میں علاوہ حالات اکبر بادشاہ کے کل ارا کین دربار کی سوانح عمری اور ایک نقشہ دربار اکبری کا بھی لگایا گیا ہے۔ کاغذ ولایتی پر مطلاء تین روپیہ کاغذ سادہ پر عکا دو روپیہ

سوانح عمری امیر تیمور ۴ر

سوانح عمری زیب النسا ۴ر

سوانح عمری جمشید وضحاک ۳ر

سوانح عمری سیواجی مرہٹہ ۱ر

سوانح عمری نورجہاں مع جہانگیر ۴ر

سوانح عمری افلاطون ۴ر

سوانح عمری نوشیروان عادل ۴ر

سوانح عمری فریدون وفرخ سیر ۴ر

سوانح عمری حکیم ارسطو ۴ر

سوانح عمری حکیم لقمان ۴ر

سوانح عمری علاء الدین چشتی ۴ر

سوانح عمری شیخ سعدی ۸ر

سوانح عمری حضرت شاہ بلاقی ۲ر

سوانح عمری حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۸ر

سوانح عمری بوعلی شاہ قلندر رح ۴ر

سوانح عمری ملا دوپیازہ و بیربر ۴ر

سوانح عمری سر سید احمد خاں ۸ر

سوانح عمری دارا شکوہ۔ اسمیں بابا لال داس بیراگی اور دارا شکوہ کے سوال و جواب درج ہیں ۲ر

سوانح عمری حضرت فرید ثانی مع نکات فریدیہ ۴ر

کتب تواریخ

تذکرہ اولیائے ہند

یہ لاجواب تذکرہ جدید بزبان اردو طبع ہوا ہے جسکے اندر تمام اولیائے ہند کی سوانح عمریاں و حالات کشف و کرامات قابل دید درج ہیں۔ جو چار حصوں میں شامل ہے قیمت ہر چہار حصہ عہ

کارنامہ ترک

سلطان روم و روس کی لڑائیوں اور ترکوں کی بہادری کے مشرح حالات درج ہیں۔ عہ

تاریخ تحفہ مرغوب

(معروف بہ غنچہ عشرت)

یہ وہ کتاب ہے کہ جسکے دیکھنے سے انسان کی طبیعت خواہ کیسی ہی فکر آلود ہو ایکدفعہ باغ باغ ہو جاتی ہے گویا خدا کی شان و قدرت کا جلوہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔

مصداق آنکہ

اس مرقعہ سے عیاں ہے دیکھ لو ہستی کا حال
کیسے کیسے ماہرو ہیں اس میں بین ہا مثال

اس لاجواب تاریخ کے اندر ۵۶ بادشاہان دہلی کی تصویرات عکسی ابتدا امیر تیمور سے لغایت آخر بادشاہ بہادر شاہ مع انکی بیگمات کے ایک مرقع قلمی سے اترواکر لگوائے ہیں اور ہر ایک بادشاہ و بیگم کا حال تاریخی درج ہوا ہے یہ کتاب بزبان اردو میں چھپی ہوئی موجود ہے قیمت فی جلد دس روپے۔

تاریخ جلسہ شہنشاہی

اس نایاب تاریخ میں اول ۲۴ بادشاہان دہلی کے حالات مع تصویرات اور ازاں بعد نوابان اودھ کے حالات مع تصویرات پھر تمام روساء ہند کی تصویرات مع حالات غرضکہ قریب پونے دوسو تصویرات نقل عکسی کے اور کل حالات دربار قیصری درج ہوئے ہیں کتاب کیا ہے ایک مرقع تصویرات ہے۔ قیمت عہ دو روپے

غرایب نگار

اس نایاب تاریخ کے اندر تمام ہندوستان و دیگر ولایتوں کی نامی گرامی پانسو عمارات کے حالات مع تاریخ

تعمیر و نقشہ جات درج ہیں۔ کتاب لایق دید ہے ۱۲

تاریخ آئینہ ہند

جس میں تمام جہان کی نامی عمارتوں کے حالات تاریخی درج ہیں اور دہلی کی کل نامی مقامات کے حالات مع نقشہ جات درج کیئے گئے ہیں اور بہت بڑا نقشہ شہر دہلی کا لگایا گیا ہے۔ قیمت عسہ

تاریخ غوری

اس تاریخ میں سلطان شہاب الدین غوری سے قطب الدین تک معہ تصویرات کلاں نقل عکسی ایک مرقع قلمی سے اتار کر مع حالات تاریخی لگائی گئی ہیں جسکی ہر ایک تصویر سے رعب و داب شجاعت و مردانگی ظاہر ہوتا ہے۔ ۸ر

تاریخ گلدستہ اودھ

یہ چھوٹی سی کتاب تاریخ کی لایق دید ہے جس میں ابتداء سلطنت نواب سعادتعلیخاں سے لیکر حکمران آخری واجد علیشاہ تک ۱۲ تصویرات کلاں نقل عکسی مع حالات لگائی گئی ہیں قیمت ۸ر اور عکسی تصویرات والی عہ

تاریخ یوروپ

اس نایاب تاریخ میں تمام بادشاہوں کی جو اسوقت یورپ میں حکمران ہیں تصویرات عکسی معہ حالات تاریخی لگائی گئی ہیں اس کتاب کو غنچہ یورپ کہنا بیجا نہوگا۔ قیمت صرف عہ

تاریخ جوبلی

تمام ہندوستان کے جشن جوبلی کے حالات مع تصویرات عکسی راجگان والاشان کی جہاں جہاں جشن منعقد ہوئے قابل دید درج ہیں کتاب لایق دید ہے قیمت فی جلد ۹ر اور بلا تصویر عکسی قیمت عہ

مرقعہ سلطانی

اس تاریخ کے اندر ۲۴ بادشاہان خاندان تیموریہ کی اور کل شاہان روم و سلاطین یورپ کی تصویرات نقل عکسی معہ حالات درج ہوئی ہیں۔ قیمت ۸ر

عجائب التاریخ

حالات ظہور روضہ منورہ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب ع حالات تاریخی اور سوانح عمری نوشیروان عادل اس خوبی سے درج کیئے گئے ہیں کہ جنکے دیکھنے سے عجب لطف حاصل ہوتا ہے۔ ۴ر

تاریخ قیصری

یہ تاریخ اعلیٰ درجہ کے کاغذ سفید ولایتی پر گورنمنٹ پریس لاہور منجانب گورنمنٹ طبع ہوئی ہے جسکے اندر جلسہ قیصری دہلی میں جن جن روساء کو خطاب و اعزاز عطا ہوا ہیں اور کل حالات دربار قیصری مع تصویرات راجگان

نوابان والاشان درج ہیں اور ایک نقشہ رنگین دربار قیصری کا بھی لگایا گیا ہے کتاب کیا ہر ایک مرقع طلسمات ہے اسکی قیمت عہ تھی مگر اب صرف دس روپے۔

کتب پند و نصائح

پند نامہ گیلانی نصیحت نامہ سلیمانی ۲ر

رفیق نوجوانان۔ جس میں تحصیل معاش اور استادوں کی آزمایش۔ قسمت کا فیصلہ بے تکلفی و بد تہذیبی پر عمدہ عمدہ مضامین درج ہیں۔ ۶ر

آئینۂ عقل

یہ کتاب ہر شخص کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اس کتاب میں وہ افسانے اور لطیفے درج ہوئے ہیں جن کے دیکھنے سے انسان کی عقل دوبالا ہوتی ہے۔ ۸ر

سحر روحانی علم مسمریزم میں پوری واقفیت حاصل کرنے کے لیے پہلی کتاب ہے جس سے انسان حالات غیب بیان کرسکتا ہے۔ ۸ر

کاشف اسرار غیب

علم رمل کی مستند کتاب ہے جسکے دیکھنے سے اور عمل کرنے سے ہر شخص دوسرے کے دل کی بات کا اظہار کرسکتا ہے اور سوال مخفی کا جواب دیسکتا ہے۔ عمر

مسمریزم یہ وہ کتاب ہے کہ جس سے بلا مدد استاد کے ہر شخص گھر والوں اور باہر والوں کو چالیس روز کے اندر ہر ایک مرض کو صرف نگاہ سے دفع کرسکتا ہے اور کل عالم کا پوشیدہ حال بتا سکتا ہے۔ انگریزی مستند کتاب سے اردو میں ترجمہ کرکے چھاپی گئی ہے جسکے اوپر بڑی محنت اور جانفشانی اور زر کثیر صرف کیا گیا ہے قیمت ایک روپیہ۔

تحفۃ الغرائب اسکے بارہ باب ہیں۔ باب اول کشف القلوب و اظہار غیب میں۔ باب دوم حصول منصب عالی اور بادشاہوں اور عوام الناس کی تسخیر میں۔ باب سوم حصول مشکلات و افزونی رزق میں۔ باب چہارم دفعیہ امراض لاعلاج میں۔ باب پنجم جادو میں۔ باب ششم دفعہ دشمنان میں و تدبیر دفع حشود موذیات میں۔ باب ہفتم سکیدہ وحشی ذرایض و دفع بلیات میں۔ باب ہشتم دفع حرام خوری و سعایں خلاف میں۔ باب نہم خزینوں اور دفینوں کے معلوم کرنے میں اور بھاگے ہوئے چوروں کے حاضر کرنے میں۔ باب دہم تسخیر ارواح میں۔ باب یازدہم طالب و طلب کی کامیابی میں۔ باب دوازدہم متفرق وظائف میں جس جس ...

کے لئے جا ہیں۔ قیمت ۴ر

تحفہ نیاز در بیان عملیات و تعویذات ہر مرض ۲ر

آداب الاعمال

مشتمل بر عملیات نادرہ و مجرب کار آمد ہر ذی ہوش کے لایق دید کتاب ہے۔ ۴ر

جادو کی ڈبیہ

سینکڑوں ہندوستانی شعبدوں کی ترکیبیں جن کو جادو کہتے ہیں درج ہیں۔ ۸ر

جادو کی پہلی ۲ر **جادو کی دوسری** ۲ر

رسالہ حاضرات

(تسخیر عملیات کی نادر کتاب)

دافع البلیات۔ اس رسالہ میں حاضرات کی ترکیبیں اور قواعد اس خوبی کے ساتھ بتائے گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص برسوں کسی عامل کی خدمت کرے تو بھی حاصل نہیں ہو سکتیں اس کی بدولت ہر شخص گھر بیٹھے عمل کرکے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور دھوکہ بازوں کی خوشامد سے بچ سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

رسالہ حاضرات حصہ دوم

اس میں تسخیر جن و آسیب اور ان کے مطیع کرنے کی ترکیبیں درج ہیں۔ ۶ر

گنجینہ اعمال۔ اس کتاب میں ایک سو نو نام کے پڑھنے کا طریقہ اور ان کے نقش ایسے آسان طریقہ سے لکھے گئے ہیں کہ ہر شخص ہر ایک کام کے واسطے ان پر عمل در آمد کر سکتا ہے۔ ۴ر

رسالہ علم قیافہ ۴ر تعبیر نامہ خواب ۳ر

کتب طلسمات و عملیات

باغ صنعت۔ تمام قسم کی چیزیں بنانے کی ترکیبوں کی کتاب۔ ۸ر

الذخائر تمام قسم کی چیزیں بنانے کی ترکیبوں کی کتاب ہے

کتب در علم طب

الفاظ الادویہ معہ ریاض الادویہ فارسی عہ

اکسیر حیات

المعروف بہ

گلدستہ چہار حکمت

ڈاکٹری یونانی۔ جرمنی۔ ویدک کا عطر۔ یہ نایاب کتاب ہزار ہا روپیہ کے صرف سے چھاپی گئی ہے جسکے اندر ڈاکٹری۔ یونانی۔ جرمنی۔ ویدک۔ چاروں قسم کے علاج بزبان اردو ایک دوسرے کے مقابل مردوں عورتوں اور بچوں کا سر سے لیکر پاؤں تک اس خوبی اور عمدگی کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ جس کے آگے پھر کسی کتاب ڈاکٹری و یونانی و جرمنی و ویدک وغیرہ کے دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ۹ حصوں کے اندر یہ کتاب ختم ہوئی ہے۔ قیمت فی جلد عہ

اکسیر جرمنی

(صرف جرمنی علاج کا لب لباب)

اس کتاب سے ہر ایک شخص بلا مدد استاد اور ڈاکٹر کے سامنے رکھکر جس قدر امراض انسان کو لاحق ہوتے ہیں ان کا علاج معہ تشخیص امراض شناخت مرض بخوبی کرسکتا ہے یہ علاج ہومیوپیتھک یعنی جرمنی کہلاتا ہے۔ ایک قطرہ عرق کا ہزار قطرہ پانی میں ملا کر دیا جاتا ہے اور وہی قطرہ فائدہ اکسیر دکھاتا ہے تمام عرق اور گولیاں انگریزی دوا فروشوں کے ہاں تیار ملتی ہیں قیمت پانچ روپیہ عہ

اکسیر دماغ

(حصہ اول گنج حکمت) جس میں کل امراض دماغی کے وہ وہ مجرب نسخے لکھے گئے ہیں کہ جنکو حکیم لوگ صدہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی ظاہر نہیں کرتے۔ عمر

اکسیر چشم

یہ آنکھوں کے علاج میں بے نظیر کتاب ہے۔ ۶ر

مجربات وحشتر

جس میں تمام امراض کے مختصر نسخہ جات مجرب درج ہیں ۲ر

علاج النسوان

عورتوں کے متعلق تمام ایسے امراض کا جو کہ انہیں سے متعلق ہوتے ہیں تشریح اور علاج درج ہے۔ اس کتاب نے علاج عورتوں میں جو دقت ہوتی ہے اس کو سہل اور آسان کردیا ہے۔ ۴ر

اکسیر کشتہ

(طرح طرح کے کشتے پھونکنے کی کتاب)

(حصہ اول) تمام کشتوں یعنی چاندی۔ سونا۔ پارہ جست۔ ابرق۔ جستی۔ موتی مونگہ وغیرہ کے کشتوں کی مجرب ترکیبیں لکھی گئی ہیں جس سے ہر شخص آسانی سے ہر قسم کا کشتہ تیار کر سکتا ہے۔ عمر

حصہ دوم۔ اس میں تمام کشتوں کا انوپان یعنی استعمال کی ترکیب درج ہے۔ قیمت عمر

اکسیر اسپ

(گھوڑوں کے معالجہ کی کتاب)

یہ کتاب گھوڑوں کے علاج میں اکسیر ہے جس کے اندر گھوڑوں کے تمام امراض و عیب و صواب کی شناخت اس خوبی کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ ہزاروں کو اس نے کامل استاد اور لائق سلوتری بنا دیا جن نسخوں کو لوگ ہزار ہا روپیہ لیکر بھی نہیں بتلاتے تھے وہ اس کتاب میں صد ہا درج ہیں یہ کتاب روسا و والاشان اور امرا و عالی مقام کے اصطبلوں کے لائق ہے قیمت عہ

تشریح الحکمت

یہ وہ نایاب کتاب ہے جس میں ہر قسم کی دواؤں اور بیماریوں کے متعلق نام اور خواص جو جملہ کتب حکمت کے اندر فارسی اور عربی اور یونانی وغیرہ ہوتے ہیں باسانی معلوم ہو سکتے ہیں گویا حکمت کا اصول یہی کتاب ہے قیمت عہ

شفاء الاطفال

بچوں کے علاج میں نہایت ہی با تاثیر ہے جس کا ہر ایک کنبہ دار کے گھر میں ہونا لازمی ہے۔

گنج حکمت

اس لاجواب کتاب کے اندر طب یونانی کے وہ وہ آزمودہ اور مجرب نسخے لکھے گئے ہیں جو آج تک بڑے بڑے نامی حکماؤں کے ہاں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں اور جنکو ہزاروں روپیہ کے خرچ سے بھی حکیم لوگ نہیں بتلاتے قیمت فی جلد پانچ روپیہ صہ

رسالہ قوت باہ

مردوں کے لیئے ہمیشہ پاس رکھنے کے لیئے مفید ہے ا؍

مطب سرجن کلاں

وہ نایاب کتاب ہے جسکو ہر شخص دیکھکر اپنا اور اپنے خاندان اور دوست و احباب کا علاج یونانی بہت آسانی سے کر سکتا ہے آج تک کوئی کتاب ایسی کہ جسکو دیکھکر ناواقف آدمی بھی مثل حکیم حاذق کے علاج کر سکے اردو میں طبع نہیں ہوئی۔ اس نادر کتاب میں تمام مرضوں کے نسخے لکھے گئے ہیں کہ جب کسی مرض کا علاج کیا جاوے تو ممکن نہیں کہ اس مرض کو فائدہ نہو۔ یہ کتاب بڑے بڑے بادشاہی حکیموں کے ہاں ملتی تھی مطبع نے بصرف زر کثیر اس کتاب کو بہم پہنچا کر اردو عام فہم میں طبع کیا ہے اور حکیموں کی ساری اندوختہ دولت خاص و عام کو لٹا دی۔
قیمت تین روپیہ

اکسیر جریان
حصہ اول و دوم

جریان کی مجرب اور مفید دواؤں کا مجموعہ ہے قیمت فی حصہ اول ۲؍ دوم ا؍ کامل ۴؍

رسالہ بواسیر

بواسیر خونی و بادی کے علاج میں بے مثل ہے ا؍

رسالہ سوزاک و آتشک

سوزاک و آتشک دونوں مرضوں کے مجرب اور لاجواب نسخہ جات کا ذخیرہ۔ قیمت ۲؍

مجموعہ نسخہ نادرہ

جس میں بارہ امراض کے لیئے نسخہ جات لکھے ہیں بعض امراض یرقان و سوزاک و آتشک وغیرہ ۲؍

مجربات باہ

یہ وہ کتاب ہے جس کا ہر ایک گھر میں رکھنا ضروریات سے ہے خصوصاً امیروں کے لیئے اس سے بڑھکر کوئی کتاب فائدہ بخش نہیں ہو سکتی جس میں صدہا وہ مجرب اور آزمودہ نسخہ جات لکھے گئے ہیں کہ جنکی بدولت ہزارہا نامراد اپنے مراد کو پہنچ گئے ہیں قیمت دو روپیہ عہ

عطر حکمت

یہ وہ نایاب کتاب ہے کہ جسکے دیکھنے سے تمام جہان کی دواؤں کے فائدے بہت آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکتے ہیں۔

اکسیر وید یک یا عرق پرکاش

اس کتاب میں تمام امراض کے لیئے وہ مجرب نسخہ جات عرق کے لکھے گئے ہیں جو اکسیر سے زیادہ فائدہ رکھتے ہیں یہ کتب ہندی بیدک سے ترجمہ کر کے زبان اردو میں طبع کیا ہے قیمت ۱۲؍

کتب جدید الطبع متفرق علوم وصنعت و ترکیبات حرفت

سجن دیپکا

ناگری میں کھانا پکانے کی کتاب۔ جس میں ہنود کی کل مٹھائیوں اور ترکاریوں اور اچار وغیرہ بنانے کی ترکیبیں درج ہیں۔

رسالہ شطرنج

شطرنج کھیلنے کے شوقینوں کے لیئے یہ رسالہ بڑا مفید ہے جس میں وہ وہ نقشے دکھلائے گئے ہیں جو بڑے بڑے استادوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتے ۔۔ ۲؍

مرقعہ رسوم دہلی

اس رسالہ میں علاوہ دیگر مضامین کے شہر دہلی کے سودے والوں کی آوازیں اور لب و لہجہ درج ہے ا؍

الوان نعمت

(طرح طرح کے کھانے پکانے کی کتاب)

یہ کتاب تین حصوں میں تمام ہوئی ہے۔ حصہ اول میں اُن تمام کھانوں کی ترکیبیں درج ہیں جو بادشاہی باورچی خانوں میں پکائے جاتے ہیں۔ حصہ دوم میں اہل ہنود کے لطیف کھانوں اور تمام قسم کی مٹھائیوں کے بنانے کی سینکڑوں ترکیبیں درج ہیں۔ حصہ سوم میں انگریزی کھانوں کی ترکیب مفصل درج ہے فی حصہ ۱۲؍ کامل جلد عہ

گلدستہ طلسمات فرہنگ

(طرح طرح کے شعبدوں کی کتاب)

یہ کتاب اصل طلسمات کا ڈھیر ہے وہ طلسمات اور شعبدات انگریزی کی ترکیبیں لکھی گئی ہیں کہ جو یوروپین لوگ تھیٹروں میں تین تین اور چار چار روپیہ کا ٹکٹ لگا کر تماشہ دکھاتے ہیں مثلاً بندوق کے فیر کے ساتھ کبوتروں کا نکالنا پیسے کا روپیہ اور روپیہ کا پیسا بنانا۔ ایک ٹوپی کے اندر سے سینکڑوں چیزوں کا نکالنا اور دکھانا مکان میں بجلی چمکانا۔ منہ پر سانا آفتاب کا نکالنا حیرت انگیز نوبل دکھانا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت عہ

اکسیر ملمع

چاندی یا سونے کا ملمع یا گرم جسم میں جس قسم کا ملمع چاہو مضبوط اور پائدار بلا مدد استاد اس رسالہ کی مدد سے ہر شخص کر سکتا ہے۔ قیمت ۴؍

بے داموں کا رنگریز

آپ کو کسی رنگریز سے کپڑے رنگوانے کی ضرورت نہیں جس قسم کے کپڑے رنگنے منظور ہوں اس رسالہ کو سامنے رکھ کر رنگ لیجئے۔ ۸؍

قیمت کی کسوٹی

(گھر بیٹھے روپیہ حاصل کرنے کی کتاب)

ایسی ترکیبوں کا مجموعہ ہے جس سے ہر شخص گھر

بٹھیے بہت کچھ پیدا کر سکتا ہے مثلاً سنید در بنانا۔ گھونگر بنانا۔ سوئی بنانا۔ طلسمات کی عجیب و غریب تصویریں دکھانا وغیرہ وغیرہ۔

پیسے کا کھیل

(طرح طرح کی آتشبازی بنانے کی کتاب)

(گھر پھونک تماشا) فن آتشبازی میں یہ کتاب انگریزی کتابوں سے ترجمہ کر کے چھاپی گئی ہے بیسیوں قسم کی آتشبازی سُرخ سبز نیلی سفید جس قسم کی منظور ہو کتاب دیکھکر بنالو۔ قیمت ۴؁

کیمسٹری

(طرح طرح کی چیزیں بنانے کی کتاب)

(یعنے گنجینہ فنون صنعت و حکمت) یہ کتاب معتبر کتب انگریزی سے زبان اُردو میں ترجمہ کر کے چھاپی گئی ہے جسکے اندر کئی سو مجرب ترکیبیں درج ہیں جو سینکڑوں روپے کے خرچ کرنے سے بھی کسی شخص کو معلوم نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً لوہے و اسباب پر چاندی اور سونے کا ملمع کرنا اور زرد سونے کے زیور کو تیز رنگ کرنا۔ انگریزی چاندی یعنے گلٹ بنانا۔ موتی صاف کرنا موم کی بتی بنانا وغیرہ وغیرہ قیمت عہ؁

رہنمائے فوٹو گرافی

ایک مُبتدی جو کچھ بھی اس کام سے واقف نہو کامل طور پر اس کام کا بندوبست کر سکتا ہے اور تصویر بنا سکتا ہے۔ قیمت ۴؁

رفیق فوٹو گرافی

فوٹو گرافی کے متعلق جو باریکیوں کی تلاش ہوئی ہے کامل طور سے اس میں درج ہے ایسی تجربہ کی باتیں جو مُدتوں مشق کرنے سے نہ آویں اور نہ اُستاد بتاوے اس میں درج ہیں۔ ۸؁

قسمت کا آلہ

(قسمت کا حال معلوم کرنے کی کتاب)

جسکا پڑھنے والا ہر شخص کے طالع کا حال خواہ عورت ہو یا مرد صرف صورت اور ہاتھ پاؤں دیکھکر بتا سکتا ہے۔ قیمت ۴؁

مجموعہ نادرہ

جس میں چاندی سونے کے حل کرنے اور ہر قسم کے آلات پر صیقل کرنے وغیرہ کی صدہا ترکیبیں درج ہیں۔ قیمت ۸؁

تاریخ دربار شہنشاہی دہلی

المعروف بہ

تاریخ دوربین عالم

اس نادر الوجود تاریخ کے اندر کُل کیفیت دربار شہنشاہی دہلی کی جو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو دہلی میں منعقد ہوا اس خوبی کے ساتھ دکھلائی گئی ہے کہ تاریخ دیکھنے والے کو گھر بیٹھے دہلی کا سماں آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ علاوہ کیفیت دربار و سواری و آتشبازی و نمایش وغیرہ کے ہر ایک موقع کی تصویرات و نقشہ جات نقل فوٹو گراف بھی لگائے گئے ہیں۔ جو نامی گرامی روسار و الاشان شریک دربار ہوئے تھے اون سب کی تصویرات اور نقشہ کلاں دربار و سواری بھی قابل دید منسلک ہیں۔ یہ نادر تاریخ دو قسم کے کاغذ پر طبع کی گئی ہے قسم اول کاغذ دبیز ولایتی پر قیمت تین روپیہ۔ قسم دوم کاغذ رسمی ولایتی پر عہ؁ معہ محصول ڈاک مقرر ہے ان دونو قسموں کے اندر کل تصویرات و نقشہ جات نقل عکسی چھاپہ لیتھو گراف لگائے گئے ہیں اور جس تاریخ کے اندر کل نقشہ جات و تصویرات خاص فوٹو گراف کے آویزاں کیئے گئے ہیں اُس کی قیمت ۱۰؁ مع محصول ہے۔

نقشہ جات فوٹو گراف

شایقین کی دل بستگی کے لیئے ہماری دوکان میں دربار دہلی جو یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو منعقد ہوا تھا اور سواری حضور وائسرائے ہند کے نقشے فوٹو گراف قابل دید موجود ہیں قیمت فی نقشہ کلاں عہ؁ خورد عہ؁ نیز علاوہ ان کے تمام روسار ہند کے تصویرات فوٹو گراف اور بادشاہان مُغلیہ دہلی اور بیگمات شاہی کی تصویرات بھی موجود ہیں۔

قیمت فی تصویر ۸؁ عمارات نامی دہلی و دیگر شہروں کے نقشہ جات کلاں بھی مل سکتے ہیں۔ قیمت فی نقشہ ایک روپیہ جن صاحبوں کو ان نادر نقشہ جات یا تصویرات کے ملاحظہ کا شوق ہو اُنکی صرف درخواست پر قیمت طلب روانہ ہو سکتے ہیں۔ درخواست بنام مہیشی لال مینیجر انڈین آرٹ پکچرز۔ بازار چاندنی چوک متصل خونی دروازہ دہلی۔ ہونی چاہیئے۔

مخزن الادویہ انگریزی

مع

خواص الادویہ

اس نام کی بہت بڑی ضروری اور مفید کتاب بڑی کوشش و جانفشانی و صرف کثیر کے بعد طبع کیگئی ہے جسکے اندر الف سے لیکر ی۔ تک کل ادویات انگریزی کو زبان اردو میں لکھکر سامنے اُس کے ہر ایک دوا کی مقدار خوراک اور نیز خواص صاف طور پر بتلائے گئے ہیں کہ اس دوا کا پینا فلاں فلاں امراض کو فائدہ بخشتا ہے آجتک کوئی ایسی جامع کتاب اردو میں عام فہم طبع نہیں ہوئی تھی کہ جس سے کل ادویات انگریزی کا خواص اور فائدہ بشرح معلوم ہو سکے و ضخامت ۲۰۰ دو سو صفحہ قیمت بنظر رفاہ عام صرف عہ؁ محصول ڈاک مقرر ہے +

رسالہ ہارمونیم کلاں

یوں تو اس وقت تک بہت سے رسالے ہارمونیم بجانے کی ترکیب میں لکھے گئے ہیں مگر اس رسالہ کے اندر ایسے آسانی کے ساتھ ہارمونیم بجانے کی ترکیب بتائی گئی ہیں۔ جس سے کم سن بچے بھی دو چار روز کے مشق کرنے میں بخوبی باجہ بجا سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے تمام قسم کی چیدہ چیدہ غزلیں۔ ہولیاں۔ ٹھمریاں۔ دادرے۔ بارہ ماسے۔ اور تھیٹروں کے اندر جو گیت گائے جاتے ہیں سب ہی کچھ ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے۔ قیمت صرف ۱۲؁ مع محصول ڈاک مقرر ہے +

درخواست ہر طرح کی بنام منشی بلاقی داس مالک میور پریس دہلی آنی چاہیئے

بالکل جدید ناول قابل دید

حسرت دید - لکھنؤ کی بامحاورہ زبان میں اس خوبی کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ جسکے دردناک حادثات اور حضرت عشق کی کرامات دیکھکر ممکن نہیں کہ دل بیچین نہو جائے ۱۲ر

زبیدہ - یہ عجیب و غریب ناول ہمت خانم و یاس خانم کے نام پر نئے رنگ ڈھنگ کا لکھا گیا ہے ۶ر

دلربا - ایک حسرت نصیب کی پُردرد کہانی - عاشق دلفگار کے افسوسناک سرگزشت دلبر کے غم میں سرد آہ - پاکدامن بی بی کا اندوہناک ماجرا حسن پرستوں کو بیچین کردینیوالا قصہ جسے پڑھتے ہی کلیجہ میں ناسور پڑجائے آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگیں قیمت ۶ر

محبوب جمیلہ دلچسپ واقعات سچے حالات اور اخلاقی بیانات کا عجیب و غریب ناول ۸ر

جعلساز - اس ناول کی خوبیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں یہ وہ ناول ہے جسکو ایک مرتبہ دیکھکر کبھی اُس کی جدائی کو دل نہیں چاہتا سینکڑوں مضمون ایک سے ایک دلچسپ سامنے چلے آتے ہیں قیمت ۱۲ر

ملک العزیز ورجنا یہ وہ ناول ہے کہ جس میں اسلامی شان و شوکت اور دینی جوش کے بینظیر نمونے نظر آتے ہیں - قیمت ۱۲ر

افسانہ قیس - مجنون عامری کی سوانح عمری از ابتداء عشق لیلے تا انتہائے عمر قیمت ۳ر

زہر دو حلاوہ - ایک نہایت دلچسپ رنگین ناول ہے اس میں پادریوں کے روح القدس کی چالیں مسلمانوں کا سچا اور مہذب جوش مذہبی - دلدادگان نصرانیت کی خودکشیاں - گرجوں اور خانقاہوں کے عیش پسند زندگی کے پورے پورے اور سچے حالات درج ہوئے ہیں قیمت ۱۲ر

نئی دلہن - حُسن و عشق کے کرشمے ایک پاکدامن مسلمان لیڈی کے عجیب غریب واردات - بھولی بھالے دیہاتی خاوند کی حسرتوں کا خون - انگریزوں کے عدل و انصاف کا نقشہ محبت کا حسرت آمیز انجام نہایت مؤثر اور دلکش الفاظ میں درج کیا گیا ہے - قیمت ۸ر

شرارت - جس میں انگلستان کے چالاک لوگوں کا دلچسپ چال دکھایا گیا ہے قیمت ۵ر

ہمرجم - ایک باعصمت خاتون کی سرگزشت اُس کے عجیب و غریب حالات دہلی کے سچے واقعات قیمت فی جلد ۱۲ر

ناول سیف الملوک و بدیع الجمال یہ وہ ناول ہے جسکو دیکھکر انسان کلیجہ تھام کر رہ جاوے - قیمت ۴ر

عیار - جرائم سنگین و واقعات مفید پولیس بمبئی سے دلچسپ ناول کے پیرایہ میں لکھا ہے - قیمت ۲ر

اسلم اور حبیبہ - دو لڑکیوں کی نوخیز جوان پر کسی عشق کے تیر سے ہو کا دام الفت میں پھنسنا اور اُس کا انجام قیمت ۱۰ر

فروخنیدہ و مرنیڈا - یہ ناول بھی قابل دید ہے - ۲ر

چار بلغ - جس میں چار ناول ہیں فیلسوف کیمیاگر - آتش عشق صاحب دریق القلب صدمہ جانگداز - ان ناولوں کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - ۱۰ر

پریوں کا بیڑا - اسکی خوبی اسکے نام سے ظاہر ہے ناول کیا ہے پریوں کا گلدستہ ہے - قیمت ۴ر

گردش ایام - مکافات عمل - چاندنی اور اندھیرا - شامت اعمال - آئینہ روزگار - سونیاڈاہ - سادھو ونکی کرتوت -

تماشہ قتل حقیقت رائے - یہ ناول بھی قابل دید ہے جسکے دیکھنے سے عشق جسرتوں کا فوٹو آنکھوں کے سامنے کھینچ جاتا ہے - ۶ر

عصمت - اس کی خوبی اس کے نام سے ظاہر ہے ایک باعصمت بی بی کا عشق میں گرفتار ہونا اور سچے عشق کی آگ سے حسرت دل کا ساتھ لے جانا - قیمت ۸ر

لال کوٹھی - بدمعاش عورتوں اور مردوں کے دلچسپ چالات - ۶ر

ترچھی نظر - دو دُکھے ہوئے دلوں کے سچے عشق کا فوٹو جس کے سینہ میں پتھر کا دل ہوگا وہ بھی ترچھی نظر کو اپنے دلبر ہاتھ رکھکر دیکھے گا - حصہ اول ۱۲ر حصہ دویم ۱۲ر

محبوبہ لندن - جسمیں رؤسا لندن کے عشق کے ہاتھوں عبرت انگیز رسوائی - ولایتی رقیبوں کی عبرت انگیز چالیں - مہوشان لندن کے فتنہ انگیز ناز و ادا - ایک حیرت انگیز راز سربستہ کا سُراغ لندن میں حضرت عشق کے عجیب و غریب کرشمے - جذبہ حسن کا اثر ایک عاشق صادق کی زندگی کے مخفی راز - نازنینان یوروپ کی منزل محبت میں ثابت قدمی کا فوٹو - نہایت مؤثر اور شستہ زبان میں کھینچا ہے - قیمت دو روپیہ ۲ر

گوہر بانو - اُمید و بیم کی زندہ تصویر حسن و عشق کا بولتا ہوا مرقع ایک شریف لڑکی کی حیرتناک سرگزشت قیمت ۶ر

ہیرے کی کنی - ایک البیلا اور نخیل ناول اردو زبان کا پارس فلسفہ کی جان روسایان فرمانروایان ملک کی زیبا حرکات کا آئینہ - ایک ہندوستانی ریاست کی مالی تاریخ کا مختصر حصہ ہمہ تن سٹری - ۸ر

سلیمہ - شہنشاہ عالمگیر کے حیدرآباد دکن پر سخت حملوں اور سلطان ابوالحسن سے خونریز لڑائیوں کا مفصل حال - ایک شریف عورت کو اپنے خاوند سے کس درجہ کی محبت اور کس قدر اپنی عصمت کا خیال ضروری ہے جملہ مراتب دکھائے گئے ہیں - ۸ر

شوخ طناز - قصہ مسٹر جمیس و مس ایل - ایم بہاری ۱۲ر

دیگر ہر قسم کے ناول و کتب قصہ جات فرمائش پر مہیا کیئے جاسکتے ہیں - درخواست اس پتہ پر آنی چاہئے

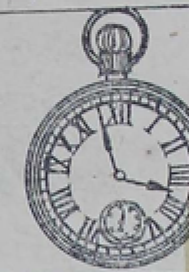
منشی بلاقیداس مالک میور پریس دہلی

و پروپرائٹر رسالہ آئینہ تجارت دہلی

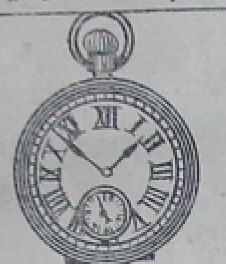
درخواستوں میں خریدار کا کامل پتہ صاف ہونا چاہیئے -

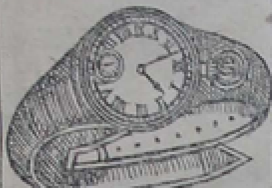
سب سے سستی اور مضبوط
کارخانہ نوردن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی
لمیٹڈ - دہلی
خوش وضع اور پایدار گھڑیاں

اس کارخانہ میں مختلف ولایتوں کے مستند کارخانوں کی ہر اقسام کی جیبی گھڑیاں سونے - چاندی نکل - میل - مینا مرصع کار منقش - گوناگوں - یکروزہ ہفت روزہ - چابی کی سلنڈر ریور ویز دن تاریخ چاند مہینہ بتلانے والی اور گھوڑدوڑی - رسٹ واچ - اور جیبوواچ وانگلش لیور وناسفرس واچ یعنی اندھیرے میں وقت بتلانے والی اور بھی طرح طرح کی اعجوبہ گھڑیاں موجود ہیں کہ جو گارنٹی کیساتھ بکفایت فروخت کیجاتی ہیں - اور گھنٹہ و ٹایم پیس چوبی و سنگی چینی وآہنی وبرنجی وسنہری ورو پہلی شکل آفس کلاک و برجی دار - تاجدار - تجلی دار - جگانے والے - دن تاریخ بتانیوالے اور کوکو کلاک یعنے بجائے گھنٹے کے ایک چڑیا آواز دیکر وقت بتاتی ہے اور باجے دار جسمیں طرح طرح کے راگ اگنی ہر وقت گھنٹہ بجنے کے چند منٹ تک سنائی دیتے ہیں کارخانہ ہذا میں تیار ہیں +









جینوا چال کی کھلے منہ کی کنجی دار گھڑی جسکی کا ڈایل بلوہر کیو لیٹر نہایت مضبوط و پایدار گارنٹی ۲ سال قیمت ۱۲ عہ

جینوا جرمن سپر ڈھکن کی چابیدار جسکی ڈایل ریلوے ریگو لیٹر نہایت مضبوط و پایدار چال کی نہایت عمدہ گارنٹی ۳ سال قیمت ۱۲ عہ

جرمن لیور کیلیس کھلے منہ کی اسکرو سلنیں چلی ہند بہت مضبوط ریگو لیٹر گارنٹی ۳ سال قیمت ۱۲ عہ روپیہ -

کلائی پر باندھنے کی گھڑی جو بالکے ہے ذرا کلائی جھکائی اور وقت دیکھ لیا گارنٹی ۲ سال قیمت جرمن سلور عہ چاندی کی عہ سونے کی ۵۰

روزگار کا - روزگار
تفریح کی - تفریح
یعنے مسٹر ایڈیسن صاحب کا
نو ایجاد فونوگراف



یہ تعجب خیز مشین امریکہ کے ایک مشہور ہنرمند مسٹر ایڈیسن صاحب نے ایجاد کی ہے جسکو دیکھکر فی زمانہ حیرت ہوتی ہے یعنی اسمیں ایکمرتبہ خواہ طوایف کا گانا یا بچہ کی آواز یا جانور کی آواز یا محال مذاق جو آواز چاہے بھر لیں پھر بعد میں اُسکو سنیں تو یہی معلوم ہوگا کہ ہو بہو وہی آدمی بول رہا ہے آجکل شوقین لوگ اسمیں طوائفوں کا عمدہ عمدہ گانا بھر لیتے ہیں پھر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہی طوایف مجرا کر رہی ہے ویسی ہی سارنگی کی آواز ویسے ہی طبلہ وغیرہ کی آواز اور ہو بہو گانے کی آواز سنائی دیتی ہے - محفل میں رکھکر ایک دفعہ رکھد یجئے اور پھر بیٹھے بیٹھے یہی معلوم ہوگا کہ مجرا ہو رہا ہے سینکڑوں لوگوں نے اس کا ایک روزگار کر لیا ہے یعنی اگر آدھ آنہ فی آدمی بھی سنایا جاوے تو قریباً دو گھنٹہ کے اندر عار روپے روز کا فائدہ حاصل کر لیتے ہیں ایکمرتبہ کی آواز بھری ہوئی ہمیشہ قایم رہے گی اس کی آواز مکان سے دو سو گز کے فاصلہ تک جاتی ہے جس سے کہ ہر ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ گانا ہو رہا ہے اگر کچھ وصول کرنا منظور ہو تو جس شخص کے کان میں ربڑ کی نلیاں لگی ہونگی اُسی کو وہ آواز سنائی دیگی باقی تمام اشخاص موجودہ کو نہیں سنائی دیگی - ہم زیادہ تعریف اس نوآمدہ مشین کی اپنی زبان سے خود کرنا پسند نہیں کرتے جس وقت کہ آپ خود ملاحظہ فرماوینگے تو خود اس کے کسیکر کی ہنرمندی کی داد دیں گے -

فونوگراف نمبر ۱ - ہوم ایڈیسن اسکی آواز نہایت صاف اور عمدہ ہے اور دو ڈھائی سو آدمی کے مجمع میں بہت اچھی طرح سن سکتے ہیں سامان تفصیل ذیل ہے - ایک مشین کمپلیٹ جسمیں آواز سننے کا پرزہ وآواز بھرنیکا پرزہ آواز چھیلنے کا پرزہ - دھارن دار ایک بوق جس چار سلنڈر جسمیں مختلف آوازوں سے بھرے ہوے ۲ سلنڈر خالی ایک کپی تیل ایک شیشی تیل و برش قیمت ۷۵ روپیہ

فونوگراف نمبر ۲ - اسٹینڈرڈ ایڈیسن اسکی آواز بھی تقریباً اُسی کے برابر ہے سامان بھی اُسیقدر موجود ہے - مشین اس سے کچھ چھوٹی ہے - قیمت ۱۰۰ روپیہ

فونوگراف نمبر ۳ - اس میں بھی سامان وہی ہے صرف چاقو پرزہ چھیلنے کا نہیں ہے ہر ایک کے ساتھ میں ۱۲ سلنڈر ہمراہ ہونگے قیمت ۵۰ روپیہ

(نوٹ) فونوگراف کی فرمایش کے ہمراہ ۲ روپیہ پیشگی وصول ہونا چاہیئے +

ہارمونیم باجا



یہ ہارمونیم باجا نہایت سُریلی آواز میں ہوتا ہے جس سے ہندوستانی انگریزی راگ اگنی وغیرہ جو چاہیں بجا سکتے ہیں اسٹاپ دوہری آواز کا ہر ایک عمدہ بکس مع کنجی و قفل قیمت ۵۰ روپیہ

ہر ایک قسم کی فرمایش نہایت کفایت کے ساتھ صرف ۔ رر روپیہ کمیشن لینے پر روانہ ہو سکتی ہے - تمام درخواستیں بنام منیجر نوردن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی دہلی وصول ہونی چاہئیں +

فہرست تواریخ و سوانح عمریاں نادر روزگار موجود میمو پریس دہلی

کتب تواریخ

تذکرہ اولیائے ہند

یہ لاجواب تذکرہ جدید بزبان اردو طبع ہوا ہے جسکے اندر تمام اولیائے ہند کی سوانح عمریاں و حالات کشف و کرامات قابلدید درج ہیں جو چار حصوں میں شامل ہے۔ قیمت ہر چار حصہ عہ

کارنامہ ترک

سلطان روم و روس کی لڑائیوں اور ترکوں کی بہادری کے مشرح حالات درج ہیں۔ قیمت عہ

تاریخ تحفہ مرغوب

(معروف بہ غنچہ عشرت)

یہ وہ کتاب ہے کہ جسکے دیکھنے سے انسان کی طبیعت خواہ کیسی ہی فکر آلود ہو ایک دفعہ باغ باغ ہوجاتی ہے گویا خدا کی شان و قدرت کا جلوہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ مصداق آنکہ ؎

اس مرقعے سے عیاں ہے دیکھ لو ہستی کا حال
کیسے کیسے ماہرو ہیں اس زمیں میں پائمال

اس لاجواب تاریخ کے اندر ۵ بادشاہان دہلی کی تصویرات عکسی ابتدا امیر تیمور سے لغایت آخر بادشاہ بہادر شاہ مع اُن کی بیگمات کے ایک مرقع قلمی سے اُترواکر لگوائے ہیں اور ہر ایک بادشاہ و بیگم کا حال تاریخی درج ہوا ہے یہ کتاب زبان اردو میں چھپی ہوئی موجود ہے قیمت فی جلد دس روپے عللہ۔

تاریخ جلسہ شہنشاہی

اس نایاب تاریخ میں اول ۱۳ بادشاہان دہلی کے حالات مع تصویرات اور ازاں بعد نوابان اودھ کے حالات مع تصویرات پھر تمام رؤسائے ہند کی تصویرات مع حالات غرضکہ پونے دو سو تصویرات نقل عکسی کے اور کل حالات دربار قیصری درج ہیں کتاب کیا ہے مرقع تصویرات ہے۔ قیمت دو روپے عگ

غرابت نگار

اس نایاب تاریخ کے اندر تمام ہندوستان و دیگر ولایتوں کی نامی گرامی پانسو عمارات کی حالات مع تاریخ تعمیر و نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت دو روپے

تاریخ آئینہ ہند

جسمیں تمام جہان کی نامی عمارتوں کے حالات تاریخی درج ہیں اور دہلی کی کل نامی مقامات کے حالات مع نقشہ جات درج کیے گئے ہیں اور بہت بڑا نقشہ شہر دہلی کا لگایا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

تاریخ غوری

اس تاریخ میں سلطان شہاب الدین غوری سے قطب الدین تک مع تصویرات کلاں نقل عکسی ایک مرقعہ قلمی سے اُتار کر مع حالات تاریخی لگائی گئی ہیں جسکی ہر ایک تصویر سے رعب و داب شجاعت و مردانگی ظاہر ہوتا ہے قیمت ۸ر

تاریخ گلدستہ اودھ

یہ چھوٹی سی کتاب تاریخ کی لائق دید ہے جسمیں ابتدا سلطنت نواب سعادت علیخاں سے لیکر حکمران آخری واجد علیشاہ تک ۱۲ تصویرات کلاں نقل عکسی مع حالات لگائی گئی ہیں قیمت ۸ر اور عکسی تصویرات والی عہ

تاریخ یوروپ

اس نایاب تاریخ میں تمام بادشاہوں کی جو اسوقت یوروپ میں حکمران ہیں تصویرات عکسی مع حالات تاریخی لگائی گئی ہیں اس کتاب کو غنچہ یوروپ کہنا بیجا نہو گا۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

تاریخ جوبلی

تمام ہندوستان کے جشن جوبلی کے حالات مع تصویرات عکسی حکام والاشان کی جہاں جہاں جشن منعقد ہوئے قابلدید درج ہیں۔ قیمت مجلد عللہ اور بلا تصویر عکسی قیمت صر

مرقعہ سلطانی

اس تاریخ کے اندر ۲۴ بادشاہان خاندان تیموریہ کی اور کل شاہان عجم و سلاطین یوروپ کی تصویرات نقل عکسی معہ حالات درج ہوئی ہیں۔ قیمت ۸ر

عجائب التاریخ

حالات ظہور روضہ منورہ حیدر اللہ غالب علی بن ابی طالب

اور حالات تاریخی اور سوانحعمری نوشیروان عادل ان خوبی سے درج کیے گئے ہیں کہ جسکے دیکھنے سے عجب لطف حاصل ہوتا ہے۔ قیمت سہر

تاریخ قیصری

یہ تاریخ اعلیٰ درجہ کے کاغذ سفید ولایتی پر گورنمنٹ پریس ہے جو منجانب گورنمنٹ طبع ہوئی ہے جسکے اندر جلسہ قیصری دہلی میں جن جن رؤسا کو خطاب و اعزاز عطا ہوئے ہیں اور کل حالات دربار قیصری مع تصویرات راجگان و نوابان والاشان درج ہیں اور ایک نقشہ رنگین دربار قیصری کا بھی لگایا گیا ہے کتاب کیا ہے ایک مرقع طلسمات ہے اسکی قیمت عـہ روپیہ تھی مگر اب صرف عـہ روپیہ

سوانح عمریاں نادر

سوانح عمری نورتن اکبری۔ جسمیں علاوہ حالات اکبر بادشاہ کے کل اراکین دربار کی سوانح عمری اور ایک نقشہ دربار اکبری کا بھی لگایا گیا ہے کاغذ ولایتی پر ۳ر کاغذ سادہ پر دو روپے عگ

سوانح عمری امیر تیمور۔ قیمت سہر

سوانح عمری زیب النسا۔ سہر

سوانح عمری جمشید و ضحاک سہر

سوانح عمری سیواجی مرہٹہ ۱ر

سوانح عمری نور جہاں مع جہانگیر سہر

سوانح عمری افلاطون سہر

سوانح عمری نوشیروانِ عادل سہر

سوانح عمری فریدوں و فرخ سیر سہر

سوانح عمری حکیم ارسطو سہر

سوانح عمری حکیم لقمان سہر

سوانح عمری علاؤالدین چشتی سہر

سوانح عمری شیخ سعدیؒ ۸ر

سوانح عمری حضرت شاہ بلاقی ۲ر

سوانح عمری حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۸ر

سوانح عمری بو علیشاہ قلندرؒ سہر

سوانح عمری ملا دو پیازہ و بیربر سہر

سوانح عمری سر سید احمد خاں قیمت ۸ر

نوٹ علاوہ ان کتابوں کے ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کی علم و فن کی کتابیں موجود ہیں جنکی مشرح فہرست درخواست کرنے پر مع قیمت روانہ کی